سپاس نامه

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قائد ملت نواب بہادر یار جنگ کی قومی خدمات اور برصغیر کے مسلمانوں میں شعور بیدار کرنے کی کامیاب جدوجہد نے برصغیر کے دس کروڑ مسلمانوں کے دل میں ان کی عظمت کے چراغ روشن کر دیئے ہندوستان کے کسی بھی گوشے میں ان کی آمد کی اطلاع مسرت کی سوغات ہوا کرتی تھی۔ ہندوستان کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں کے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سپاس نامے نہ پیش کیے ہوں۔ زیر نظر کتاب میں ۳۱ سپاس نامے شریک ہیں اس کے علاوہ ۵ صفحات پر بہادر یار جنگ کے دورہ برہان پور میں ان کی آمد اور مصروفیات کی تفصیلات کے علاوہ دور آصف جاہ اول کے لشکر برہان پور کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ برہان پور میں آپ کی آمد کے موقعہ پر لیا گیا فوٹو گراف جس میں اکابرین برہان پور اپنے قائد کے ساتھ شریک عکس ہیں

ان پراگندہ ۶۸۵ صفحات کا استبداد زمانہ کے بے رحم ہاتھوں سے بچ کر کتابی صورت اختیار کرنا۔ جس محنت و جستجو کا رہین منت ہے۔ اس کا اندازہ عقیدت بہ عنوان قائد ملت ہی لگا سکتے ہیں۔ خدا حافظ [illegible]

(۱)	سپاس نامہ منجانب اراکین مسلم لیگ برہان پور سی پی مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۴۰ء صفحہ ۱ تا ۵ — نقل اصلی موجود
(۲)	برہان پور میں بہادر یار جنگ کی آمد کی مکمل روداد صفحہ ۶ + ۷
(۳)	لشکر برہان پور۔ دور نظام الملک آصف جاہ اول ص ۸
(۴)	برہان پور میں قائد ملت کی آمد کے موقعہ پر لی گئی تصویر ۹
(۵)	برہان پور میں قائد ملت کے شاندار استقبال کی اخباری اطلاع ۱۰
(۶)	سپاس نامہ منجانب اراکین مسلم لیگ برہان پور ۲۹ مارچ ۱۹۴۲ء ص ۱۱ تا ۱۵ — اصلی موجود
(۷)	سپاس نامہ منجانب کتب خانہ [illegible] ۳ ربیع الاول ۱۳۶۲ ہجری ص ۱۶ تا ۱۸
(۸)	سپاس نامہ منجانب مسلمانان بیجاپور ۱۸ ماہ ڈسمبر ۱۹۴۳ء ص ۲۰ تا ۲۴
(۹)	سپاس نامہ منجانب ~~[illegible]~~ [illegible] ۵ مارچ ۱۹۴۱ء ص ۲۵ تا ۲۶ — منجانب دار العلوم رفیع الاسلام [illegible]

زیر نظر کتاب میں ۱۳ سپاس نامے [شریک ہیں]

برہان پور میں ان کی آمد اور مصروفیات کی تفصیلات کے علاوہ دور آصف جاہ اول کے نقشہ برہان پور
کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ برہان پور میں آپ کی آمد کے موقعہ پر لیا گیا فوٹو گروپ
جس میں اکابرین برہان پور اپنے قائد کے ساتھ شریک عکسی ہیں
ان پر آشوب ۶۸۰ صفحات کا استبداد زمانہ کے بے رحم ہاتھوں سے بچ کر کتابی صورت
اختیار کرنا۔ جس محنت و جستجو کا رہین منت ہے۔ اس کا اندازہ عقیدت مندان
قائد ملت ہی لگا سکتے ہیں۔ محمد نذیر اللہ

(۱) سپاس نامہ منجانب اراکین مسلم لیگ برہان پور سی پی مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء
صفحہ ۱ تا ۵ — نقل اصلی موجود

(۲) برہان پور میں بہادر یار جنگ کی آمد کی مکمل روداد صفحہ 6 + 7

(۳) نقشہ برہان پورہ بہ دور نظام الملک آصف جاہ اول ص ۸

(۴) برہان پور میں قائد ملت کی آمد کے موقعہ پر لی گئی تصویر 9

(۵) برہان پور میں قائد ملت کے شاندار استقبال کی اخباری اطلاع 10

(۶) سپاسنامہ منجانب اراکین مسلم لیگ برہان پور ۲۹ مارچ ۱۹۴۲ء — اصلی موجود
ص ۱۱ تا ۱۵

(۷) سپاس نامہ منجانب کتب خانہ ناصیلی ۳ ربیع الاول ۱۳۶۲ ہجری
ص ۱۶ تا ۱۸

(۸) سپاس نامہ منجانب مسلمانان بیجاپور ۱۸ ماہ ڈسمبر ۱۹۴۳ء
ص ۲۰ تا ۲۲

(۹) سپاس نامہ منجانب ~~[illegible]~~ لاہور ۵ مارچ ۱۹۴۱ء — منجانب دار العلوم رفیع الاسلام — میانہ ماڑی پشاور
ص ۲۵ تا ۲۶

(۱۰) سپاس نامہ [منجانب] سٹی مسلم لیگ پشاور
ص ۲۷ تا ۲۹

(۱۱) سپاس نامہ منجانب مجلس اتحاد المسلمین محبوب نگر ۱۳ امرداد ۱۳۵۲ ف
ص ۳۰ تا ۳۲

۱۲ سپاسنامہ منجانب مجلس اتحاد المسلمین قبیلہ تو سیراں ضلع ہزارہ
ص ۳۲ ۲۷ رجب ۶۲ ہجری

۱۳ سپاسنامہ منجانب اہلیان کوہاٹ بوساطت مسلم لیگ ضلع کوہاٹ
تاریخ درج نہیں صفحہ ۳۳

۱۴ سپاسنامہ منجانب انجمن اسلامیہ بیجاپور ۱۸ دسمبر ۱۹۴۳ء
ص ۳۴، ۳۵

۱۵ سپاسنامہ منجانب مسلم خواتین رائچور تاریخ درج نہیں
ص ۳۶

۱۶ سپاسنامہ منجانب اہلیان اٹارسی ۹ دسمبر ۱۹۳۸ء
ص ۳۷

۱۷ سپاسنامہ منجانب ممبران ... مسلم لیگ
ص ۳۸

۱۸ سپاسنامہ منجانب سیرت کمیٹی جبلپور ۱۲ فروری ۱۹۴۱ء
ص ۳۹

۱۹ سپاسنامہ منجانب اراکین مسلم لیگ ننڈیال تاریخ درج نہیں
ص ۴۰

۲۰ متعلق سپاسنامہ منجانب اراکین مسلم لیگ ننڈیال ایضاً
ص ۴۱

۲۱ سپاسنامہ منجانب سفیر اسلام اضلاع متوسطہ تاریخ درج نہیں
ص ۴۲

۲۲ سپاسنامہ منجانب صوبہ سرحد ۵ مارچ ۱۹۴۱ء
ص ۴۳ تا ۴۴

۲۳ سپاسنامہ منجانب شیخ محمد ... صدر انجمن سفیر اسلام اضلاع متوسطہ دورہ ناگپور (زون) تاریخ درج نہیں
ص ۴۵

۲۴ سپاسنامہ منجانب شمالی مغربی صوبہ سرحد تاریخ درج نہیں
ص ۴۶

۲۵ سپاسنامہ منجانب استقبالیہ کمیٹی ضلع مردان تاریخ درج نہیں
ص ۴۷

۲۶ سپاسنامہ منجانب نیلور ڈسٹرکٹ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن مدراس ۱۷ ستمبر ۱۹۴۰ء
ص ۴۸

۲۷ سپاسنامہ منجانب طلبہ نیلور ۱۷ ستمبر ۱۹۴۰ء
ص ۴۹

... [illegible] انجمن اسلام ... ۱۸/دسمبر ۱۹۴۲
ص ۳۲ تا ۳۵

۱۵ سپاسنامہ منجانب مسلم خواتین [illegible]پور تاریخ درج نہیں
ص ۳۶

۱۶ سپاسنامہ منجانب مسلمانان اٹھاسی ۹/دسمبر ۱۹۴۲ء
ص ۳۷

۱۷ سپاسنامہ منجانب ممبران ہزارہ مسلم لیگ
ص ۳۸

۱۸ سپاسنامہ منجانب [illegible] ۲۲/فروری ۱۹۴۶ء
ص ۳۹

۱۹ سپاسنامہ منجانب اراکین مسلم لیگ ٹنڈیال تاریخ درج نہیں
ص ۴۰

۲۰ متعلق سپاسنامہ منجانب اراکین مسلم لیگ ٹنڈیال ایضاً
ص ۴۱

۲۱ سپاسنامہ منجانب معتمد اسلام اضلاع متوحدہ تاریخ درج نہیں
ص ۴۲

۲۲ سپاسنامہ منجانب صوبہ سرحد ۵/مارچ ۱۹۴۱ء
ص ۴۳ تا ۴۴

۲۳ سپاسنامہ منجانب شیخ محمد [illegible] صدر انجمن معتمد اسلام اضلاع متوحدہ
[illegible] (زون) تاریخ درج نہیں
ص ۴۵

۲۴ سپاسنامہ منجانب شمالی مغربی صوبہ سرحد تاریخ درج نہیں
ص ۴۶

۲۵ سپاسنامہ منجانب استقبالیہ کمیٹی ضلع مردان تاریخ درج نہیں
ص ۴۷

۲۶ سپاسنامہ منجانب [illegible] مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن مردان ۱۹/دسمبر ۱۹۴۶ء
ص ۴۸

۲۷ سپاسنامہ منجانب طلبہ [illegible] ۱۹/دسمبر ۱۹۴۶ء
ص ۴۹

۲۸ سپاسنامہ منجانب جمعیت العلماء احناف صوبہ سرحد پشاور تاریخ درج نہیں
ص ۵۰ تا [illegible]

۲۹ سپاس نامہ دارالمطالعہ و کتب خانہ چوک نانڈیڑ تاریخ درج نہیں
ص ۵۱ تا ۵۳

۳۰ سپاس نامہ منجانب محبوب بیدی کارخانہ جلد سازی حیدرآباد ۷ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ
ص ۵۴ تا ۵۵

۳۱ سپاس نامہ منجانب انجمن اشاعت اردو و مسلم لائبریری تاریخ درج نہیں
موضع پوڑہ محمد علی روڈ ناگپور
ص ۵۶ تا ۵۹

۳۲ سپاس نامہ منجانب جمیع افغانان مقیم حیدرآباد دکن تاریخ درج نہیں
۶۰

۳۳ سپاس نامہ منجانب مسلم خورشیدی ناگپور تاریخ درج نہیں
۶۱ تا ۶۳

۳۴ سپاس نامہ منجانب انجمن ہمدردی چینی پیٹی ریاست میسور
۶۴ تا ۶۷
مورخہ ربیع المنور ۱۳۴۳ ہجری

۳۵ سپاس نامہ بزبان عربی منجانب طلبہ انجمن مدرسہ کریم نگر ۹ شعبان ۱۳۵۸ ہجری
۶۸

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاسنامہ

بعالی خدمت فیضدرجت خطیب الہند لسان الامت

شیدائے حریت فخر دکن عالیجناب نواب

بہادر یار جنگ بالقابہ

صدر آل انڈیا اسٹیٹس مسلم لیگ وصدر مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد دکن

منجانب اراکین مسلم لیگ برہانپور۔ سی۔ پی

مورخہ ۲۹۔ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء

مطابق ۱۱۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۱ھ

خیر مقدم -

مجاہد ملت مجسمۂ اخلاق

آپ نے اپنی بے پناہ مصروفیتوں کے باوجود جس خلوص کے ساتھ ہماری نیازمندانہ دعوت کو شرف قبولیت عطا فرمایا - اور اپنی مبارک تشریف آوری سے ہمیں اعزاز بخشا اسکے لئے ہم نیازمندان مخلص بصمیم قلب آپکی خدمت میں اپنا ناچیز شکریہ پیش کرتے ہوئے آپ کا پُرتپاک خیر مقدم بجالاتے ہیں -

اے آمدنت باعث آبادیٔ ما -

ذی وقار مہمان محترم !

یہ بالکل حقیقت ہے کہ ایک مدت سے ہماری آنکھیں آپکے دیدار فرحت آثار کے مشتاق تھیں - خدا کا شکر ہے کہ آج وہ روز سعید ہمیں نصیب ہوا - کہ ہم آپ کے دیدار سے لطف اندوز ہو رہے ہیں - اور ایمان کی یہ ہے کہ اپنی اس خوش نصیبی پر پھولے نہیں سمارہے ہیں - بلا مبالغہ یہ کیفیت اسوقت ہم پر طاری ہے - کہ نگاہیں آپ پر جمی ہوئی ہیں اور کان آپ کی طرف لگے ہوئے ہیں -

واہ ری آنکھوں کی قسمت کس کو یہ امید تھی
محو نظارہ کبھی ہونگی جمال یار کی

ہر چند کہ برہانپور کی تاریخ کسی تعریف کی محتاج نہیں اور آپکے سامنے تو اس کو دہرانا یوسف کو آئینہ دکھانا ہے - پھر بھی رسمًا اس موقع پر اس کی مختصر سی سوانح عمری بیان کر دینا امید ہے کہ بار خاطر نہ ہوگا -

صوبۂ دکن کا یہ تاریخی شہر اگرچہ انقلابات زمانہ کے ہاتھوں اب مٹ چکا ہے اور موجودہ خدوخال سے صحیح تصور اس کے زمانۂ عروج کا دماغ میں نہیں آسکتا - پھر بھی جلسہ گاہ سے لگی ہوئی جامعہ مسجد کے فلک بوس مینار دھندلا سا خاکہ اس کے عروج کا دیکھنے والوں کی آنکھوں میں کھینچ ہی دیتے ہیں - کیا مبارک ساعت ہوگی وہ اس سرزمین کے لئے جب حضرت شاہ برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر انتخاب اس پر پڑی اور انکے ایما سے سلطنت فاروقیہ کے بانی ملک نصیر نے اس کو آباد کرکے اپنی آزاد اسلامی سلطنت کا دارالخلافہ قرار دیا اور مسلسل دو سو سال تک اس شان تجمل سے ان کے جانشین اس پر حکمرانی فرماتے رہے کہ عظیم الشان قلعۂ آسیر جو اپنے استحکام کی بدولت کلید دکن اسوقت کہا جاتا تھا اور عدیم المثال قلعۂ ارک جو اسی شہر کے شرقی کنارے واقع ہے اور کم و بیش پانچسو سال سے تاپتی کی پرشور موجوں کو تھپیڑے دے رہا ہے - آج تک انکی عظمت و سطوت وسیع النظری و الوالعزمی کے معترف ہیں - علاوہ بریں بے شمار رفعت نشان مساجد اور لاتعداد مرفع مقابر انکی بیداری و خدا ترسی پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں - ان علم پرور مشائخ نواز بادشاہوں نے نہ صرف اکناف ہند بلکہ عرب و عجم تک کے مقتدر علماء کرام و مشائخ عظام کو دعوت اقامت دیکر دنیائے اسلام سے برہانپور کے لئے مدینۃ العلم کا معزز خطاب حاصل کیا مگر .

مگر دو سو برس کے بعد انداز چمن بدلا وہ شمعیں ہو گئیں خاموش رنگ انجمن بدلا

ہر کمالے را زوالے - حوادث روزگار کے ہاتھوں سلطنت فاروقیہ کو بالآخر زوال کا منہ دیکھنا پڑا اور پھر یہاں سے اس ولایت پر شاہان مغلیہ اور ان کے نامور امرا کا دور شروع ہوا - جنکی نفاست پسندیوں اور جدت طرازیوں نے عہد قدیم کے اس عروس البلاد کی آرائش میں سرگرم حصہ لیکر اسکے حسن میں چار چاند لگا دئے -

ناچیز شکریہ پیش کرتے ہوئے آپ کا پُر تپاک خیر مقدم بجالاتے ہیں۔

اے آمدنت باعث آبادیٔ ما ۔۔

ذی وقار مہمان محترم!

یہ بالکل حقیقت ہے کہ ایک مدت سے ہماری آنکھیں آپ کے دیدار فرحت آثار کے مشتاق تھیں۔ خدا کا شکر ہے کہ آج وہ روز سعید ہمیں نصیب ہوا۔ کہ ہم آپ کے دیدار سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اور ایمان کی یہ ہے کہ اپنی اس خوش نصیبی پر پھولے نہیں سما رہے ہیں۔ بلا مبالغہ یہ کیفیت اسوقت ہم پر طاری ہے۔ کہ نگاہیں آپ پر جمی ہوئی ہیں اور کان آپ کی طرف لگے ہوئے ہیں۔

واہ ری آنکھوں کی قسمت کس کو یہ امید تھی
محو نظارہ کبھی ہونگی جمال یار کی

ہر چند کہ برہانپور کی تاریخ کسی تعریف کی محتاج نہیں اور آپ کے سامنے تو اس کو دہرانا یوسف کو آئینہ دکھانا ہے پھر بھی رسمًا اس موقع پر اس کی مختصر سی سوانح عمری بیان کر دینا امید ہے کہ بار خاطر نہ ہوگا۔

صوبۂ دکن کا یہ تاریخی شہر اگرچہ انقلابات زمانہ کے ہاتھوں اب مٹ چکا ہے اور موجودہ خدوخال سے صحیح تصور اس کے زمانۂ عروج کا دماغ میں نہیں آسکتا۔ پھر بھی جلسہ گاہ سے لگی ہوئی جامع مسجد کے فلک بوس مینار دھندلا سا خاکہ اس کے عروج کا دیکھنے والوں کی آنکھوں میں کھینچ ہی دیتے ہیں۔ کیا مبارک ساعت ہوگی وہ اس سرزمین کے لئے جب حضرت شاہ برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر انتخاب اس پر پڑی اور ان کے ایما سے سلطنت فاروقیہ کے بانی ملک نصیر نے اس کو آباد کر کے اپنی آزاد اسلامی سلطنت کا دار الخلافہ قرار دیا اور مسلسل دو سو سال تک اس شان تجمل سلاطین کے جانشین اس پر حکمرانی فرماتے رہے کہ عظیم الشان قلعۂ آسیر جو اپنے استحکام کی بدولت کلید دکن اسوقت کہا جاتا تھا اور عدیم المثال قلعۂ ارک جو اسی شہر کے شرقی کنارے واقع ہے اور کم و بیش پانچسو سال سے تاپتی کی سرشور موجوں کو تھپیڑے دے رہا ہے۔ آج تک انکی عظمت و سطوت وسیع النظری والوالعزمی کے معترف ہیں۔ علاوہ بریں بے شمار رفعت نشان مساجد اور لاتعداد سر بفلک مقابر انکی بیداری و خدا ترسی پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ ان علم پرور مشائخ نواز بادشاہوں نے نہ صرف اکناف ہند بلکہ عرب و عجم تک کے مقتدر علماء کرام و مشائخ عظام کو دعوت اقامت دیکر دنیائے اسلام سے برہانپور کے لئے مدینۃ العلم کا معزز خطاب حاصل کیا مگر۔

مگر دو سو برس کے بعد انداز چمن بدلا ۔۔ وہ شمعیں ہوگئیں خاموش رنگ انجمن بدلا

ہر کالے راز و اے۔ حوادث روزگار کے ہاتھوں سلطنت فاروقیہ کو بالآخر زوال کا منہ دیکھنا پڑا اور پھر یہاں سے اس ولایت پر شاہان مغلیہ اور اُن کے نامور امرا کا دور شروع ہوا۔ جنکی نفاست پسندیوں اور جدت طرازیوں نے عہد قدیم کے اس عروس البلاد کی آراستگی میں سرگرم حصہ لیکر اور اسکے حسن میں چار چاند لگا دیے۔

شہزادہ دانیال نے آہو خانہ کی بنا ڈالی۔ عبد الرحیم خانخاناں نے متعدد محلات باغات حمام اور سرائیں تعمیر کرائیں۔ اور زیر زمین آب شیریں کی وہ مشہور نہر جاری کی جسکی تاریخ "خیر جاری" سنہ ۱۰۲۴ھ اب تک بھی تاریخ بیں حضرات کی زبانوں پر رواں ہے۔ شاہجہاں نے اپنے عہد شاہزادگی میں محلات قلعۂ شاہی میں جاذب نظر تزئینات کیں۔ باغ عالم آرا۔ آبشار محلات۔ محل گوہر آرا۔ مقبرۂ بیگم شاہ شجاع بھی

شاہجہاں ہی کی فن تعمیر سے گہری دلچسپی کا نمونہ ہے۔ خان جہاں لودھی نے حوض اکبر ۱۰۳۷ھ تعمیر کرایا۔ اور اپنے نامور باپ دولت خاں کا عظیم الشان مقبرہ بنوا کر اس سے ملحقہ باغ کی آبپاشی کیلئے ایک علیحدہ فقید المثال نہر "بکالے دہ" سے بہم پہنچائی۔ اور اس خطۂ زمین کو اپنے نام لودی پورہ سے موسوم کیا۔

مہابت خاں کا محل۔ محل خان دوراں خاں۔ باغ خان زماں خاں۔ باغ عباس قلمی۔ محل جسونت سنگھ محل راؤرتن۔ اور راجہ جے سنگھ کی چھتری وغیرہ یہ سب عہد مغلیہ ہی کے تعمیری شاہکار ہیں۔

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ آثار پدیداست صنادید عجم را

اسی عہد مبارک میں کثیر التعداد اہم اور مستند کتابیں بھی یہاں تصنیف و تالیف ہوئیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور کتاب "فتاوائے عالمگیری" ہے۔ جو اورنگ زیب بادشاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے ایما پر عالم ظہور میں آئی۔ کتاب مذکورہ کے نگران خصوصی اور اس ہر ایک بڑے جزو کے مولف حضرت شیخ نظام برہانپوری تھے۔ مآثر رحیمی۔ مخزن افغانی۔ اور بھیم سین برہانپوری کی نسخۂ دلکشا تاریخ کی مستند و معتبر کتابیں برہانپور ہی میں لکھی گئیں۔ حکیم محمد اکبر ارزانی جنکی طب اکبر و مفرح القلوب وغیرہ کو اطبائے ماضی و حال کے دستور العمل ہونے کا امتیازی درجہ حاصل ہے۔ اسی شہر کے محلۂ شکار پورہ میں آسودۂ خاک ہیں۔ سیر تصوف اور فقہ کی بیشمار مستند کتابیں علماء برہانپوری کی محنت و کاوش کا نتیجہ ہیں۔ جنکی ابدی خوابگاہ برہانپور ہے۔ حضرت شیخ طاہر بندی کی کتاب "مجمع البحار" "مسیح الاولیاء" حضرت شاہ عیسیٰ جند اللہؒ کی کتاب "عین المعانی" حضرت شیخ جلال الدینؒ کی ملفوظات جلالی، رسائل حضرت نائب رسول اللہ۔ رسائل حضرت شاہ نور شکر کوٹھیؒ ملفوظات حضرت شاہ باجنؒ ملفوظات حضرت شاہ بھکاری رحمۃ اللہ علیہ۔ ملفوظات حضرت شاہ برہان الدین راز الٰہی رحمۃ اللہ علیہ۔ رسائل حضرت کریم اللہ رازی رحمۃ اللہ علیہ۔ رسائل فقہ و مناظرہ مولوی اللہ داد صاحبؒ وغیرہ وغیرہ تصانیف برہانپوری کے بزرگان دین کی رہین منت ہیں۔ شعر

اُن دنوں لاریب چرچا تھا یہی نزدیک و دور — ہند میں ہے مرکز علم و ہنر برہانپور

بادشاہ گردی کے دور میں منجملہ دیگر ممالک دکن کے قلعۂ آسیر و برہانپور آخر کار نواب مغفرت مآب امیر الممالک آصف جاہ اول نواب میر قمر الدین خاں کے زیر نگین آئے۔ نواب صاحب موصوف نے مرہٹی غارتگری سے برباد شدہ شہر برہانپور کو حیات تازہ بخشی۔ ۱۱۴۱ھ میں نواب ابوالخیر خاں۔ امام جنگ کے اہتمام سے موجودہ شہر پناہ تعمیر ہوئی۔ جو آج تک بھی برہانپور کو اپنے آغوش شفقت میں لئے ہوئے ہے نواب آصف جاہ بہادر نے مختلف عمارات کی ترمیم و درستگی کیساتھ اہل صلاحیت باشندگان برہانپور پر بھی خصوصی توجہ فرمائی۔ عطائے منصب و ملازمت اور یومیہ و جاگیرات سے نوازا۔ اور شاید موصوف کو برہانپور سے قلبی لگاؤ تھا۔ کہ آخر سانس بھی برہانپور کی اولیا پسند سرزمین پر ہی ختم کی۔ وقت انتقال جس مقام پر خیمہ مبارک نصب تھا۔ وہاں بطور یادگار محل مبارک کی عمارت تعمیر کیگئی ہے جو ہنوز موجود ہے۔ اور جہاں ایصال ثواب جاریہ کے لئے روزانہ تلاوت قرآن مجید کا انتظام ہے۔ اس کے جملہ مصارف کے لئے صرف خاص مبارک سے برگاؤں اور پیپل گاؤں کی جاگیر وقف ہے۔ جس کا انتظام تحصیل کنڑ ضلع اورنگ آباد سے تعلق رکھتا ہے۔

مہابت خاں کا محل - محل خان دوراں خاں - باغ خان زماں خاں - باغ عباس قلمی - محل جسونت سنگھ
محل راو رتن - اور راجہ جے سنگھ کی چھتری وغیرہ یہ سب عہد مغلیہ ہی کے تعمیری شاہکار ہیں۔

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ آثار پدیداست صنادید عجم را

اسی عہد مبارک میں کثیر التعداد اہم اور مستند کتابیں بھی یہاں تصنیف و تالیف ہوئیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور کتاب "فتاوائے عالمگیری" ہے - جو اورنگ زیب بادشاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے ایما پر عالم ظہور میں آئی - کتاب مذکورہ کے نگران خصوصی اور اس ہر ایک بڑے جزو کے مولف حضرت شیخ نظام برہانپوری تھے - مآثر رحیمی - مخزن افغانی - اور حکیم سین برہانپوری کی نسخۂ دلکشا تاریخ کی مستند و معتبر کتابیں برہانپور ہی میں لکھی گئیں - حکیم محمد اکبر ارزانی جنکی طب اکبر و مفرح القلوب وغیرہ کو اطبائے ماضی و حال کے دستور العمل ہونے کا امتیازی درجہ حاصل ہے - اسی شہر کے محلۂ شکارپورہ میں آسودۂ خاک ہیں - سیر و تصوف اور فقہ کی بیشمار مستند کتابیں علماء برہانپوری کی محنت و کاوش کا نتیجہ ہیں - جنکی ابدی خوابگاہ برہانپور ہے - حضرت شیخ طاہر سندی کی کتاب "مجمع البحار" "مسیح الاولیاء" حضرت شاہ عیسیٰ جند اللہؒ کی کتاب "عین المعانی" حضرت شیخ جلال الدینؒ کی ملفوظات جلالی' رسائل حضرت نائب رسول اللہ - رسائل حضرت شاہ نور شکر کوٹھیؒ ملفوظات حضرت شاہ باجنؒ ملفوظات حضرت شاہ بھکاری رحمۃ اللہ علیہ - ملفوظات حضرت شاہ برہان الدین راز الٰہی رحمۃ اللہ علیہ - رسائل حضرت کریم اللہ رازی رحمۃ اللہ علیہ - رسائل فقہ و مناظرہ مولوی اللہ داد صاحبؒ وغیرہ وغیرہ تصانیف برہانپوری کے بزرگان دین کی رہین منت ہیں - شعر

اُن دنوں لا ریب چرچا تھا یہی نزدیک و دور ہند میں ہے مرکز علم و ہنر برہانپور

بادشاہ گردی کے دور میں منجملہ دیگر ممالک دکن کے قلعۂ آسیر و برہانپور آخر کار نواب مغفرت مآب امیر الممالک آصف جاہ اول نواب میر قمر الدین خاں کے زیر نگین آئے - نواب صاحب موصوف نے مرہٹی غارتگری سے برباد شدہ شہر برہانپور کو حیات تازہ بخشی - ۱۱۴۱ھ میں نواب ابوالخیر خاں - امام جنگ کے اہتمام سے موجودہ شہر پناہ تعمیر ہوئی - جو آج تک بھی برہانپور کو اپنے آغوش شفقت میں لئے ہوئے ہے نواب آصف جاہ بہادر نے مختلف عمارات کی ترمیم و درستگی کیساتھ اہل صلاحیت باشندگان برہانپور پر بھی خصوصی توجہ فرمائی - عطائے منصب و ملازمت اور یومیہ و جاگیرات سے نوازا - اور شاید موصوف کو برہانپور سے قلبی لگاؤ تھا - کہ آخر سانس بھی برہانپور کی اولیا پسند سرزمین پر ہی ختم کی - وقت انتقال جس مقام پر خیمۂ مبارک نصب تھا وہاں بطور یادگار منزل مبارک کی عمارت تعمیر کیگئی ہے جو ہنوز موجود ہے - اور جہاں ایصال ثواب جاریہ کے لئے روزانہ تلاوت قرآن مجید کا انتظام ہے - اس کے جملہ مصارف کے لئے صرف خاص مبارک سے برگاؤں اور پیپل گاؤں کی جاگیر وقف ہے - جس کا انتظام تحصیل کنڑ ضلع اورنگ آباد سے تعلق رکھتا ہے -
نواب ناصر جنگ شہید - نواب صلابت جنگ و آصف جاہ ثانی - امام جنگ نواب ابوالخیر و صمصام الدولہ نواب عبدالرحیم خاں مشہور امرائے وقت نے بھی برہانپور و اہل شہر پر نظر شفقت رکھی مؤخر الذکر ہر دو بزرگوار یعنے نواب ابوالخیر خاں اور نواب عبدالرحیم خاں تو برہانپور ہی کی خاک پاک کو ابدی خوابگاہ بنائے ہوئے ہیں -

[illegible]

ومحبت اور سلطنت آصفیہ سے نیازمندانہ خلوص وارادت رکھتے ہیں۔ چنانچہ جشن سیمیں کے زرین موقعہ پر بطور نذر عقیدت عظیم الشان جلسۂ تہنیت اور شاندار مشاعرہ منعقد کیا تھا۔ جسکا مصرعۂ طرح تھا۔

"سلامت رہے تاجدار دکن"

اسیطرح حادثۂ غم افزا اعلیٰ حضرت مادر دکن سانحۂ ارتحال کے موقعہ پر بھی مسلمان شہر نے عام جلسۂ تعزیت منعقد کر کے اپنے انتہائی غم والم کا اظہار کیا تھا۔ اس موقعہ پر مقامی شعرا نے جو نادر روزگار تاریخہائے وفات کہی تھیں انکو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں پہنچانے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ مسلمانان برہانپور جہاں حضور نظام کی ذات شاہانہ سے ارادت خصوصی اور تعلق قلبی رکھتے ہیں۔ وہاں امرا و محتشم سے بھی نیازمندانہ خلوص رکھتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ امیر کبیر شمس الامرا امیر پائیگاہ جو نواب ابوالخیر خاں مغفور کے فخر سلف خلف ہیں۔ اور نواب دوست محمد خاں والی جعفرہ باد و تیموری جو حضرت داؤد خاں چشتی شہید کے نامور جانشین و یادگار ہیں۔ اپنی مبارک تشریف آوری سے وقتاً فوقتاً برہانپور کو شرف و افتخار عطا فرماتے رہتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز یہ شرف و افتخار ہمیشہ ہمیشہ برہانپور کے دامن عزت سے وابستہ رہیگا۔

موجب صد ہزار مسرت ہے کہ آج آں محترم کہ اسی اوج رفعت کے آفتاب درخشاں ہیں اس سرزمین پر ہمارے مہمان ہو کر اپنے پرتو جلالت سے اسکو جگمگا رہے ہیں۔

مسلمانان برہانپور بحمد اللہ مسلم لیگ کے سچے شیدائی قائد اعظم محمد علی جناح کے پروانہ وار فدائی۔ پاکستان کے پرجوش حامی۔ اور اس کے حاصل کرنیکے لئے جانباز سپاہی ہیں۔ نیز مسلم لیگ کے لئے ہر ممکن قربانی و ایثار کے لئے آمادہ و مستعد ہیں۔ اور قائد اعظم کے ہر فرمان کو اپنے لئے فرض عین تصور کرتے ہیں۔ اور کانگرس سے ہمیشہ اپنی بیزاری کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں۔ اور کبھی کسی وقت بھی اس کو مسلمانوں کی نمایندہ جماعت تسلیم نہیں کیا ہے موجودہ سیاسی کشمکش کے سلسلہ میں یہاں کے مسلمان دلی آرزوؤں کے ساتھ قائد اعظم کی فتح و نصرت اور مسلم لیگ کی نمایاں کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں۔

لکھنؤ کے تاریخی اجلاس ۱۹۳۷ء کے بعد ہی یہاں بھی مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا اور آج بفضلہ قریباً ۹۹ فیصدی مسلمان مسلم لیگ کے حامی اور طرفدار ہیں۔ پچھلے دنوں فوجی قیام کے سلسلہ میں مقامی حکام کی مجرمانہ غفلت اور زیادتی کے باعث بادشاہی عیدگاہ کی بے حرمتی کا جو روح فرسا واقعہ یہاں پیش آیا تھا وہ برہانپور مسلم لیگ پر روز صدائے احتجاج کے بدولت آل انڈیا مسئلہ کی شکل پا کر وائسرائے کی کونسل تک موضوع بحث رہا۔ اور بالآخر حکومت ہند کی معذرت خواہی منتج ہوا۔ ماضی قریب میں کانگرس کا سہ سالہ عہد حکومت اسلامیان ہند کے لئے بالعموم اور مسلمانان سی پی و برار کیلئے بالخصوص نہایت صبر آزما تھا خدا کا شکر ہے کہ کلفتوں اور صعوبتوں کا وہ بدترین دور بہت جلد ختم ہو گیا اور آج مسلم لیگ اسلامیان ہند کی واحد ترجمان اور نمایندہ سیاسی جماعت تسلیم کر لیگئی ہے اسکا سالار اعظم قائد اعظم محمد علی جناح ہے ع ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح۔ قبل اسکے کہ یہ سپاسنامہ ہمارا ختم کیا جائے برہانپور کی اہمیت کے متعلق اتنا اضافہ اور مناسب و ضروری نظر آتا ہے کہ عہد سلف میں اس شہر کا رقبہ کم و بیش (۱۲ × ۱۲ میل یعنی ۱۴۴) مربعہ میل تھا اور اسکی آبادی تقریباً ۱۴ لاکھ نفوس پر مشتمل تھی۔ اور یہاں مختلف قسم کی صنعت و حرفت کو فروغ کلی حاصل تھا۔ چنانچہ تارکشی و زردوزی پچی کاری کے کاموں کے علاوہ بہترین اور نفیس زرین کپڑا بھی یہاں تیار ہوتا تھا جو ایران و انگلستان وغیرہ تک مقبول عام تھا۔ سیاسی اعتبار سے بھی یہ شہر ہندوستان کے نامور [illegible]

اسیطرح حادثۂ غم افزا علیہ حضرت مادر دکن سانحۂ ارتحال کے موقعہ پر بھی مسلمان شہر نے عام جلسۂ تعزیت منعقد کر کے اپنے انتہائی غم و الم کا اظہار کیا تھا - اس موقعہ پر مقامی شعرا نے جو نادر روزگار تاریخہائے وفات کہی تھیں انکو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں پہنچانے کا شرف حاصل ہو چکا ہے - مسلمانان برہانپور جہاں حضور نظام کی ذات شاہانہ سے ارادت خصوصی اور تعلق قلبی رکھتے ہیں - وہاں امراء محتشم سے بھی نیازمندانہ خلوص رکھتے چلے آئے ہیں - چنانچہ امیر کبیر شمس الامرا امیر پائیگاہ جو نواب ابوالخیر خاں مغفور کے فخر سلف خلف ہیں - اور نواب دوست محمد خاں والی جعفرہ باد و تیموری جو حضرت اورنگ زیب شہید کے نامور جانشین و یادگار ہیں - اپنی مبارک تشریف آوری سے وقتاً فوقتاً برہانپور کو شرف و افتخار عطا فرماتے رہتے ہیں - ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز یہ شرف و افتخار ہمیشہ ہمیشہ برہانپور کے دامن عزت سے وابستہ رہیگا -

موجب صد ہزار مسرت ہے کہ آج آں محترم کہ اسی اوج رفعت کے آفتاب درخشاں ہیں اس سرزمین پر ہمارے مہمان ہو کر اپنے پرتو جلالت سے اسکو جگمگا رہے ہیں -

مسلمانان برہانپور بحمد اللہ مسلم لیگ کے سچے شیدائی قائد اعظم محمد علی جناح کے پروانہ وار فدائی - پاکستان کے پرجوش حامی - اور اس کے حاصل کرنیکے لئے جانباز سپاہی ہیں - نیز مسلم لیگ کے لئے ہر ممکن قربانی و ایثار کے لئے آمادہ و مستعد ہیں - اور قائد اعظم کے ہر فرمان کو اپنے لئے فرض عین تصور کرتے ہیں - وہ کانگریس سے ہمیشہ اپنی بیزاری کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں - اور کبھی کسی وقت بھی اس کو مسلمانوں کی نمایندہ جماعت تسلیم نہیں کیا ہے - موجودہ سیاسی کشمکش کے سلسلہ میں یہاں کے مسلمان دلی آرزوؤں کے ساتھ قائد اعظم کی فتح و نصرت اور مسلم لیگ کی نمایاں کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں -

لکھنؤ کے تاریخی اجلاس ۱۹۳۷ء کے بعد ہی یہاں بھی مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا اور آج بفضلہ قریباً ۹۹ فیصدی مسلمان مسلم لیگ کے حامی اور طرفدار ہیں - پچھلے دنوں فوجی قیام کے سلسلہ میں مقامی حکام کی مجرمانہ غفلت اور زیادتی کے باعث بادشاہی عیدگاہ کی بے حرمتی کا جو روح فرسا واقعہ یہاں پیش آیا تھا وہ برہانپور مسلم لیگ پر روز صدائے احتجاج کے بدولت آل انڈیا مسئلہ کی شکل پا کر وائسرائے کی کونسل تک معرض بحث رہا - اور بالآخر حکومت ہند کی معذرت خواہی منتج ہوا - ماضی قریب میں کانگریس کا سہ سالہ عہد حکومت اسلامیان ہند کے لئے بالعموم اور مسلمانان سی پی و برار کے لئے بالخصوص نہایت صبر آزما تھا خدا کا شکر ہے کہ کلفتوں اور صعوبتوں کا وہ بدترین دور بہت جلد ختم ہو گیا اور آج مسلم لیگ اسلامیان ہند کی واحد ترجمان اور نمایندہ سیاسی جماعت تسلیم کر لیگئی ہے اسکا سہرا قائد اعظم محمد علی جناح کے سر ہے ع ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح -

قبل اسکے کہ یہ سپاسنامہ دعا پر ختم کیا جائے برہانپور کی اہمیت کے متعلق اتنا اضافہ اور مناسب و ضروری نظر آتا ہے کہ عہد سلف میں اس شہر کا رقبہ کم و بیش (۱۲ × ۱۲ میل مربع = ۱۴۴) مربعہ میل تھا اور اسکی آبادی تقریباً ۱۴ لاکھ نفوس پر مشتمل تھی - اور یہاں مختلف قسم کی صنعت و حرفت کو فروغ کلی حاصل تھا - چنانچہ تارکشی و زردوزی و بیچی کاری کے کاموں کے علاوہ بہترین اور نفیس زرین کپڑا بھی یہاں تیار ہوتا تھا جو ایران و انگلستان وغیرہ تک مقبول عام تھا - سیاسی اعتبار سے بھی یہ شہر ہندوستان کے نامور ترین مقامات میں شمار ہوتا تھا پارلیمنٹ کے مشہور انگریزی سفراء سر ٹامس رو بھی یہاں کے شاہانہ دربار میں سر عجز و نیاز خم کر چکے ہیں - اور کہا جاتا ہے کہ سر ٹامس رو [illegible] نواح برہانپور میں کہیں دفن بھی ہیں -

ہر چند کہ انقلابات زمانہ اپنے تباہ کن اثرات سے اس شہر کی عظمت کو بہت نقصان پہنچایا ہے - تاہم برہانپور صوبہ کا سب سے بڑا اسلامی شہر سمجھا جاتا ہے - اور آج بھی اسکی مجموعی آبادی کم و بیش ۵۰ ہزار

ہے جسمیں تقریباً نصف بے مسلمان حصہ گیسر ہیں - یہاں برادران مومن انصار بھی کئی ہزار کی تعداد میں آباد ہیں - اور مقام مسرت ہے کہ وہ من حیث الجماعت مسلم لیگ کے سچے شیدائی اور پاکستان کے پرجوش فدائی ہیں اور قائد اعظم محمد علی جناح کو اپنا قائد ملت تسلیم کرتے ہیں اور بصمیم قلب انکی ذات پر اعتماد کامل رکھتے ہیں

شہسوار معرکۂ سیاست !

ہم مسلمانان برہانپور آپکی زبردست شخصیت - آپکی بے لوث ملت پرستانہ خدمات آپکی ان تھک کوششوں جوشِ عمل اور اسلامیان ریاستہائے ہند کی سیاست پر عبور کامل کا بلند آہنگی سے اعتراف کرتے ہیں اور آپکی مجمع الصفات ہستی پر فخر و ناز کرتے ہیں اور اس بات پر انتہائے مسرت کا اظہار کرتے ہیں کہ پشت و پناہ اسلامیان ہند محمد علی جناح کو آپکی ذات گرامی پر کامل اعتماد ہے - کوئی شبہ نہیں کہ آپ فخر دکن ہیں - اور اعلیٰحضرت شہریار دکن کے مخلص وفادار اور سچے شیدائی، نیز اسلامیان ہند کی شاہراہ سیاست میں آپکی رہنمائی ہمارے لئے باعث صد ہزار تقویت ہے -

برہانپور کا ماضی جس خصوصیت کے ساتھ ہمیشہ شاہان دکن کے فیض و کرم کا خوشہ چین رہا ہے ہماری دلی آرزو ہے کہ اسکا حال بھی درخشاں مستقبل کا آئینہ دار رہے جس کیلئے ہم آپکی اسوقت کی موجودگی سے فائدہ اٹھاکر آپکی توجہ اسطرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ

برہانپور کے مسلم نوجوانوں کی دینی تعلیم کیلئے محکمۂ امور مذہبی کی ایک شاخ اس مقصد کیلئے برہانپور وسیع کیجائے کہ ہمارے نوجوان اعلیٰ مذہبی تعلیم سے استفادہ کر سکیں و نیز بسلسلہ ستا بانہ آصفی یہاں ایک جامع اور وسیع لائبریری کا انتظام ہو جائے کہ یہ زمانہ قدیم کا مدینۃ العلم ان چیزوں اور مستقل ذریعۂ تعلیم تحصیل علوم سے بہرہ یاب ہوکر پھر اپنی سابقہ علمی عظمت و شہرت کو برقرار رکھ سکے - ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے اس معروضہ کو یاد رکھکر دوران قیام بلدہ مبارک ہماری استدعا کو کامیابی کی منزل تک پہنچانے پوری قوت سے ہماری مدد فرمائینگے -

ہمیں اعتراف ہے کہ ہم اپنی بے بضاعتی کے باعث آپکے شایان شان آپکا خیر مقدم نہ کر سکے اور خاطر خواہ فرائض میزبانی بھی بجا لانے سے قاصر رہے - اور امید کرتے ہیں کہ ان کوتاہی خدمات کو آپ معاف فرمائینگے -

آخر میں بخلوص دل ہم دست بدعا ہیں کہ خداوند کارساز آپکو ملت بیضا کی خدمات جلیلہ اور قوم مسلم کی رہنمائی کے لئے صحت و عافیت اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ زندہ و پائندہ رکھے -

آپ قائم رہیں قیامت تک

اور قیامت خدا کرے کہ نہ ہو

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد !

ہم ہیں جناب کے نیازمند

تعظیم کرتے ہیں اور بہ تعظیم قلب آپکی ذات پر اعتماد کامل رکھتے ہیں

شہبازِ معرکۂ سیاست!

ہم مسلمانان برہانپور آپکی زبردست شخصیت - آپکی بے لوث اور بے پناہ خدمات آپکی ان تھک کوششوں جوشِ عمل اور اسلامیان ریاستہائے ہند کی سیاست پر عبور کامل کا بلند آہنگی سے اعتراف کرتے ہیں اور آپکی مجمع الصفات ہستی پر فخر و ناز کرتے ہیں اور اس بات پر انتہائے مسرت کا اظہار کرتے ہیں کہ پشت و پناہ اسلامیان ہند محمد علی جناح کو آپکی ذات گرامی پر کامل اعتماد ہے - کوئی شبہ نہیں کہ آپ فخرِ دکن ہیں - اعلیحضرت شہریارِ دکن کے مخلص وفادار اور سچے شیدائی نیز اسلامیان ہند کی شاہراہِ سیاست میں آپکی رہنمائی ہمارے لئے باعثِ صد ہزار تقویت ہے -

برہانپور کا ماضی جس خصوصیت کے ساتھ ہمیشہ شاہان دکن کے فیض و کرم کا خوشہ چین رہا ہے ہماری دلی آرزو ہے کہ اسکا حال بھی درخشاں مستقبل کا آئینہ دار رہے جس کیلئے ہم آپکی اسوقت کی موجودگی سے فائدہ اُٹھاکر آپکی توجہ اسطرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ

برہانپور کے مسلم نوجوانوں کی دینی تعلیم کیلئے محکمۂ امورِ مذہبی کی ایک شاخ اس مقصد کیلئے برہانپور میں قائم کیجائے کہ ہمارے نوجوان اعلیٰ مذہبی تعلیم سے استفادہ کر سکیں و نیز بسلسلۂ کتب خانۂ آصفی یہاں ایک جامع اور وسیع لائبریری کا انتظام ہو جائے کہ یہ زمانۂ قدیم کا مدینۃ العلم ان چیزوں اور مستقل ذرائع تعلیم و تحصیل علوم سے بہرہ یاب ہو کر پھر اپنی سابقہ علمی عظمت و شہرت کو برقرار رکھ سکے - ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے اس معروضہ کو یاد رکھکر دوران قیام بلدہ مبارک ہماری استدعا کو کامیابی کی منزل تک پہنچانے پوری قوت سے ہماری مدد فرمائیں گے۔

ہمیں اعتراف ہے کہ ہم اپنی بے بضاعتی کے باعث آپکے شایان شان آپکا خیر مقدم نہ کر سکے اور خاطر خواہ فرائضِ میزبانی بھی بجا لانے سے قاصر رہے - اور امید کرتے ہیں کہ ان کوتاہی خدمات کو آپ معاف فرمائیں گے -

آخر میں بخلوصِ دل ہم دست بدعا ہیں کہ خداوند کارساز آپکو مدت مدید تک خدماتِ جلیلۂ قوم مسلم کی رہنمائی کے لئے صحت و عافیت اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ زندہ و پائندہ رکھیں -

آپ قائم رہیں قیامت تک،

اور قیامت خدا کرے کہ نہ ہو

ایں دعا از من و از جملہ جہان آمین باد!

ہم ہیں جناب کے نیاز مند

محمد اصغر بی - اے - ایل ایل - بی - صدر مجلس استقبالیہ

واراکین مسلم لیگ برہانپور

٩٥

مرزا محمود مسعود حضرت [illegible]

[illegible]

(٢١) [illegible]

[illegible]

[illegible] لا الٰہ الا اللہ [illegible]

[illegible] لا الٰہ کے معنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لا الٰہ [illegible] قابل عبادت [illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ اکبر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(٢٢) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ٹھیک ہوا [illegible]

[illegible]

[illegible] محمد [illegible] اسماعیل [illegible] مسعود [illegible]

مصنف [illegible] کی کتب [illegible] اور [illegible] کا [illegible] وغیرہ [illegible] کی [illegible]

[illegible] جو آج [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] اور اس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ختم کر رہا ہوں ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] والسلام

[illegible] قاضی [illegible] الرحمٰن [illegible]

[illegible]

[illegible] والسلام

[illegible] دعا

[illegible] محمد [illegible] علی [illegible] مسعود [illegible]

شہر برہان پور دار السرور کا نظری خاکہ بلا پیمانہ
باعتبار نشان دہی خاص مقامات
عادل پورہ
شہر برہان پور کی حد بندیاں مختلف ادوار میں مختلف رہی ہیں۔ موجودہ حصار میر قمر الدین خان آصفجاہ اول نے ۱۱۴۱ھ میں تعمیر کرایا تھا۔
حضرت ملا حیاتی گیلانی
حضرت شاہ حسین خدانما
جامع مسجد
چہل ستون
بیرون حصار برہان پور

شہر برہان پور دار السرور کا نظری خاکہ بلا پیمانہ
باعتبار نشان دہی خاص مقامات
عادل پورہ
شہر برہان پور کی حد بندیاں مختلف ادوار میں مختلف رہی ہیں۔ موجودہ حصار میر فرید الدین خان آصفجاہ اول نے ۱۱۴۱ھ میں تعمیر کرایا تھا۔
(۱۸) حضرت شاہ حسین خدا نما
(۱۰) حضرت نوحیانی گیسلانی
(۲۷) ترواہ سرائے
(۳۱) قلعہ ارک
(۳۹) بال کی حویلی

[illegible] ... دیوان ... ۱۳۴۲

نشست بر ... (۱) ... (۲) سید ... علی ... (۳) قاضی ... (۴) ... (۵) ... [illegible]

قاضی ... [illegible]

ایستادہ ... (۶) سید ... (۷) ... (۸) ... (۹) ... (۱۰) ... (۱۱) ... (۱۲) ... (۱۳) ... (۱۴) ... (۱۵) جہان ... [illegible]

تقریر

برہان پور میں عدیم المثال ملی اجتماع
نواب بہادر یار جنگ بہادر کا شاندار استقبال

جلسہ مسلم لیگ شہر دمر ہے نواب بہادر یار جنگ بہادر جلسہ گاہ میں " اللہ اکبر اور مسلم لیگ زندہ باد " کے فلک بوس نعروں میں تشریف لائے اور قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی اور پاکستان سے متعلق سیدھے سادھے الفاظ میں وہ نکات ارشاد فرمائے جس سے پاکستان کی اہمیت صاف نظر آگئی۔
جلسہ میلا۔

مسلمانان برہانپور کی خوش قسمتی سے دوسرے روز پھر جلسہ عید میلاد النبی کے سلسلہ میں منعقد ہوا جس میں نواب بہادر یار جنگ بہادر نے سیرت رسول صلعم پر تقریر فرمائی۔ نواب بہادر یار جنگ بہادر کا بہترین موضوع تقریر کوئی ہے تو وہ رسول پاک کی زندگی کے حالات بیان کرنا۔ آپ نے اس والہانہ انداز میں تقریر فرمائی کہ مجمع پر رقت طاری ہوگئی۔ آپ کے بعد مولانا خالد انصاری صاحب نے جو سیرت پاک پر تقریر کرنے کے لئے بھوپال سے مسلم لیگ کی دعوت پر تشریف لائے تھے اپنے خاص انداز میں موثر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں میں ختم ہوا۔ ان عظیم الشان جلسوں کے انتظام میں نوجوانان مسلم نیشنل گارڈ نے بہترین خدمات انجام دیں۔

رہبر دکن

۱۳۔ خورداد سنہ ۱۳۵۱ ف مطابق
۱۶۔ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء پنجشنبہ

برہان پور میں عظیم الشان ملی اجتماع

نواب بہادر یار جنگ بہادر کا شاندار استقبال

جلسہ مسلم لیگ ٹھیک دس بجے نواب بہادر یار جنگ بہادر جلسہ گاہ میں " اللہ اکبر اور مسلم لیگ زندہ باد " کے فلک بوس نعروں میں تشریف لائے اور قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی اور پاکستان سے متعلق سیدھے سادے الفاظ میں وہ نکات ارشاد فرمائے جس سے پاکستان کی اہمیت صاف نظر آگئی ۔

جلسہ میلا ۔

مسلمانان برہان پور کی خوش قسمتی سے دوسرے روز پھر جلسہ عید میلاد النبی کے سلسلہ میں منعقد ہوا جس میں نواب بہادر یار جنگ بہادر نے سیرت رسول صلعم پر تقریر فرمائی ۔ نواب بہادر یار جنگ بہادر کا بہترین موضوع تقریر کوئی ہے تو وہ رسول پاک کی زندگی کے حالات بیان کرنا ۔ آپ نے اس والہانہ انداز میں تقریر فرمائی کہ مجمع پر رقت طاری ہوگئی ۔ آپ کے بعد مولانا خالد انصاری صاحب نے جو سیرت پاک پر تقریر کرنے کے لئے بھوپال سے مسلم لیگ کی دعوت پر تشریف لائے تھے اپنے خاص انداز میں موثر تقریر فرمائی ۔ اس کے بعد اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں میں ختم ہوا ۔ ان عظیم الشان جلسوں کے انتظام میں نوجوانان مسلم نیشنل گارڈز نے بہترین خدمات انجام دیں ۔

رہبر دکن

۱۳ ۔ خورداد سنہ ۱۳۸۱ ف مطابق

۱۶ ۔ اپریل سنہ ۱۹۴۲ ع پنجشنبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاسنامہ

بہ عالی خدمت فیضدرجت خطیب الہند لسان الامت
شیدائے حریت فخر دکن عالیجناب نواب

بہادر یار جنگ بالقابہ

صدر آل انڈیا اسٹیٹس مسلم لیگ وصدر مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد دکن

منجانب اراکین مسلم لیگ برہانپور ۔ سی ۔ پی

مورخہ ۲۹ ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء

مطابق ۱۱ ۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۱ ہجری

سپاسنامہ

بہ عالی خدمت فیض درجت خطیب الہند لسان الامت

شیدائے حریت فخر دکن عالیجناب نواب

بہادر یار جنگ بالقابہ

صدر آل انڈیا اسٹیٹس مسلم لیگ وصدر مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد دکن

منجانب اراکین مسلم لیگ برہانپور۔ سی۔ پی

مورخہ ۲۹۔ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء

مطابق ۱۱۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۱ھ

خیر مقدم۔

مجاہد ملت مجسمۂ اخلاق

آپ نے اپنی بے پناہ مصروفیتوں کے باوجود جس خلوص کے ساتھ ہماری نیازمندانہ دعوت کو شرف قبولیت عطا فرمایا۔ اور اپنی مبارک تشریف آوری سے ہمیں اعزاز بخشا اسکے لئے ہم نیازمندان مخلص بصمیم قلب آپکی خدمت میں اپنا ناچیز شکریہ پیش کرتے ہوئے آپ کا پُرتپاک خیر مقدم بجالاتے ہیں۔

:۔۔ اے آمدنت باعث آبادئ ما ۔۔:

ذی وقار مہمان محترم!

یہ بالکل حقیقت ہے کہ ایک مدت سے ہماری آنکھیں آپ کے دیدار فرحت آثار کے مشتاق تھیں۔ خدا کا شکر ہے کہ آج وہ روز سعید ہمیں نصیب ہوا۔ کہ ہم آپ کے دیدار سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اور ایمان کی یہ ہے کہ اپنی اس خوش نصیبی پر پھولے نہیں سمارہے ہیں۔ بلا مبالغہ یہ کیفیت اسوقت ہم پر طاری ہے۔ کہ نگاہیں آپ پر جمی ہوئی ہیں اور کان آپ کی طرف لگے ہوئے ہیں۔

واہ ری آنکھوں کی قسمت کس کو یہ امید تھی
محو نظارہ کبھی ہونگی جمال یار کی

ہر چند کہ برہانپور کی تاریخ کسی تعریف کی محتاج نہیں اور آپ کے سامنے تو اس کو دہرانا یوسف کو آئینہ دکھانا ہے۔ پھر بھی رسمًا اس موقع پر اس کی مختصر سی سوانح عمری بیان کر دینا امید ہے کہ بار خاطر نہ ہوگا۔

صوبۂ دکن کا یہ تاریخی شہر اگرچہ انقلابات زمانہ کے ہاتھوں اب مٹ چکا ہے اور موجودہ خدوخال سے صحیح تصور اس کے زمانۂ عروج کا دماغ میں نہیں آسکتا۔ پھر بھی جلسہ گاہ سے لگی ہوئی جامعہ مسجد کے فلک بوس مینار دھندلا سا خاکہ اس کے عروج کا دیکھنے والوں کی آنکھوں میں کھینچ ہی دیتے ہیں۔ کیا مبارک ساعت ہوگی وہ اس سرزمین کے لئے جب حضرت شاہ برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر انتخاب اس پر پڑی اور انکے ایما سے سلطنت فاروقیہ کے بانی ملک نصیر نے اس کو آباد کر کے اپنی آزاد اسلامی سلطنت کا دارالخلافہ قرار دیا اور مسلسل دو سو سال تک اس شان تجمل سے ان کے جانشین اس پر حکمرانی فرماتے رہے کہ عظیم الشان قلعۂ آسیر جو اپنے استحکام کی بدولت کلید دکن اسوقت کہا جاتا تھا اور عدیم المثال قلعۂ ارک جو اسی شہر کے شرقی کنارے واقع ہے اور کم و بیش پانچسو سال سے تاپتی کی سرشور موجوں کو تھپیڑے دے رہا ہے۔ آجتک انکی عظمت و سطوت وسیع النظری و اولو العزمی کے معترف ہیں۔ علاوہ بریں بے شمار رفعت نشان مساجد اور لاتعداد مر بفلک مقابر انکی بیداری و خدا ترسی پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ ان علم پرور مشائخ نواز بادشاہوں نے نہ صرف اکناف ہند بلکہ عرب و عجم تک کے مقتدر علماء کرام و مشائخ عظام کو دعوت اقامت دیکر دنیائے اسلام سے برہانپور کے لئے مدینۃ العلم کا معزز خطاب حاصل کیا مگر۔

مگر دو سو برس کے بعد انداز چمن بدلا
وہ شمعیں ہوگئیں خاموش رنگ انجمن بدلا

ہر کمالے را زوالے۔ حوادث روزگار کے ہاتھوں سلطنت فاروقیہ کو بالآخر زوال کا منہ دیکھنا پڑا اور پھر یہاں سے اس ولایت پر شاہان مغلیہ اور اُن کے نامور امرا کا دور شروع ہوا۔ جنکی نفاست پسندیوں اور جدت طرازیوں نے عہد قدیم کے اس عروس البلاد کی آراستگی میں سرگرم حصہ لیکر اور اسکے حسن میں چار چاند لگا دئے۔

[illegible]

ناچیز شکریہ پیش کرتے ہوئے آپ کا پرتپاک خیر مقدم بجالاتے ہیں۔

اے آمدنت باعث آبادیٔ ما

ذی وقار مہمان محترم!

یہ بالکل حقیقت ہے کہ ایک مدت سے ہماری آنکھیں آپ کے دیدار فرحت آثار کے مشتاق تھیں۔ خدا کا شکر ہے کہ آج وہ روز سعید ہمیں نصیب ہوا۔ کہ ہم آپ کے دیدار سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اور ایمان کی یہ ہے کہ اپنی اس خوش نصیبی پر پھولے نہیں سمارہے ہیں۔ بلا مبالغہ یہ کیفیت اسوقت ہم پر طاری ہے۔ کہ نگاہیں آپ پر جمی ہوئی ہیں اور کان آپ کی طرف لگے ہوئے ہیں۔

واہ ری آنکھوں کی قسمت کس کو یہ امید تھی

محو نظارہ کبھی ہونگی جمال یار کی

ہر چند کہ برہانپور کی تاریخ کسی تعریف کی محتاج نہیں اور آپ کے سامنے تو اس کو دہرانا یوسف کو آئینہ دکھانا ہے پھر بھی رسمًا اس موقع پر اس کی مختصر سی سوانح عمری بیان کر دینا امید ہے کہ بار خاطر نہ ہوگا۔

صوبۂ دکن کا یہ تاریخی شہر اگرچہ انقلابات زمانہ کے ہاتھوں اب مٹ چکا ہے اور موجودہ خدوخال سے صحیح تصور اس کے زمانۂ عروج کا دماغ میں نہیں آسکتا۔ پھر بھی جلسہ گاہ سے لگی ہوئی جامع مسجد کے فلک بوس مینار دھندلا سا خاکہ اس کے عروج کا دیکھنے والوں کی آنکھوں میں کھینچ ہی دیتے ہیں۔ کیا مبارک ساعت ہوگی وہ اس سرزمین کے لئے جب حضرت شاہ برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر انتخاب اس پر پڑی اور انکے ایما سے سلطنت فاروقیہ کے بانی ملک نصیر نے اس کو آباد کر کے اپنی آزاد اسلامی سلطنت کا دار الخلافہ قرار دیا اور مسلسل دو سو سال تک اس شان تجمل سے ان کے جانشین اس پر حکمرانی فرماتے رہے کہ عظیم الشان قلعۂ آسیر جو اپنے استحکام کی بدولت کلید دکن اسوقت کہا جاتا تھا اور عدیم المثال قلعہ ارک جو اسی شہر کے شرقی کنارے واقع ہے اور کم و بیش پانچسو سال سے تاپتی کی پر شور موجوں کو تھپیڑے دے رہا ہے۔ آجتک انکی عظمت و سطوت وسیع النظری و الوالعزمی کے معترف ہیں۔ علاوہ بریں بے شمار رفعت نشان مساجد اور لاتعداد سر بفلک مقابر انکی بیداری و خدا ترسی پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ ان علم پرور مشائخ نواز بادشاہوں سے نہ صرف اکناف ہند بلکہ عرب و عجم تک کے مقتدر علماء کرام و مشائخ عظام کو دعوت اقامت دیکر دنیائے اسلام سے برہانپور کے لئے مدینۃ العلم کا معزز خطاب حاصل کیا مگر۔

مگر دو سو برس کے بعد انداز چمن بدلا وہ شمعیں ہوگئیں خاموش رنگ انجمن بدلا

ہر کمالے را زوالے۔ حوادث روزگار کے ہاتھوں سلطنت فاروقیہ کو بالآخر زوال کا منہ دیکھنا پڑا اور پھر یہاں سے اس ولایت پر شاہان مغلیہ اور ان کے نامور امرا کا دور شروع ہوا۔ جنکی نفاست پسندیوں اور جدت طرازیوں نے عہد قدیم کے اس عروس البلاد کی آراستگی میں سرگرم حصہ لیکر اور اسکے حسن میں چار چاند لگا دئے۔

شہزادہ دانیال نے آہو خانہ کی بنا ڈالی۔ عبدالرحیم خانخاناں نے متعدد محلات باغات حمام اور سرائیں تعمیر کرائیں۔ اور زیر زمین آب شیریں کی وہ مشہور نہر جاری کی جسکی تاریخ "خیر جاری" ۱۰۲۴ھ اب تک بھی تاریخ بین حضرات کی زبانوں پر رواں ہے۔ شاہجہاں نے اپنے عہد شاہزادگی میں محلات قلعۂ شاہی میں جاذب نظر ترمیمات کیں۔ باغ عالم آرا۔ آبشار و محلات۔ محل گوہر آرا۔ مقبرۂ بیگم شاہ شجاع بھی

شاہجہاں ہی کی فن تعمیر سے گہری دلچسپی کا نمونہ ہے۔ خان جہاں لودھی نے حوض اکبر ۱۰۳۷ھ تعمیر کرایا۔ اور اپنے نامور باپ دولت خاں کا عظیم الشان مقبرہ بنوا کر اس سے ملحقہ باغ کی آبپاشی کیلئے ایک علیحدہ فقید المثال نہر "کالے دہ" سے بہم پہنچائی۔ اور اس خطۂ زمین کو اپنے نام لودی پورہ سے موسوم کیا۔

مہابت خاں کا محل۔ محل خان دوراں خاں۔ باغ خان زمانخاں۔ باغ عباس قلمی۔ محل جسونت سنگھ محل راو رتن۔ اور راجہ جے سنگھ کی چھتری وغیرہ یہ سب عہد مغلیہ ہی کے تعمیری شاہکار ہیں۔

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ
آثار پدیداست صنادید عجم را

اسی عہد مبارک میں کثیر التعداد اہم اور مستند کتابیں بھی یہاں تصنیف و تالیف ہوئیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور کتاب "فتاوائے عالمگیری" ہے۔ جو اورنگ زیب بادشاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے ایما پر عالم ظہور میں آئی۔ کتاب مذکورہ کے نگران خصوصی اور اس کے ایک بڑے جزو کے مولف حضرت شیخ نظام برہانپوری تھے۔ مآثر رحیمی۔ مخزن افغانی۔ اور بھیم سین برہانپوری کی نسخۂ دلکشا تاریخ کی مستند و معتبر کتابیں برہانپور ہی میں لکھی گئیں۔ حکیم محمد اکبر ارزانی جنکی طب اکبر و مفرح القلوب وغیرہ کو اطبائے ماضی و حال کے دستور العمل ہونے کا امتیازی درجہ حاصل ہے۔ اسی شہر کے خطۂ شکار پورہ میں آسودۂ خاک ہیں۔ سیر و تصوف اور فقہ کی بیشمار مستند کتابیں علماء برہانپور ہی کی محنت و کاوش کا نتیجہ ہیں۔ جنکی ابدی خوابگاہ برہانپور رہے۔ حضرت شیخ طاہر ہندی کی کتاب "مجمع البحار"۔ "مسیح الاولیاء" حضرت شاہ عیسیٰ جند اللہؒ کی کتاب "عین المعانی" حضرت شیخ جلال الدینؒ کی ملفوظات جلالی، رسائل حضرت نائب رسول اللہ۔ رسائل حضرت شاہ نور شکر کوٹھی ملفوظات حضرت شاہ باجنؒ ملفوظات حضرت شاہ بھکاری رحمۃ اللہ علیہ۔ ملفوظات حضرت شاہ برہان الدین رازالٰہی رحمۃ اللہ علیہ۔ رسائل حضرت کریم اللہ رازی رحمۃ اللہ علیہ۔ رسائل فقہ و مناظرہ مولوی اللہ داسلے صاحبؒ وغیرہ وغیرہ تصانیف برہانپور ہی کے بزرگان دین کی رہین منت ہیں۔ شعر

اُن دنوں لاریب چرچا تھا یہی نزدیک و دور
ہند میں ہے مرکز علم و ہنر برہانپور

بادشاہ گردی کے دور میں منجملہ دیگر ممالک دکن کے قلعۂ آسیر و برہانپور آخر کا نواب مغفرت مآب امیر الممالک آصف جاہ اول نواب میر قمر الدین خاں کے زیر نگین آئے۔ نواب صاحب موصوف نے مرہٹی غارتگری سے برباد شدہ شہر برہانپور کو حیات تازہ بخشی۔ ۱۱۴۱ھ میں نواب ابوالخیر خاں۔ امام جنگ کے اہتمام سے موجودہ شہر پناہ تعمیر ہوئی۔ جو آج تک بھی برہانپور کو اپنے آغوش شفقت میں لئے ہوئے ہے۔ نواب آصف جاہ بہادر نے مختلف عمارات کی ترمیم و درستگی کیساتھ اہل صلاحیت باشندگان برہانپور پر بھی خصوصی توجہ فرمائی۔ عطائے منصب و ملازمت اور یومیہ و جاگیرات سے نوازا۔ اور شاید موصوف کو برہانپور سے قلبی لگاؤ تھا۔ کہ آخر سانس بھی برہانپور کی اولیا پسند سرزمین پر ہی ختم کی۔ وقت انتقال جس مقام پر خیمۂ مبارک نصب تھا۔ وہاں بطور یادگار محل مبارک کی عمارت تعمیر کیگئی ہے جو ہنوز موجود ہے۔ اور جہاں ایصال ثواب جاریہ کے لئے روزانہ تلاوت قرآن مجید کا انتظام ہے۔ اس کے جملہ مصارف کے لئے صرف خاص مبارک سے برگاؤں اور پیپل گاؤں کی جاگیر وقف ہے۔ جس کا انتظام تحصیل کنڑ ضلع اورنگ آباد سے تعلق رکھتا ہے۔

نواب ناصر جنگ شہید۔ نواب صلابت جنگ و آصف جاہ ثانی۔ امام جنگ نواب ابوالخیر خاں

مہابت خاں کا محل - محل خان دوراں خاں - بلغ خاں زنانخاں - باغ عباس قلمی - محل جسونت سنگھ محل راو رتن - اور راجہ جے سنگھ کی چھتری وغیرہ یہ سب عہد مغلیہ ہی کے تعمیری شاہکار ہیں۔

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ
آثار پدیداست صنادید عجم را

اسی عہد مبارک میں کثیر التعداد اہم اور مستند کتابیں بھی یہاں تصنیف و تالیف ہوئیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور کتاب "فتاوائے عالمگیری" ہے۔ جو اورنگ زیب بادشاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے ایما پر عالم ظہور میں آئی۔ کتاب مذکورہ کے نگران خصوصی اور اس ہر ایک بڑے جزو کے مولف حضرت شیخ نظام برہانپوری تھے۔ مآثر رحیمی - مخزن افغانی - اور بھیم سین برہانپوری کی نسخۂ دلکشا تاریخ کی مستند و معتبر کتابیں برہانپور ہی میں لکھی گئیں۔ حکیم محمد اکبر ارزانی جنکی طب اکبر و مفرح القلوب وغیرہ کو اطبائے ماضی و حال کے دستور العمل ہونے کا امتیازی درجہ حاصل ہے۔ اسی شہر کے خطۂ شکار پورہ میں آسودۂ خاک ہیں۔ سیر و تصوف اور فقہ کی بیشمار مستند کتابیں علماء برہانپور ہی کی محنت و کاوش کا نتیجہ ہیں۔ جنکی ابدی خوابگاہ برہانپور ہے۔ حضرت شیخ طاہر ہندی کی کتاب "مجمع البحار" "مسیح الاولیاء" حضرت شاہ عیسیٰ جند اللہؒ کی کتاب "عین المعانی" حضرت شیخ جلال الدینؒ کی ملفوظات جلالی، رسائل حضرت نائب رسول اللہ - رسائل حضرت شاہ نور شکر کوٹھیؒ ملفوظات حضرت شاہ باجنؒ ملفوظات حضرت شاہ بھکاری رحمۃ اللہ علیہ - ملفوظات حضرت شاہ برہان الدین راز الہی رحمۃ اللہ علیہ - رسائل حضرت کریم اللہ رازی رحمۃ اللہ علیہ - رسائل فقہ و مناظرہ مولوی اللہ داد صاحبؒ وغیرہ وغیرہ تصانیف برہانپور ہی کے بزرگان دین کی رہین منت ہیں۔ شعر

اُن دنوں لاریب چرچا تھا یہی نزدیک و دور
ہند میں ہے مرکز علم و ہنر برہانپور

بادشاہ گردی کے دور میں منجملہ دیگر ممالک دکن کے قلعۂ آسیر و برہانپور آخر کا نواب مغفرت مآب امیر الممالک آصف جاہ اول نواب میر قمر الدین خاں کے زیر نگین آئے - نواب صاحب موصوف نے مرہٹی غارتگری سے برباد شدہ شہر برہانپور کو حیات تازہ بخشی۔ سنہ ۱۱۴۱ھ میں نواب ابوالخیر خاں - امام جنگ کے اہتمام سے موجودہ شہر پناہ تعمیر ہوئی۔ جو آج تک بھی برہانپور کو اپنے آغوش شفقت میں لئے ہوئے ہے۔ نواب آصف جاہ بہادر نے مختلف عمارات کی ترمیم و درستگی کیساتھ اہل صلاحیت باشندگان برہانپور پر بھی خصوصی توجہ فرمائی - عطائے منصب و ملازمت اور یومیہ و جاگیرات سے نوازا - اور شاید موصوف کو برہانپور سے قلبی لگاؤ تھا۔ کہ آخر سانس بھی برہانپور کی اولیاپسند سرزمین پر ہی ختم کی - وقت انتقال جس مقام پر خیمۂ مبارک نصب تھا - وہاں بطور یادگار محل مبارک کی عمارت تعمیر کیگئی ہے جو ہنوز موجود ہے - اور جہاں ایصال ثواب جاریہ کے لئے روزانہ تلاوت قرآن مجید کا انتظام ہے۔ اس کے جملہ مصارف کے لئے صرف خاص مبارک سے بڑگاؤں اور پیپل گاؤں کی جاگیر وقف ہے۔ جس کا انتظام تحصیل کنڑ ضلع اورنگ آباد سے تعلق رکھتا ہے -

نواب ناصر جنگ شہید - نواب صلابت جنگ و آصف جاہ ثانی - امام جنگ نواب ابوالخیر خاں و صمصام الدولہ نواب عبدالرحیم خاں مشہور امرائے وقت نے بھی برہانپور و اہل شہر پر نظر شفقت رکھی۔ مؤخر الذکر ہر دو بزرگوار یعنی نواب ابوالخیر خاں اور نواب عبدالرحیم خاں تو برہانپور ہی کی خاک پاک کو ابدی خوابگاہ بنائے ہوئے ہیں۔

مسلمانان برہانپور اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی ذات شاہانہ سے والہانہ عقیدت و

ومحبت اور مملکت آصفیہ سے نیازمندانہ خلوص وارادت رکھتے ہیں - چنانچہ جشن سیمیں کے زرین موقعہ پر بطور نذر عقیدت عظیم الشان جلسۂ تہنیت اور شاندار مشاعرہ منعقد کیا تھا - جسکا مصرعۂ طرح تھا -

" سلامت رہے تاجدار دکن "

اسیطرح حادثۂ غم افزا علیا حضرت مادر دکن سانحۂ ارتحال کے موقعہ پر بھی مسلمان شہر نے عام جلسۂ تعزیت منعقد کر کے اپنے انتہائی غم والم کا اظہار کیا تھا - اس موقعہ پر مقامی شعرا نے جو نادر روزگار تاریخہائے وفات کہی تھیں انکو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں پہنچانے کا شرف حاصل ہو چکا ہے - مسلمانان برہانپور جہاں حضور نظام کی ذات شاہانہ سے ارادت خصوصی اور تعلق قلبی رکھتے ہیں - وہاں امراء محتشم سے بھی نیازمندانہ خلوص رکھتے چلے آئے ہیں - چنانچہ امیر کبیر شمس الامرا امیر پائیگاہ جو نواب ابوالخیر خاں مغفور کے فخر سلف خلف ہیں - اور نواب دوست محمد خاں والئ جعفر آباد و تیموری جو حضرت داؤد خاں پتی شہید کے نامور جانشین و یادگار ہیں - اپنی مبارک تشریف آوری سے وقتاً فوقتاً برہانپور کو شرف و افتخار عطا فرماتے رہتے ہیں - ہمیں امید ہے کہ انشاءاللہ العزیز یہ شرف و افتخار ہمیشہ ہمیشہ برہانپور کے دامن عزت سے وابستہ رہیگا -

موجب صد ہزار مسرت ہے کہ آج آں محترم کہ اسی اوج رفعت کے آفتاب درخشاں ہیں اس سرزمین پر ہمارے مہمان ہو کر اپنے پرتو جلالت سے اسکو جگمگا رہے ہیں -

مسلمانان برہانپور بحمداللہ مسلم لیگ کے سچے شیدائی قائداعظم محمد علی جناح کے پروانہ وار فدائی - پاکستان کے پرجوش حامی - اور اس کے حاصل کرنیکے لئے بانیاز سپاہی ہیں - نیز مسلم لیگ کے لئے ہر ممکن قربانی و ایثار کیلئے آمادہ و مستعد ہیں - اور قائداعظم کے ہر فرمان کو اپنے لئے فرض عین تصور کرتے ہیں - اور کانگریس سے ہمیشہ اپنی بیزاری کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں - اور کبھی کسی وقت بھی اس کو مسلمانوں کی نمایندہ جماعت تسلیم نہیں کیا ہے موجودہ سیاسی کشمکش کے سلسلہ میں یہاں کے مسلمان دلی آرزوؤں کے ساتھ قائداعظم کی فتح و نصرت اور مسلم لیگ کی نمایاں کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں -

لکھنؤ کے تاریخی اجلاس ۱۹۳۶ء کے بعد ہی یہاں بھی مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا اور آج بفضلہ قریباً ۹۹ فیصدی مسلمان مسلم لیگ کے حامی اور طرفدار ہیں - پچھلے دنوں فوجی قیام کے سلسلہ میں مقامی حکام کی مجرمانہ غفلت اور زیادتی کے باعث بادشاہی عیدگاہ کی بے حرمتی کا جو روح فرسا واقعہ یہاں پیش آیا تھا وہ برہانپور مسلم لیگ پر روز صدائے احتجاج کے بدولت آل انڈیا مسئلہ کی شکل پاکر وائسرائے کی کونسل تک موضوع بحث رہا - اور بالآخر حکومت ہند کی معذرت خواہی منتج ہوا - ماضی قریب میں کانگریس کا سہ سالہ عہد حکومت اسلامیان ہند کے لئے بالعموم اور مسلمانان سی پی و برار کیلئے بالخصوص نہایت صبر آزما تھا خدا کا شکر ہے کہ کلفتوں اور صعوبتوں کا وہ بدترین دور بہت جلد ختم ہو گیا اور آج مسلم لیگ اسلامیان ہند کی واحد ترجمان اور علاندہ سیاسی جماعت تسلیم کر لیگئی ہے سبب اسکا سالار اعظم قائداعظم محمد علی جناح ہے ع ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح - قبل اسکے کہ یہ سپاسنامہ دعا پر ختم کیا جائے برہانپور کی اہمیت کے متعلق اپنا اضافہ او مناسب وضروری نظر آیا ہے کہ عہد سلف میں اس شہر کا رقبہ کم و بیش (۱۲ × ۱۲ میل یعنی ۱۴۴) مربعہ میل تھا اور اسکی آبادی تقریباً ۱۴ لاکھ نفوس پر مشتمل تھی - اور یہاں مختلف قسم کی صنعت و حرفت کو فروغ کلی حاصل تھا - چنانچہ تارکشی و زردوزی و بچی کاری کے کاموں کے علاوہ بہترین اور نفیس زرین کپڑا بھی یہاں تیار ہوتا تھا جو ایران و انگلستان وغیرہ تک مقبول عام تھا - سیاسی اعتبار سے بھی یہ شہر ہندوستان کے نامور ترین مقامات میں شمار ہوتا تھا پارلیمنٹ کے مشہور انگریزی [illegible] ... مقامات میں شمار ہوتا تھا

اپنے انتہائی غم والم کا اظہار کیا تھا - اس موقعہ پر مقامی شعراء نے جو نادر روزگار تاریخہائے وفات کہی تھیں انکو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں پہنچانے کا شرف حاصل ہو چکا ہے - مسلمانان برہانپور جہاں حضور نظام کی ذات شاہانہ سے ارادت خصوصی اور تعلق قلبی رکھتے ہیں - وہاں امراء محتشم سے بھی نیازمندانہ خلوص رکھتے چلے آئے ہیں - چنانچہ امیر کبیر شمس الامراء امیر پائیگاہ جو نواب ابوالخیر خاں مغفور کے فخر سلف خلف ہیں - اور نواب دوست محمد خاں والیٔ جعفرہ باد و تیموری جو حضرت داؤد خاں پنتی شہید کے نامور جانشین و یادگار ہیں - اپنی مبارک تشریف آوری سے وقتاً فوقتاً برہانپور کو شرف و افتخار عطا فرماتے رہتے ہیں - ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز یہ شرف و افتخار ہمیشہ ہمیشہ برہانپور کے دامن عزت سے وابستہ رہیگا -

موجب صد ہزار مسرت ہے کہ آج آں محترم کہ آسمان اوج رفعت کے آفتاب درخشاں ہیں اس سرزمین پر ہمارے مہمان ہو کر اپنے پرتو جلالت سے اسکو جگمگا رہے ہیں -

مسلمانان برہانپور بحمداللہ مسلم لیگ کے سچے شیدائی قائداعظم **محمد علی جناح** کے پروانہ دار فدائی - پاکستان کے پرجوش حامی - اور اس کے حاصل کرنیکے لئے بانیاز سپاہی ہیں - نیز مسلم لیگ کے لئے ہر ممکن قربانی و ایثار کیلئے آمادہ و مستعد ہیں - اور قائداعظم کے ہر فرمان کو اپنے لئے فرض عین تصور کرتے ہیں - اور کانگریس سے ہمیشہ اپنی بیزاری کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں - اور کبھی کسی وقت بھی اس کو مسلمانوں کی نمایندہ جماعت تسلیم نہیں کیا ہے موجودہ سیاسی کشمکش کے سلسلہ میں یہاں کے مسلمان دلی آرزؤں کے ساتھ قائداعظم کی فتح و نصرت اور مسلم لیگ کی نمایاں کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں -

لکھنؤ کے تاریخی اجلاس ۱۹۳۷ء کے بعد ہی یہاں بھی مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا اور آج بفضلہ قریباً ۹۹ فیصدی مسلمان مسلم لیگ کے حامی اور طرفدار ہیں - پچھلے دنوں فوجی قیام کے سلسلہ میں مقامی حکام کی مجرمانہ غفلت اور زیادتی کے باعث بادشاہی عیدگاہ کی بے حرمتی کا جو روح فرسا واقعہ یہاں پیش آیا تھا وہ برہانپور مسلم لیگ پر روز صدائے احتجاج کے بدولت آل انڈیا مسئلہ کی شکل پا کر وائسرائے کی کونسل تک موضوع بحث رہا - اور بالآخر حکومت ہند کی معذرت خواہی منتج ہوا - ماضی قریب میں کانگریس کا سہ سالہ عہد حکومت اسلامیان ہند کے لئے بالعموم اور مسلمانان سی پی و برار کیلئے بالخصوص نہایت صبر آزما تھا خدا کا شکر ہے کہ کلفتوں اور صعوبتوں کا وہ بدترین دور بہت جلد ختم ہوگیا اور آج مسلم لیگ اسلامیان ہند کی واحد ترجمان اور نمایندہ سیاسی جماعت تسلیم کر لیگئی ہے اسکا سالار اعظم قائداعظم محمد علی جناح ہے ع ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح -

قبل اسکے کہ یہ سپاسنامہ دعا پر ختم کیا جائے برہانپور کی اہمیت کے متعلق اتنا اضافہ اور مناسب و ضروری نظر آیا ہے کہ عہد سلف میں اس شہر کا رقبہ کم و بیش (۱۲ × ۱۲ میل مربع = ۱۴۴) مربعہ میل تھا اور اسکی آبادی تقریباً ۱۴ لاکھ نفوس پر مشتمل تھی - اور یہاں مختلف قسم کی صنعت و حرفت کو فروغ کلی حاصل تھا - چنانچہ تارکشی و زردوزی، پچی کاری کے کاموں کے علاوہ بہترین اور نفیس زرین کپڑا بھی یہاں تیار ہوتا تھا جو ایران و انگلستان وغیرہ تک مقبول عام تھا - سیاسی اعتبار سے بھی یہ شہر ہندوستان کے نامور ترین مقامات میں شمار ہوتا تھا پارلیمنٹ کے مشہور انگریزی سفراد بر نیر اور تھامس رو بھی یہاں کے شاہانہ دربار میں سر عجز و نیاز خم کرچکے ہیں - اور کہا جاتا ہے کہ سر تھامس رو کے سیکریٹری نواح برہانپور میں کہیں دفن بھی ہیں -

ہر چند کہ انقلابات زمانہ اپنے تباہ کن اثرات سے اس شہر کی عظمت کو بہت نقصان پہنچا ہے - تاہم برہانپور صوبہ کا سب سے بڑا اسلامی شہر سمجھا جاتا ہے - اور آج بھی اس کی مجموعی آبادی کم و بیش ۷۵ ہزار

ہے جسمیں تقریبًا نصف کے مسلمان حصہ گیسر ہیں - یہاں برادران مومن انصار بھی کئی ہزار کی تعداد میں آباد ہیں - اور مقام مسرت ہے کہ وہ من حیث الجماعت مسلم لیگ کے سچے شیدائی اور پاکستان کے پرجوش فدائی ہیں اور قائداعظم محمد علی جناح کو اپنا قائد ملت تسلیم کرتے ہیں اور بصمیم قلب انکی ذات پر اعتماد کامل رکھتے ہیں

شہسوار معرکۂ سیاست !

ہم مسلمانان برہانپور آپکی زبردست شخصیت - آپکی بے لوث ملت پرستانہ خدمات آپکی ان تھک کوششوں جوش عمل اور اسلامیان ریاستہائے ہند کی سیاست پر عبور کامل کا بلند آہنگی سے اعتراف کرتے ہیں اور آپکی مجمع الصفات ہستی پر فخر و ناز کرتے ہیں اور اس بات پر انتہائے مسرت کا اظہار کرتے ہیں کہ پشت و پناہ اسلامیان ہند محمد علی جناح کو آپکی ذات گرامی پر کامل اعتماد ہے - کوئی شبہ نہیں کہ آپ فخر دکن ہیں - اور اعلیٰحضرت شہریار دکن کے مخلص وفادار اور سچے شیدائی، نیز اسلامیان ہند کی شاہراہ سیاست میں آپکی رہنمائی ہمارے لئے باعث صد ہزار تقویت ہے -

برہانپور کا ماضی جس خصوصیت کے ساتھ ہمیشہ شاہان دکن کے فیض و کرم کا خوشہ چین رہا ہے ہماری دلی آرزو ہے کہ اسکا حال بھی درخشاں مستقبل کا آئینہ دار رہے جس کیلئے ہم آپکی اسوقت کی موجودگی سے فائدہ اُٹھاکر آپکی توجہ اسطرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ

برہانپور کے مسلم نوجوانوں کی دینی تعلیم کیلئے محکمۂ امور مذہبی کی ایک شاخ اس مقصد کیلئے برہانپور وسیع کیجائے کہ ہمارے نوجوان اعلیٰ مذہبی تعلیم سے استفادہ کر سکیں و نیز بسلسلۂ کتبخانۂ آصفی یہاں ایک جامع اور وسیع لائبریری کا انتظام ہو جائے کہ یہ زمانہ قدیم کا مدینۃ العلم ان چیزوں اور مستقل ذریعۂ تعلیم تحصیل علوم سے بہرہ یاب ہوکر پھر اپنی سابقہ علمی عظمت و شہرت کو برقرار رکھ سکے - ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے اس معروضہ کو یاد رکھکر دوران قیام بلدہ مبارک ہماری استدعا کو کامیابی کی منزل تک پہنچانے پوری قوت سے ہماری مدد فرمائینگے -

ہمیں اعتراف ہے کہ ہم اپنی بے بضاعتی کے باعث آپکے شایان شان آپکا خیر مقدم نہ کر سکے اور خاطر خواہ فرائض میزبانی بھی بجا لانے سے قاصر رہے ہے - اور امید کرتے ہیں کہ ان کوتاہی خدمات کو آپ معاف فرمائینگے -

آخر میں بخلوص دل ہم دست بدعا ہیں کہ خداوند کارساز آپکو ملت بیضا کی خدمات جلیلہ اور قوم مسلم کی رہنمائی کے لئے صحت و عافیت اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ زندہ و پائندہ رہیں -

آپ قائم رہیں قیامت تک

اور قیامت خدا کرے کہ نہ ہو

ایں دعا از من و از جملہ جہان آمین باد !

ہم ہیں جناب کے نیازمند

شہسوار معرکۂ سیاست !

ہم مسلمانان برہانپور آپکی زبردست شخصیت - آپکی بے لوث ملت پرستانہ خدمات آپکی ان تھک کوششوں جوش عمل اور اسلامیان ریاستہائے ہند کی سیاست پر عبور کامل کا بلند آہنگی سے اعتراف کرتے ہیں اور آپکی مجمع الصفات ہستی پر فخر و ناز کرتے ہیں اور اس بات پر انتہائے مسرت کا اظہار کرتے ہیں کہ پشت و پناہ اسلامیان ہند محمد علی جناح کو آپکی ذات گرامی پر کامل اعتماد ہے - کوئی شبہ نہیں کہ آپ فخر دکن ہیں - اور اعلیحضرت شہریار دکن کے مخلص وفادار اور سچے شیدائی، نیز اسلامیان ہند کی شاہراہ سیاست میں آپکی رہنمائی ہمارے لئے باعث صد ہزار تقویت ہے -

برہانپور کا ماضی جس خصوصیت کے ساتھ ہمیشہ شاہان دکن کے فیض و کرم کا خوشہ چین رہا ہے ہماری دلی آرزو ہے کہ اسکا حال بھی درخشاں مستقبل کا آئینہ دار بنے جس کیلئے ہم آپکی اسوقت کی موجودگی سے فائدہ اُٹھاکر آپکی توجہ اسطرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ

برہانپور کے مسلم نوجوانوں کی دینی تعلیم کیلئے محکمۂ امور مذہبی کی ایک شاخ اس مقصد کیلئے برہانپور وسیع کیجائے کہ ہمارے نوجوان اعلیٰ مذہبی تعلیم سے استفادہ کرسکیں و نیز بسلسلہ کتبخانۂ آصفی یہاں ایک جامع اور وسیع لائبریری کا انتظام ہو جائے کہ یہ زمانہ قدیم کا مدینۃ العلم ان چیزوں اور مستقل ذریعۂ تعلیم تحصیل علوم سے بہرہ یاب ہوکر پھر اپنی سابقہ علمی عظمت و شہرت کو برقرار رکھ سکے - ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے اس معروضہ کو یاد رکھکر دوران قیام بلدہ مبارک ہماری استدعا کو کامیابی کی منزل تک پہنچانے پوری قوت سے ہماری مدد فرمائینگے -

ہمیں اعتراف ہے کہ ہم اپنی بے بضاعتی کے باعث آپکے شایان شان آپکا خیر مقدم نہ کرسکے اور خاطر خواہ فرائض میزبانی بھی بجا لانے سے قاصر رہے - اور امید کرتے ہیں کہ ان کوتاہی خدمات کو آپ معاف فرمائینگے -

آخر میں بخلوص دل ہم دست بدعا ہیں کہ خداوند کارساز آپکو ملت بیضا کی خدمات جلیلہ اور قوم مسلم کی رہنمائی کے لئے صحت و عافیت اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ زندہ و پائندہ رہیں -

آپ قائم رہیں قیامت تک
اور قیامت خدا کرے کہ نہ ہو

ایں دعا از من و از جملہ جہان آمین باد !

ہم ہیں جناب کے نیازمند
محمد اصغر بی - اے - ایل ایل - بی - صدر مجلس استقبالیہ
و اراکین مسلم لیگ برہانپور

14

سپاسنامه

سپاسنامه منجانب کتب خانه ناپلی — به موقع افتتاح شعبه تعلیم القرآن

" عالیجناب لسان الامت قائد ملت نواب

بہادر یار جنگ بہادر صدر مجلس اتحاد المسلمین

مملکت آصفیه دکن "

—— ***** ——

قائد ملت - جس مسرت و انبساط کے ساتھه مین منجانب کتب خانه ناپلی یهه سپاسنامه آپکی خدمت مین پیش کر رها هون اسکے اظہار کیلئے مجھے الفاظ نہین ملتے - اس مبارک ساعت کو مین کسی عنوان فراموش نہین کرسکتا جبکه آپ اپنے مقدس هاتھون سے تعلیم القرآن کے جدید شعبه کا افتتاح فرمائینگے

حضرات - کتب خانه ناپلی سے قائد ملت کا تعلق بیان کرنا آئینه کو آئینه دکھلانے کے مترادف هے —

قائد ملت - اس سے قبل کے مین آپ سے تعلیم القرآن کے شعبه کے افتتاح کی گزارش کرون بہتر هوگا که مین آپکے علم مین کتب خانه هذا اور اسکے جمله شعبه جات کے بارے مین اجمالاً دو جملے عرض کرتا چلون -

اسوقت کتب خانه هذا کے زیر اهتمام حسب ذیل شعبه جات کام کر رهے هین —

(الف) شعبه - دارالمطالعه -

(ب) شعبه - تعلیم بالغان -

(ج) شعبه - تقاریر -

(د) شعبه - احمد محی الدین میمور یل تقریری مقابلے -

(الف) اس شعبه مین (دارالمطالعه مین) اسوقت ایک سو سے زائد اخبارات و رسائل آتے هین جن مین مقامی و بیرونی دونون شامل هین - اس شعبه سے مستفید هونیوالون کا یومیه اوسط ایک سو سے زائد هے - یہان مین اس شعبه کی ایک خاص خصوصیت عرض کرنا چاهتا هون وه یهه که اس شعبه مین جسقدر اخبارات و رسائل جاری هین شاید هی کسی سرکاری یا غیر سرکاری دارالمطالعه مین جاری هونگے -

(ب) شعبه " تعلیم بالغان — اس شعبه کا افتتاح هوکر تقریباً دو سال کا عرصه هوتا هے - هوش تحریک کی طرح شروع مین یهه شعبه بهی همت شکن ثابت هوا - مولوی غلام رسول صاحب صدر مدرس شعبه کی انتهک کوششون نے یهه ثابت کردیا که جس کام مین عمل پیهم اور سعی مسلسل هو وه کبهی ناکام نهین هوتا -

اس شعبه کے ذریعه اس امر کی ممکنه کوشش کیجاتی هے که بلده اور خصوصاً حلقه (واد) مین بسنے والے مسلم جاهل بالغون کو (٦ ماه مین) کم ازکم اس قابل بناد یا جائے که وه اپناگهر یلو حساب و کتاب کرسکین - چهوٹی چهوٹی کتابین اور اخبار پڑهـ سکین - خدا کا لاکهه لاکهه شکر هے که اس وقت تک تقریباً (٥٥) بالغ پڑهنا لکهنا سیکهه چکے هین - اور اسوقت (٢٠) بالغ زیر تعلیم هین - مین یهان آپکے اوس مکتوب گرامی کا اقتباس پیش کرنا چاهتا هون جبکه آپ نے اس شعبه کے افتتاح کے موقع پر همین مجهے لکها تها -

آپ نے تحریر فرمایا تها که — بیشک

" تعلیم بالغان کی کوششون سے بیشک مین "
" مایوس هون لیکن میرے نزد یک مایوس کسے "
" معنے سعی سے دست کش کے نهین هین کوشش "
" کیجئے اور میری امداد کا یقین رکهئے - آپکے "
" هر نیک اور اچهے کام مین مین آپکے ساتهه هون "

غالباً نهین بلکه یقیناً آپ اس شعبه کے نتائج معلوم کرنیکے بعد مسرور هونگے که اس سال شعبه کے نتائج (جو طلباء اردو دانی کے امتحانات مین شریک کروائے گئے) سو فیصد رهے -

اس شعبه کے تعلیم پانیوالون سے کسی قسم کی فیس وغیره نهین لیجاتی بلکه شعبه مذکور کیجانب سے کتابین - تختیان - اور دیگر ضروری چیزین بلا معاوضه فراهم کیجاتی هین -

(ج) شعبه تقاریر کا افتتاح هوکر تقریباً (٦) ماه کا عرصه هوتا هے - اس شعبه کے ذریعه اس امر کی کوشش کیجارهی هے که حلقه (واو) کے مسلم نوجوانون مین تقریری و تحریری قوت اجاگر کیجائے - مهینه مین دو مرتبه مباحثه کا

شکن ثابت ہوا۔ مولوی غلام رسول صاحب صدر مدرس شعبہ کی انتھک کوششوں نے یہہ ثابت کردیا کہ جس کا ہمین عمل پیہم اور سعی مسلسل ہو وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا۔

اس شعبہ کے ذریعہ اس امر کی ممکنہ کوشش کیجاتی ہے کہ بلدہ اور خصوصاً حلقہ (واد) مین بسنے والے مسلم جاہل بالغون کو (٦ ماہ مین) کم ازکم اس قابل بناد یاجائے کہ وہ اپنا گھر یلو حساب و کتاب کرسکین ۔ چھوٹی چھوٹی کتابین اور اخبار پڑھ سکین ۔ خدا کا لاکھہ لاکھہ شکر ہے کہ اس وقت تک تقریباً (٥٥) بالغ پڑھنا لکھنا سیکھہ چکے ہین ۔ اور اسوقت (۴٠) بالغ زیر تعلیم ہین ۔ مین یہان آپکے اوس مکتوب گرامی کا اقتباس پیش کرنا چاہتا ہون جبکہ آپ نے اس شعبہ کے افتتاح کے موقع پر ہمین مجھے لکھا تھا۔

آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ ـــــ بیشک

" تعلیم بالغان کی کوششون سے بیشک مین "
" مایوس ہون لیکن میرے نزد یک مایوسی کسے "
" معنے سعی سے دست کشی کے نہین ہین کوشش "
" کیجئے اور میری امداد کا یقین رکھئے ۔ آپکے "
" ہرنیک اور اچھے کام مین مین آپکے ساتھہ ہون"

غالباً نہین بلکہ یقیناً آپ اس شعبہ کے نتائج معلوم کرنیکے بعد مسرور ہونگے کہ اس سال شعبہ کے نتائج (جو طلباء اردو دانی کے امتحانات مین شریک کروائے گئے) سو فیصد رہے ۔

اس شعبہ کے تعلیم پانیوالون سے کسی قسم کی فیس وغیرہ نہین لیجاتی بلکہ شعبہ مذکور کیجانب سے کتابین ۔ تختیان ۔ اور دیگر ضروری چیزین بلا معاوضہ فراہم کیجاتی ہین ۔

(ج) شعبہ تقاریر کا افتتاح ہوکر تقریباً (٦) ماہ کا عرصہ ہوتا ہے ۔ اس شعبہ کے ذریعہ اس امر کی کوشش کیجارہی ہے کہ حلقہ (واو) کے مسلم نوجوانون مین تقریری و تحریری قوت اجاگر کیجائے ۔ مہینہ مین دو مرتبہ مباحثہ کا انتظام کیاجاتا ہے ۔ بلدہ کے دیگر اداروں ۔ انجمنون ۔ وغیرہ سے آپس مین ہم آہنگی پیدا کرنے عام تقریری مقابلے منعقد کئے جاتے ہین ۔ چنانچہ آج سے ایکماہ قبل اسی طرح کے مباحثہ کا انتظام مولانا رشید ترابی کی صدارت مین کیاگیا تھا ۔ اس شعبہ کے انتظام کیلئے ایک علحدہ کمیٹی ترتیب دیگئی ہے ۔

(د) شعبہ ۔ احمد محی الدین میمور یل تقریری مقابلے ۔

ان یادگاری تقریری مقابلون کے بارہے مین آپ سے کچھہ عرض کرنا نہین ہے کیونکہ اس شعبہ کی کامیابی آپکی خاص عنایتون کا نتیجہ ہے ۔ اسوقت یہہ تقریری مقابلے صرف طبقہ فوقانیہ اور طبقہ وسطانیہ ہی کی حد تک محدود ہین ۔ آیندہ کیلئے خیال ہے کہ ان یادگاری تقریری مقابلون مین مزید وسعت دیجائے ۔ یعنے حسب ذیل طریقہ پر ان یادگاری تقریری و تحریری مقابلون کا انتظام کیاجائے ۔

(۱) آل انڈیا انٹرکالج تقریری مقابلے بزبان اردو ۔

(۲) آل حیدرآباد ہائی اسکول تقریری مقابلے بزبان اردو ۔

(۳) " " " " بزبان انگریزی ۔

(۴) تقریری مقابلے برائے طبقہ وسطانیہ بزبان اردو ۔

(۵) تحریری مقابلے برائے طبقہ فوقانیہ بزبان اردو ۔

اس آخری شعبہ کی مذکورہ بالا اسکیم بغیر آپکی امداد ۔ مشورہ ۔ و تعاون کے ناممکن ہے ۔ اس شعبہ کے جملہ انتظامات کیلئے ایک کمیٹی ترتیب دیجارہی ہے ۔

ان چار شعبون کے علاوہ خیال ہے کہ حسب ذیل شعبون کا افتتاح بھی عمل مین لایاجائے ۔

(الف) شعبہ " ورزش جسمانی "

(ب) شعبہ " تفسیر قرآن پاک "

(ج) شعبہ تصنیف و تالیف "

(د) شعبہ توسیع نظار ت "

ان شعبون کے بارہے مین افتتاح سے قبل کچھہ عرض کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا ہے ۔

قائد ملت ۔ آپ آج جس مقدس شعبہ کا افتتاح فرمارہے ہین وہ کسی قسم کی وضاحت کا محتاج نہین ہے ۔ اس شعبہ کے افتتاح کا احساس محلہ مین قرآن مجید سے ناواقف لوگون اور بچون کی غیرمعمولی تعداد کا باعث ہے ۔ شعبہ تعلیم بالغان کی طرح اس شعبہ مین بھی تعلیم پانیوالے بالغون کو قرآن مجید کے پارے وغیرہ مفت دئیےجانے کا انتظام کیاجارہا ہے ۔ غالباً آپکو یہہ سنکر مسرت ہوگی کہ اس

ان یادگاری تقریری مقابلون کے بارئے مین آپ سے کچھہ عرض کرنا نہین ہے کیونکہ اس شعبہ کی کامیابی آپکی خاص عنایتون کا نتیجہ ہے - اس وقت یہہ تقریری مقابلے صرف طبقہ فوقانیہ اور طبقہ وسطانیہ ہی کی حد تک محدود ہین - آیندہ کیلئے خیال ہے کہ ان یادگاری تقریری مقابلون مین مزید وسعت دیجائے - یعنے حسب ذیل طریقہ پر ان یادگاری تقریری و تحریری مقابلون کا انتظام کیاجائے -

(۱) آل انڈیا انٹرکالج تقریری مقابلے بزبان اردو -

(۲) آل حیدرآباد ھائی اسکول تقریری مقابلے بزبان اردو -

(۳) " " " " بزبان انگریزی -

(۴) تقریری مقابلے برائے طبقہ وسطانیہ بزبان اردو -

(۵) تحریری مقابلے برائے طبقہ فوقانیہ بزبان اردو -

اس آخری شعبہ کی مذکورہ بالا اسکیم بغیر آپکی امداد - مشورہ - و تعاون کے ناممکن ہے - اس شعبہ کے جملہ انتظامات کیلئے ایک کمیٹی ترتیب دیجارہی ہے -

ان چار شعبون کے علاوہ خیال ہے کہ حسب ذیل شعبون کا افتتاح بھی عمل مین لایاجائے -

(الف) شعبہ " ورزش جسمانی "

(ب) شعبہ " تفسیر قرآن پاک "

(ج) شعبہ تصنیف و تالیف "

(د) شعبہ توسیع تقاریر "

ان شعبون کے بارئے مین افتتاح سے قبل کچھہ عرض کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا ہے -

قائد ملت - آپ آج جس مقدس شعبہ کا افتتاح فرمارہے ہین وہ کسی قسم کی وضاحت کا محتاج نہین ہے - اس شعبہ کے افتتاح کا احساس محلہ مین قرآن مجید سے ناواقف لوگون اور بچون کی غیر معمولی تعداد کا باعث ہے - شعبہ تعلیم بالغان کی طرح اس شعبہ مین بھی تعلیم پانیوالے بالغون کو قرآن مجید کے پارے وغیرہ مفت دئیے جانے کا انتظام کیاجارہا ہے - غالباً آپکو یہہ سنکر مسرت ہوگی کہ اس شعبہ مین مولانا عبد اللطیف شریف صاحب بلا معاوضہ تعلیم دینے کا وعدہ فرمایا ہے - خدا صاحب موصوف کو اسکا اجر عظیم دے -

19

حضرات مین نے سپاسنامہ کے ابتداً مین عرض کیا ہے کہ قائد ملت کا اس ادارہ سے تعلق بتلانا آئینہ کو آئینہ دکھلانے کے مترادف ہے۔ قائد ملت نے اسکے قیام و بقاء مین جوکچھہ بھی سعی فرمائی اورفرمارہے ہین اسکے اظہار سے زبان قاصر ہے۔

حضرات ۔ اگرآپ اصحاب اس ادارہ مین غیرمعمولی رونق پاتے ہین اور دوسرے ادارون کے مقابلہ مین اسکو ترجیح دینے پر مجبور ہوجاتے ہین ۔ اوراگرآپ دل مین یہہ خیال کرتے ہین کہ بہ نسبت دوسرے ادارون کے یہان کچھہ ٹھوس علمی کام انجام دیاجارہا ہے جوسود مند ہونیکے علاوہ دیرپا بھی ہے تو یہہ یقین کرلیجئے کہ یہہ سب کیادھرا قائد ملت ہی کا ہے۔ ادارہ ہذا اورکارکنون کو نواب صاحب کی ذات پر ہمیشہ ناز و فخر رہا اورآیندہ بھی رہیگا۔ یقین ہے کہ نواب صاحب اس ادارہ سے اپنی دلچسپیون مین کبھی کمی نہ فرمائینگے۔

حضرات ـــ اس سپاسنامہ کوختم کرنے سے پہلے مین آپکو یقین دلاناچاہتا ہون کہ آج جن مقدس ہاتھون سے یہہ درخت لگایاجارہا ہے اورجسکی آبیاری انہین کے مشورہ سے ادارہ ہذا کے کارکنان کرتے رہینگے وہ کبھی سوکھنے نہ پائیگا اورخزان ہمیشہ اس سے دور رہیگی۔

آخرمین مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ شعبہ تعلیم القرآن کا افتتاح فرمائین ۔ فقط

پیش کنندگان

کارکنان دارالمطالعہ و کتب خانہ عام

(نامپلی حیدرآباد دکن)

-----****----

م ۴ / ربیع الاول شریف

سنہ ۱۳۶۲ ھ ۔

یوم ـــ پنجشنبہ

مرقومہ ۲ ماہ ذیحجہ ۱۳۶۲ / ۱۸ ماہ دسمبر ۱۹۴۳

بیجاپور دکن

دام اقبالہ و افضالہ۔

صدر اتحاد المسلمین حیدرآباد دکن

لسان الامت قائد ملت عالیجناب نواب بہادر یار جنگ بہادر

بجائی منصب مطلع انوارِ علمیت و مخزنِ انوارِ قابلیت قدوۂ علمائے متبحرین و زبدۂ فضلائے متاخرین

خدا کرے وجود ذی جودی پایندہ بود -

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتیبان - چہ باک از موج بحران را کہ باشد نوح کشتیبان

ہم ممبران انجمن اسلام بیجاپور حضور والا کی خدمت فیضدرجت میں یہ سپاس نامہ پیش کرنیکا

فخر حاصل کرتے ہیں - اس کے بعد حضور والا کی اس عنایت و کرم فرمائی تلطف و زحمت فرمائی کا

خلوص دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ حضور والا ہماری ناچیز عرضداشت و استدعا کو درجہ اجابت

عطا فرما کر اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرزمین بیجاپور کو رونق اور ہم کو عزت بخشی -

ہم جانتے ہیں کہ حضور والا کی ذات اُن اوصاف و محامد کا بحر ذخار رہے۔ اور اُن صفات و محاسن کا

دریاے ناپیدا کنار ہے جو ایک اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کے پیشوا و ہادی و رہبر و مصلح قوم میں ہونا چاہیے

یعنی تبحر علمی و خدا ترسی دینی پابندی زہد و اتقا جود و سخا لطف و عطا شستہ حالی و خجستہ مزاجی

خوش خلقی و توجہ ہمدردی بیداروقتی و راست گفتاری فصیح اللسانی و بلیغ البیانی سیف زبانی

بیجاپور دکن

صدر اتحاد المسلمین حیدرآباد دکن

لسان الامت قائد ملت عالیجناب نواب بہادر یار جنگ بہادر

بجائے خدمت مطلع انوار علمیت و منزل الذلہ تا ابیت قدوۂ علمائے متبحرین و زبدۂ فضلائے متاخرین

خدا کرے وجود والا ہی ہو ودود۔

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتیبان — چہ باک از موج بحران را کہ باشد نوح کشتیبان

ہم ممبران انجمن اسلام بیجاپور حضور والا کی خدمت فیض درجت میں یہ سپاس نامہ پیش کرنیکا

فخر حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے بہ حضور والا کی اس عنایت و کرم فرمائی تلطف و زحمت فرمائیکا

خلوص دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ حضور والا ہماری ناچیز درخواست و استدعا کو درجۂ اجابت

عطا فرماکر اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرزمین بیجاپور کو رونق اور ہم کو عزت بخشی۔

ہم جانتے ہیں کہ حضور والا کی ذات اُن اوصاف و محامد کا بحر ذخار رہی۔ اور اُن صفات و محاسن کا

دریا سے نیلگوں رہی جو ایک اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کے پیشوا و ہادی و رہبر و مصلح قوم میں ہونا چاہیے

یعنی تبحر علمی و خدا ترسی دینی پابندی زہد و اتقا جود و سخا لطف و عطا شستہ دلی و نیک مزاجی

خوش خلقی و دلجوئی مہرروی بیدار مغزی و دراست گفتاری فصیح اللسانی و بلیغ البیانی سیف زبانی

دریا زبانی یہ جمیع اوصاف والا کی ذات بابرکات میں مکمل مجتمع ہیں — یہی وہ خوبیاں ہیں

جو آپکا علم و صحبت ارباب فضل سے حاصل ہوئیں ...

اے آنکہ علامت ز حقایق مخبر وز مطلب تو اسرار دقایق ظاہر

ز الفاظ تو انوار معانی روشن وز خط تو نامہ فضائل فاخر

ایسی صفات کے بدولت حضور والا نے ریاست نظام کے مسلمانوں کو نہیں بلکہ سارے ہندوستان کے
دس کروڑ مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگایا اور ان کو اپنے اکابر اسلاف کے نقش قدم پر
چلنے کیلئے تیار فرمایا اور اپنی کھوئی ہوئی عزت و برتری کو دوبارہ حاصل کرنے کیلئے مستعد
آمادہ کیا۔ ایسی زحمت و فکر عرق ریزی و جان فشانی و بہترین و نمایاں خدمات قوم و
اسلام کے باعث اجماع امت کے جانب سے حضور والا کو معزز و ممتاز ترین القاب و
خطابات لسان الامت و قاید ملت ملے۔

زمین و آسمان تا برقرار است بدنیا نام نیکو یادگار است۔

سالہا سال سے ہماری یہ تمنا تھی کہ حضور والا کے مواعظ حسنہ و پند سود مند سے ہم
مستفید و مستفیض ہوں اور ہماری قوم کے ضلالت و زنگ آلود دلوں کی صیقل اور ہماری
قوم میں اتفاق اور محبت کی افراط حضور والا کے کلام معجز نظام سے پیدا ہو جائے۔ امید قوی ہے
اب ہماری مراد پوری ہوگی۔

حضور والا جانتے ہیں کہ بیجاپور ایک تاریخی شہر ہونے قطع نظر دو سو سال تک سلاطین عادل شاہیہ کا
دار السلطنت رہا ہے اس زمانہ میں شہر بیجاپور کی اٹھارہ لاکھ کی آبادی تھی اور اسقدر

بعینہٖ صفات کے بدولت حضور والا نے ریاست نظام کے مسلمانوں کو نہیں بلکہ سارے ہندوستان

میں کے ہند مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگایا اور اُن کو اپنے اکابر اسلاف کے نقش قدم پر

چلنے کیلئے تیار فرمایا اور اپنی کھوئی ہوئی عزت و برتری کو دوبارہ حاصل کرنے کیلئے مستعد

آمادہ کیا - اسی زحمت و فکر عرق ریزی و جان فشانی و بہترین و نمایاں خدمات قوم و

اسلام کے باعث اجماع امت کے جانب سے حضور والا کو معزز و ممتاز ترین القاب و

خطابات لسان الامت و قائد ملت ملے -

زمین و آسمان تا برقرار است   بدنیا نام نیکو یادگار است -

سالہا سال سے ہماری یہ تمنا تھی کہ حضور والا کے مواعظ حسنہ و پند سود مند سے ہم

مستفید و مستفیض ہوں اور ہماری قوم کے ضلالت و زنگ آلود دلوں کی صیقل اور ہماری

قوم میں اتفاق اور محبت کی افراط حضور والا کے کلام معجز نظام سے پیدا ہو جائے - امید قوی ہے

اب ہماری مراد پوری ہوگی -

حضور والا جانتے ہیں کہ بیجاپور ایک تاریخی شہر ہونے قطع نظر دو سو سال تک سلاطین عادل شاہیہ کا

دار الخلافہ رہا ہے اس زمانہ میں شہر بیجاپور کی اٹھارہ لاکھ کی آبادی تھی اور اسقدر

آراستہ و پیراستہ تھا کہ عروس البلاد کہلاتا تھا - افسوس صد افسوس کہ اس وقت

اُجاڑ ویران رہ گیا ہے - باوجود اس کے سلاطین عادل شاہیہ کی عظمت و سطوت شوکت و شان

اُن کے شاندار قصور ایوان و عمارات سے ظاہر ہوتی ہے - وہ زمانہ نہایت امن و امان کا

میر علاءالدین ظہوری جغتائی ابراہیم عادل شاہ ثانی خلد آشیانی کے مصاحب اور دربار کے

ملک الشعرا تھے اپنے سہ نثر ظہوری میں اصلاح کھینچی ہے۔

گر اکسیر سرود سور سازند   ز خاکِ پاک بجاپور سازند۔

درحقیقت وہ زمانہ بڑے فیض و برکت کا زمانہ تھا بادشاہ بھی بڑے نیک و دریا دل

و عادل رعایا پرور و کرم گستر تھے اہل علم و اہل کمال کے بیحد قدردان تھے۔ اسی وجہ

بے ملک کے بڑے بڑے اہل علم و اہل ہنر نامی گرامی علما و فضلا و شعرا اور اولوالعزم

مشائخ کرام و سادات عظام جن کے قدوم میمنت لزوم سے آج سرزمین دکن کو

افتخار و اعزاز حاصل ہے اس خطۂ دلنشین کو پسند خاطر فرمائے۔ مگر حیف و ہزار حیف کہ

ایسے خوش البلاد شہر کو فلک کج رفتار نے تاخت و تاراج کر دیا نہ وہ سلطنت رہی نہ

وہ علم و کمال۔ سلطنت کے رخصت کے ساتھ سب باتیں رخصت ہو گئیں۔ اگرچہ اُن

متقدمین بزرگوں کی یادگار اولاد باقی ہے۔ مگر اپنے بزرگوں کے علم و کمالات سے عاری ہے

[illegible] و ادبار مبتلا ہے عام مسلمانان بھی یہی حالت ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے ورثے سے

خالی ہیں۔ افلاس و نحوست میں گرفتار ہیں۔ خدا غریق رحمت کرے [illegible] صاحب مرحوم

[illegible] کو قوم کی اس خوار و خستہ حالت پر اُن کو رحم آیا۔ انہوں نے سنہ 1901ء میں

انجمن اسلام بیجاپور میں قائم کیا اور اپنی انتہائے کوشش و مساعی جمیلہ سے ملک ضلع

سالوں کو جو گورنمنٹ کی املاک تھی انجمن کو دلا دیا۔ جس کا سالانہ کرایہ ۶۰۰ سو روپیہ

انجمن کو ملتا ہے۔ خدا زندہ رکھے مسٹر [illegible] براجی وظیفہ یاب کلکٹر کو کہ سنہ 1913ء میں

انجمن کے سرپرست بنے اور اپنے جیب خاص سے ۱۵۰۰ سو روپیہ انجمن کو عنایت کیے اور

[illegible] پی ہے

گر اکسیر بر وجود مس رسانند ز خاک پاک بجاپور سازند ۔

درحقیقت وہ زمانہ بڑے فیض وبرکت کا زمانہ تھا بادشاہ بھی بڑے نیک وعدیل

وعامل رعایا پرور وکرم گستر تھے اہل علم واہل کمال کے بیحد قدردان تھے ۔ اسی وجہ

ہر ملک کے بڑے بڑے اہل علم واہل ہنر نامی گرامی علما وفضلا وشعرا اور اولو العزم

صوفیان کرام وسادات عظام جن کے قدوم میمنت لزوم سے آج سرزمین دکن کو

افتخار واعزاز حاصل ہے اس خطۂ دلنشین کو پسند خاطر فرمائے ۔ مگر حیف وہزار حیف کہ

اب فخر البلاد شہر کو فلک کج رفتار نے تاخت وتاراج کردیا نہ وہ سلطنت رہی نہ

وہ علم وکمال ۔ سلطنت کے رخصت کے ساتھ سب باتیں رخصت ہوگئیں ۔ اگرچہ اُن

متقدمین بزرگوں کی یادگار اولاد باقی ہے ۔ مگر اپنے بزرگوں کے علم وکمالات سے عاری ہیں

فلاکت وادبار میں مبتلا ہے عام مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے ہنر سے

خالی ہیں ۔ افلاس وغربت میں گرفتار ہیں ۔ خدا غریق رحمت کرے [illegible] صاحب تہم

[illegible] کو قوم کی اس خوار وخستہ حالت پر اُن کو رحم آیا ۔ انہوں نے سنہ ۱۹۰۱ء میں

انجمن اسلامیہ بیجاپور میں قائم کیا اور اپنی انتہائی کوشش وسعی جمیلہ سے ملک [illegible]

مکانوں کو جو گورنمنٹ کی املاک تھی انجمن کو دلادیا ۔ جس کا سالانہ کرایہ ۶۰۰ سو روپیہ

انجمن کو ملتا ہے ۔ خدا زندہ رکھے مسٹر [illegible] اچی وظیفہ یاب کلکٹر کو کہ سنہ ۱۹۱۳ء میں

انجمن کے سرپرست بنے اور اپنے جیب خاص سے ۱۵۰۰ سو روپیہ انجمن کو عنایت کیے اور

اور دس ہزار روپیہ ریکورڈ فنڈ سے انجمن کو دلائے جس کا سالانہ سود [illegible] سو روپیہ

انجمن کو ملتا ہے ۔ خدا سلامت رکھے نائب [illegible] کو انہوں نے اپنی انتہائی محنت وکوشش [illegible]

۲۳۰۰

یا پیسہ سو روپیہ انجمن امداد دیا ۔ عرض سرکاری حکام کی سرپرستی و

عنایت سے انجمن کی آمدنی کے ذرائع بڑھ گئے اور انجمن اب بھی تقویت ملی ۔

اس آمدنی سے انجمن ان غریب مسلمان طلبا کو مدد کرتی ہے جو اسکول کو انگریزی

سیکھنے کیلئے جاتے ہیں اور جن کے ماں باپ ہیں اسکول کی فیس ادا کرنے کی طاقت

نہیں ہے ۔ چنانچہ اس انجمن کی مدد سے آجتک بہت سے مسلمان طلبا گریجویٹ

ایم ۔ اے ۔ بی ۔ اے ایل ۔ ایل ۔ بی کی ڈگریاں حاصل کئے اب اسوقت

ہر سرکاری محکمہ میں چار پانچ مسلمان ہستیں بڑے بڑے ملازمت جو دیکھائی دیتی ہیں وہ

اسی انجمن کا طفیل ہے ۔ مگر انجمن کی آمدنی انجمن کے اخراجات کیلئے ناکافی ہے ۔

حال ہی میں یعنی ماہ نومبر ۱۹۴۳ میں انجمن نے اپنے انجمن بلڈنگ میں مسلمان طلبا کیلئے

ایک انگلو اردو اسکول کی افتتاح کی ہے جسکی مسلمان طلبا کو سخت ضرورت تھی

اس غرض سے کہ مسلمان طلبا کو زبان اردو کے ذریعہ انگریزی کی تعلیم دیجائے تاکہ

وہ آسانی کیساتھ تحصیل علم کر کے آگے کے مدارج بلا دقت و تکلیف کے آسانی کر سکے

طے کریں ۔ مگر اسکے لئے معقول سرمایہ کی ضرورت ہے ۔ اگر سرمایہ نہ ملے تو بہت جلد

اسکول بند ہوجانیکا اندیشہ ہے ۔ لہذا انجمن اسلام بیجاپور مودبانہ حضور والا کی خدمت میں عرض

کرتی ہے کہ اگر حضور کی نادار طلبا پر خاطر اگر ممکن ہو تو لہذا عطوفت و عنایت فرما کر اس انجمن

کسی رئیس کی توجہ ہمارے انجمن کی طرف منعطف کرادی جائے کہ انجمن کی روانی ہے

انجمن کا مقصد حاصل ہوجاتا ہے

اب ہماری خلوص دل سے یہی دعا ہے کہ پروردگار عالم ہمارے لسان الامت قائد ملت

نواب بہادر یار جنگ بہادر کو صحت و شادمانی کے ساتھ عمر جاودانی عطا فرما۔ اور نواب صاحب

مراتب مدارج ابدال و اقبال میں روز افزوں ترقی عنایت فرما۔ اور نواب صاحب کو صرف

سلطنت آصفیہ کی تنظیم و خدمت کیلئے نہیں بلکہ سارے ہندوستان کے جملہ اسلامیان کی

اصلاح و خدمت و رہنمائی کیلئے قائم فرما۔ اور نواب صاحب کو ... آمین

آمین ثم آمین۔ آمین

ثم آمین — آمین دعا ... [illegible]

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم ... الرحمن الرحیم

۲۵

سپاس نامہ

قدوم میمنت لزوم عالیحضرت امین الفقراء والغرباء جناب نواب بہادر ...

مالقابہ ادام اللہ توفیقہم للخیرات والحسنات -

منجانب :- مہتمم و مدرسین - جامعی طلباء دارالعلوم رفیع الاسلام

بمقام صادقی - پشاور -

عالیجاہ! ہمارے دلوں میں آپ کے قدوم میمنت لزوم کی دیرینہ تمنا تھی -
خدائے عزوجل کا ہزار ہزار شکر ہے کہ حضور نے اچانک "چون مہر دراز
مطلع اقبال برآید" اکناف پشاور خصوصاً خاک پاک دارالعلوم رفیع الاسلام
پشاور کو رشک بستان ارم بنا کر ہماری امیدوں کے پژمردہ اور
مرجھائے ہوئے پھولوں کو سرسبز و شاداب بنادیا -

جناب محترم! آپ کے ان ہوئے مناقب و مکارم کو معائینہ کرکے
ہمارے دلوں میں اس سامیہ امداد و عنایت سے زیادہ از سابق عقیدت
اور اخلاص کے جذبات پیدا ہوگئے -

حضور والا! آپ کی یہ عنایت جو ہمارے غریب اور یتیم طلباء پر حوصلہ
دارالعلوم میں تشریف لاکر فیاضی، قدردانی ہمدردی سے نوازشات ملی کا
ثبوت دیا - ہمارے لئے باعث حوصلہ افزائی اور بلند ہمتی ہوئی -

محب علم و علماء - سرحد میں یہ ایک دینی عربی مدرسہ ہے کہ اپنی بے نظیر
تنظیم و تنسیق کی وجہ سے ایک مقناطیسی جذب و کشش رکھ کے طلاب
مشتاقان کمالات علمی کو اپنی طرف کشاں کشاں لاتا ہے - مگر افسوس
و صد افسوس ہے کہ آج تک اس نے آپ جیسے فیاض، علم دوست، امیر ... نہ
ملنے کی وجہ سے اپنے تشنہ لبان زلال علم و کمال کو مالامال و سیراب نہ کرسکا

فیض رسان محترم! ہماری دلی تمنا ہے کہ آپ اپنی خصوصی توجہات اس طرف مبذول فرما کر وقتاً فوقتاً ہمارے غریب اور بیکس طلباء اور مدرسین کی خبرگیری فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرماتے رہیں۔

جناب والا! ہم سب خدام و کارکنان طلباء دارالعلوم ہذا آپکی اس مہربانی کی کہ آپ نے ہمارے مدرسہ میں تشریف لا کر اپنی بیش بہا دعاؤں سے ممنون فرمایا۔ شکرگزاری سے قاصر ہیں۔ ہم بارگاہ ایزدی سے خواہاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر طویل اور درازی فرما کر ہمیشہ کامیاب و سرفراز رکھے۔ اور حضور صاحب اعلیٰحضرت سلطان العلوم فرمانروائے دکن و برار ادام اللہ اجلالہ اور آپکی اسلامی حکومت مع کل کوردش و توابع المعوانہ دین کے مکارانہ چالوں اور روباہ بازیوں سے مامون و محفوظ فرمائے۔

"این دعا از من و جملہ جہاں آمین باد"

دعا گویان خدام و طلباء و اساتذہ و مدرسین "دارالعلوم رفیع الاسلام"
ہماز ماڑی پشاور
مورخہ ۶ صفر المظفر ۱۳۶۰ھ مطابق
۵ مارچ ۱۹۴۱ء

ہدیہ سپاس

بخدمت گرامی قدر عالی مرتبت رہنمایان ملت اسلامیہ اراکین وفد پاکستان

جعل اللہ سعیکم مشکورا ۔ و ذنبکم مغفورا

بزرگان قوم و پاسبان ملت اسلامیہ! صوبہ سرحد کے غریب بے خبر باشندے آپکی تشریف آوری کا کیا شکریہ بجا لا سکتے ہیں۔ اور اسکی کیا قدر کر سکتے ہیں۔ ع

بدین مژدہ گر جان فشانم رواست

سرزمین بے آئین کے مسلمان قوانین ملی سے بے خبر تھے۔ رہنمایان قوم کی برکات سے باخبر ہو گئے۔ وہ وحدت سے نا آشنا تھے۔ آشنا کر دیئے گئے۔ جب قومی سے ناواقف تھے۔ واقف کر دیئے گئے۔ روحانی اخوت سے روشناس کیا گیا۔ ان کے دلوں میں درد کی تڑپ پیدا کی گئی۔ اور زخم جگر کے لطف سے آگاہ کیا گیا۔ پھر یہی درد دل کا علاج سکھایا۔ زخم جگر کا مرہم بتایا۔ روحانی ملکوں کے طریقے سمجھائے۔ جس سے بے حس دماغوں میں حس پیدا ہو گئی۔ مردہ تمناؤں میں جان پڑ گئی۔ غرضکہ رہنمایان ملت اسلامیہ کے یہ ایسے احسانات ہیں کہ صوبہ سرحد کے غریب مسلمان جنکا شکریہ ادا کر سکیں ممکن ہے ۔۔

چیزے کہ بہ سپاہ ما نہ پشیدہ شاں نیست — چیزے کہ تو دادۂ فدائے تو کنم

اور وہ چیز ملی قربانی کا احساس ہے۔ جو خود آپ نے ہمارے اندر پیدا کیا ہے۔ اسی کیلئے ہم آپ سے شرمندہ ہیں۔ جس کے شکریہ کیلئے لفظ نہیں ہیں۔ اور فقرہ دان کی طرح

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

بزرگان قوم! جس غرض کیلئے اس صوبہ کو آپ نے اپنے قدم میمنت لزوم سے نوازا ہے۔ وہ وہی مرد قائد رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ایسا تخیل ہے۔ جس قائد اعظم نے ملت اسلامیہ کے سامنے پاکستان کے نام سے پیش کیا

جس کے متعلق آپ نے ہمارا عندیہ معلوم کرنا ہے۔ تو ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم
اس پاک مقصد کیلئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ کیونکہ ہم جان چکے
ہیں کہ اسلامیان ہند کی قومی۔ مذہبی اور اقتصادی زندگی باقی رہ سکتی ہے۔
تو اسکی صرف یہی ایک صورت ہے۔

اسلامیان سرحد کو آپ ہر وقت اور ہر لمحہ اس نخل آرزو کی اپنے
خون سے آبیاری کرنے کیلئے تیار پائینگے۔

البتہ یہ امر بہت زیادہ قابل افسوس ہے۔ کہ بعض وجوہ سے ہماری تمنائیں آپ
کے سامنے جھلک رہی ہیں۔ اور خود ہمارے ہی خون کی نہروں سے کانگرس کی
جو ناپاک بنیاد جماعت ہے۔ اسکی فتنہ کی زمین سرسبز ہو رہی ہے۔ اور ہمارے ہی
قلب و جگر کے ٹکڑوں سے اسکے وہ کارخانے چل رہے ہیں۔ جو فقط اسلام
اور مسلمانوں کو فنا کرنے کیلئے بنائے گئے ہیں۔ اور خود ہمارے خون کی
سرخی سے گاندھی جی کی مسلم کش سیاست کا چہرہ چمک رہا ہے۔

تعجب خود علماء کے مذہب اپنی غلطی کے اشتہارات سے ان تحریکات کی پیروی کر
رہے ہیں۔ جو ان ہی کی مذہبی اور قومی روح فنا کر رہی ہیں۔ سب واقف
ہو چکے ہیں۔ تو کوئی تعجب نہیں کہ بعض ناتجربہ کار مسلمان ایک خاص
غلط فہمی کی وجہ سے کسی جو فروشی مذموم فنا کی طاقت کے دام فریب میں آجائیں۔
یہ ممکن ہے کہ علماء کرام اپنی غلطی کے اشتہارات کو نہ چھوڑ سکیں۔ اور
وہ اپنی غلطی کو فرصت میں باز نہ آئیں۔ مگر ہم آپکو یقین دلاتے ہیں۔ کہ
عنقریب وہ وقت آنے والا ہے۔ کہ یہ سرفروش فدوی جانثار سرحدی
مسلمان جو اس وقت نادانستہ ان تمناؤں پر جان دے رہے ہیں۔ جو خود
ہی ان کی قومی اور ملی روح سلب کرنے کیلئے خودکشی کا دھوکے کی صورت
میں پیدا کی گئی ہیں۔ اس دجل فریب سے نکل کر اپنی خونریزی اور
اشتعال سے اسلامی باغ آرزو کو شاداب کر کے چھوڑینگے۔
واللہ المستعان

بزرگانِ ملت! اس وقت آپ ایک ایسے میدان میں کھڑے ہیں۔ جس کی
رنگینیوں میں آپ دیکھے جا رہے ہیں۔ اور جس کا ہر ذرہ آپ کے قدم سعی
کیلئے ایک مستحکم زنجیر ہے۔ مگر جس قائدِ اعظم کے پیچھے آپ جا رہے ہیں۔
آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دستِ نیاز میں اللہ اور رسول کا دامن
ہے۔ اور یقیناً وہ اپنی صداقت، خلوص اور خدا داد قابلیت
سے اپنی ملت کو ان سیاسی پرخار دیوں سے محفوظ نکال لے گا۔
بشرطیکہ قوم نے بے وفائی نہ کی۔

رہنمایانِ قوم! ہم جانتے ہیں کہ جو راستہ آپ نے اختیار
کیا ہے۔ وہ آسان نہیں۔ ہماری آشفتہ حالی قسمتیں مسدود ہیں۔ زمینی
دستگیر و تیر زنجیر پا ہیں۔ قومی غربت گریبان گیر اور بعض ناعاقبت
اندیش برادرانِ ملت کی نوازش منصفانہ مسلسل گردن میں پیکی
جو قوم محمد عربی کے دامن سے وابستہ ہو۔ حیدری عزم کی وارث ہو۔
بلالی سوز کی یادگار ہو۔ حسینی کربلا کی خوگر ہو۔ وہ کبھی بھی
ناکامیاب نہیں ہو سکتی۔

بزرگانِ ملت! صوبہ سرحد کے قریب باشندے خلوص دل سے
آپ کی خدمت میں شکریہ عرض کرتے ہیں۔ اور یقین کرتے ہیں کہ آپ
کی ان انتھک سعی جمیلہ سے ہماری نیک تمناؤں میں روح پیدا ہوگی
خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ اور آپ اپنی قومی مساعی میں کامیاب ہوں

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

ہم ہیں آپ کے عقیدت مند ممبران مجلس منتظمہ سنی مسلم لیگ پشاور

سیاسی

سپاسنامہ

بخدمت عالیجناب نواب بہادر یار جنگ بہادر
(منجانب انجمن اتحاد المسلمین (محبوب نگر)

محمد ائے ملت۔

۱۔ منجانب مسلمانان ضلع محبوب نگر بحیثیت نمائندہ مجلس اتحاد المسلمین نہایت مسرت وافتخار کے ساتھ بیش از بیش قیمتی خدمات کا اعتراف کرتی ہے کہ جو آپ نے ملت بیضا اور مملکت آصفیہ کیلئے انجام دی ہیں۔

۲۔ گزشتہ چند سالوں میں ملت اسلامیہ اور سلطنت آصفیہ کی جو متعدد و متنوع خدمات آپ نے انجام دی ہیں ان سے آپ کے بے پناہ جذبہ خدمت گزاری ملت و وطن کا پتہ چلنے کے علاوہ اس امر کی شاندار توقع قائم ہوتی ہے کہ مستقبل میں بھی ملک مالک اور ملت اسلامیہ کے آپ سچے سپاہی ثابت ہوں گے۔

۳۔ دکن آپ کے ان بے لوث خدمات کو ہرگز فراموش نہیں کرسکتا جو نظم جمعیت کی حیثیت اربکے علاوہ فوج بیقاعدہ کی تنظیم کشتی نشان (۵۳) مدار المہام خانگی کی تائید یعنی حکومت آصفیہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی امداد و تعاون میں انجام دی گئی ہیں //۔ نیز بحیثیت رکن مجلس وضع قوانین قانون سازی کے سلسلہ میں علی العموم اور ازدواج کنیی کے سلسلہ میں علی الخصوص انجام دی گئی ہیں۔

۴۔ آپکی شاندار قومی و تعلیمی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں جن کی وجہ سے ملک میں بیداری کی ایک عام فضاء پیدا ہوگئی ہے اس سلسلہ میں ملک کے سب سے بڑے غیر سرکاری تعلیمی ادارہ "مکتبہ ابراہیمیہ" کی سرپرستی کے علاوہ انجمن ترقی تعلیم محبوب نگر کے سالانہ جلسہ کی صدارت اور پر مغز تقاریر بھی یاد آتی ہیں۔ آپ کی عظیم الشان قومی و تعلیمی خدمات دراصل اس امر کا روشن ثبوت ہیں کہ سچا مسلمان حقیقی معنوں میں سچا خادم قوم و وطن بھی ہے۔

۵۔ بہ حیثیت مسلمان کے ہم آپ کی مذہبی و ملی خدمات کے احسان سے ہرگز سبکدوش نہیں ہوسکتے۔ محافل میلاد کی رونق آپ سے ہے انجمن افاقنہ میں آپ کے وجود سے زندگی پیدا ہوگئی ہے جس کے متعلق ہم یقین دلاتے ہیں کہ سارا ملک آپ کے ساتھ ہے آپ ہی نے تعلیم القران کا غلغلہ بلند کرکے ہم کو اپنا بھولا ہوا سبق یاد دلایا۔ کسی کی شادی کے خلاف قانون کے ذریعہ مذہب میں مداخلت کی جب کوشش کی گئی تبھی تو حرمت اسلام کے لئے آپ کو بے چین اور ساعی پایا اور مسلمانوں کی نا اتفاقی اور پھوٹ کے منظم افواہ کے خلاف مجاہدین حق کا جو مقدمہ محترم گروہ (مرکزی مجلس اتحاد المسلمین) صف آرا ہے اس میں بھی آپ کو پیش پیش پایا۔ جس

بخدمت عالیجناب نواب بہادر یار جنگ بہادر

(منجانب انجمن اتحاد المسلمین (محبوب نگر)

فدائے ملت۔

۱۔ منجانب مسلمانان ضلع محبوب نگر بحیثیت نمائندہ مجلس اتحاد المسلمین نہایت مسرت وافتخار کے ساتھ پبلک طور پر ان قیمتی خدمات کا اعتراف کرتی ہے کہ جو آپ نے ملت بیضا اور مملکت آصفیہ کیلئے انجام دی ہیں۔

۲۔ گزشتہ چند سالوں میں ملت اسلامیہ اور سلطنت آصفیہ کی جو متعدد و متنوع خدمات آپ نے انجام دی ہیں ان سے آپ کے بے پناہ جذبہ خدمت گزاری ملت و وطن کا پتہ چلنے کے علاوہ اس امر کی شاندار توقع قائم ہوتی ہے کہ مستقبل میں بھی ملک، مالک اور ملت اسلامیہ کے آپ سچے سپاہی ثابت ہوں گے۔

۳۔ دکن آپ کے ان بے لوث خدمات کو ہرگز فراموش نہیں کرسکتا جو نظم جمعیت کی جمعداری کے علاوہ فوج بے قاعدہ کی تنظیم گشتی نشان (۵۳) مدارس خانگی کی تائید یعنی حکومت آصفیہ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کی امداد وتعاون میں انجام دی گئی ہیں // نیز بحیثیت رکن مجلس وضع قوانین قانون سازی کے سلسلہ میں علی العموم اور ازدواج کنی کے سلسلہ میں علی الخصوص انجام دی گئی ہیں۔

۴۔ آپکی شاندار قومی و تعلیمی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں جن کی وجہ سے ملک میں بیداری کی ایک عام فضاء پیدا ہوگئی ہے اس سلسلہ میں ملک کے سب سے بڑے غیر سرکاری تعلیمی ادارہ "مکتبہ ابراہیمیہ" کی سرپرستی کے علاوہ انجمن ترقی تعلیم محبوب نگر کے سالانہ جلسہ کی صدارت اور پرمغز تقاریر بھی یاد آتی ہیں۔ آپ کی عظیم الشان قومی و تعلیمی خدمات دراصل اس امر کا روشن ثبوت ہیں کہ سچا مسلمان حقیقی معنوں میں سچا خادم قوم و وطن بھی ہے۔

۵۔ بہ حیثیت مسلمان کے ہم آپ کی مذہبی و ملی خدمات کے احسان سے ہرگز سبکدوش نہیں ہوسکتے۔ محافل میلاد کی رونق آپ سے ہے انجمن افاغنہ میں آپ کے وجود سے زندگی پیدا ہوگئی ہے جس کے متعلق ہم یقین دلاتے ہیں کہ سارا ملک آپ کے ساتھ ہے آپ ہی نے تعلیم القرآن کا غلغلہ بلند کرکے ہم کو اپنا بھولا ہوا سبق یاد دلایا۔ کسی کی شادی کے خلاف قانون کے ذریعہ مذہب میں مداخلت کی جب کوشش کی گئی تبھی تو حرمت اسلام کے لئے آپ کو بے چین اور ساعی پایا اور مسلمانوں کی نااتفاقی اور بہبودی کے منظم افواج کے خلاف مجاہدین حق کا جو مقدس و محترم گروہ (مرکزی مجلس اتحاد المسلمین) صف آرا ہے اس میں بھی آپ کو پیش پیش پایا۔ جس کے وسیع اور گہرے اثرات کا ادنی کرشمہ یہ انجمن بھی ہے۔

۶۔ فدائے ملت آپکی سرکاری یا ملکی۔ قومی اور مذہبی خدمات کا یہ دھندلا سا خاکہ ہے ورنہ اسکے حقیقی اندازے اور شمار کے لئے غالب کی ہمنوائی میں کہنا پڑتا ہے۔

ورق تمام ہوا اور مئے باقی ہے
سفینہ چاہئے اس سحر-بیکران کیلئے

رب العزت کی درگاہ میں عاجزانہ
اعلی احساسات و جذبات
آپ سلطنت آصفیہ اور
اور ملک و ملت کی نازک   کرسکیں آمین ۔

----

۵ ۔ امرداد سنہ ۱۳۴۲ ف
صبح دکن

سپاس نامہ

محترم قائد ملت!

تاریخ نے بار ہا ایسی مثالیں پیش کی ہیں جہاں بیخوف عمل اور جرأت و بیباکی نے انسان کو معراج ترقی پر پہونچایا ہے۔ حضرت نے ملت کی فلاح اور قوم کی بہبودی کے لئے جو عظیم قربانیاں دیں وہ جرأت و بیباکی کی عدیم النظیر مثال ہے۔ ہم روز کی زندگی میں تجربہ کرتے ہیں کہ اپنے مفاد کی خاطر اپنی ترقی مدارج کیلئے انسان ملت کے نقصان کو گوارا کر لیتا ہے۔ اور صرف اپنی بقا و دنیوی ترقی کا خیال اس کو بزدل و ڈرپوک بنا کر پیش کرتا ہے۔ یہ بزدلی ظاہر میں غور و فکر سنجیدگی و بردباری کا پردہ رکھتی ہے مگر پردہ دری کے بعد اس کے راز فاش ہو جاتے ہیں۔ محترم قائد ملت آپ کے ظاہر و باطن کو ہم نے بار بار ٹٹولا ہے اور آپکی جرأت و بیخوفی کو ہم نے شہریار دکن سے والہانہ وابستگی کیساتھ دیکھا ہے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

ہم آپ کی تقلید و تتبع میں بیخوف و خطر بے حزن و ملال زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں اور خدا کرے کہ ہم سوا خدا کے کسی اور سے نہ ڈریں اور خداوند عالم آپکے جادۂ عمل پر استقلال کے ساتھ آپ کو گامزن رکھے

پیشکردۂ زین العابدین صدر مجلس اتحاد المسلمین قصبۂ توپران ضلع میٹرچل
ضلع اطراف بلدہ صرفخاص مبارک

۲۷- رجب ۶۱ھ

سپاس نامۂ خیر مقدم

(منجانب مسلمانان کوہاٹ بوساطت مسلم لیگ ضلع کوہاٹ)

بخدمت اقدس عالیجناب نواب بہادر یار جنگ صاحب بالقابہ و جناب قاضی محمد عیسیٰ صاحب بیرسٹر مسلم لیگ بلوچستان و حضرت مولانا الحاج قبلہ عبد الحامد صاحب قادری البدایونی و جناب محترم مولانا محمد کرم علی صاحب ملیح آبادی، ارکان پاکستان وفد متع اللہ المسلمین بطول حیاتہم محترم رہنمایان ملت! ایک پاکیزہ مقصد کو پیش نہاد خاطر بنا کر آپ نے سرحد آنے کی جو زحمت گوارا فرمائی ہے اسکے لئے ہم مسلمانان کوہاٹ آپ کے بے انتہا ممنون احسان ہیں۔ اور صمیمیت قلب کے ساتھ آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

آپ کا اپنے دور افتادہ سرحدی بھائیوں سے ملنے کیلئے دور دراز کی مسافت طے کرکے آنا اس بات کی کھلی ہوئی نشانی ہے کہ آپ ہمیں بھی ملت اسلامیہ کا ایک اہم عنصر سمجھتے ہیں۔ کانگرس نے ہمارا تعلق "مسلم ہندوستان" سے قطع کرنے کی جو ناپاک کوشش کی تھی۔ آپ کی تشریف آوری نے یقیناً اس پر پانی پھیر دیا ہے۔

بزرگان محترم! وہ پاکیزہ مقصد جسکی تبلیغ کیلئے آپ سرحد تشریف لائے ہیں، اپنی اہمیت کے لحاظ سے اتنا شاندار ہے کہ لامحالہ آج ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ ہماری قومی کشتی ایک خوفناک بھنور سے نکل کر ساحل مراد کیطرف چل پڑی ہے۔ آج پہلی مرتبہ ہم یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ہماری ملی سیاسیات میں ایک انقلاب عظیم آچکا ہے۔ اور بعض ناعاقبت اندیش لیڈروں کی گم کردہ راہی کے باعث ہم سالہا سال تک بے تعینی مقصد و بے یقین راہی کے جس عذاب میں گرفتار تھے، اس سے ہمیں نجات مل گئی ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اگر جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس کروڑ ہندی نام لیواؤں کیلئے پاکستان ایسا جامع و مستقل نصب العین متعین نہ کر دیا جاتا۔ تو اس بات کا قوی احتمال تھا کہ اغیار اپنی شاطرانہ چالوں سے مسلمانوں کی ملی ہستی کو فنا کے گھاٹ اتارنے میں ضرور کامیاب ہو جاتے۔

واجب الاحترام زعمائے ملت! کانگرس نے اپنے اڑھائی سالہ عہد حکومت میں بکرات و مرات اپنے عمل سے اس حقیقت کا اعلان کیا کہ وہ نہ مسلمانوں کی جداگانہ ہستی تسلیم کرتی ہے اور نہ اسے مسلمانوں کے مخصوص نظریۂ زندگی، کلچر اور تمدن کا اعتراف ہے۔ بہ الفاظ صحیح جو ادھر کانگرس ہندوستان میں ہندو راج کی داغ بیل ڈال رہی تھی۔ ادھر یکایک غیرت الہی کا دریا جوش میں آیا اور بمبئی کے ایک دبلے پتلے انسان مسٹر محمد علی جناح مدظلہ العالی کو مسلمانوں کی رہنمائی و قیادت کا منصب سونپ دیا گیا جس نے اپنی خداداد فراست اور شہرۂ آفاق سیاسی بصیرت سے کانگرسی سازش کا تار و پود بکھیر دیا۔

جلیل القدر ارکان وفد! یہ آپ ایسے مخلص و ایثار پیشہ زعمائے ملت بیضۂ ہندیہ کی شبانہ روز مساعی کا کرشمہ ہے کہ آج ہماری دیرینہ آرزوئیں بارگاہ صمدیت پناہ میں شرف قبول حاصل کر رہی ہیں۔ آج علامہ جمال الدین افغانی اور علامہ اقبال رحمہا اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ ارواح مسلمانان ہند کو "کانہم بنیان مرصوص" دیکھ کر یقیناً خوش ہونگی۔ اللہ جل شانہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج ان ہر دو مفکرین عظام کے دل نشین خواب شرمندۂ تعبیر ہو رہے ہیں۔

گرامی قدر بزرگو! مسلم لیگ کی نشاۃ ثانیہ نے اگرچہ اغیار کے ہوش و حواس گم کر دئے تھے۔ لیکن ان کا یہ اعتراض وزن دار تھا کہ "مسلم لیگ کا کوئی معین مقصد نہیں"۔ ہمارے لئے یہ امر موجب صد ہزار طمانیت ہے کہ بالآخر مسلم لیگ نے اپنے اجلاس لاہور منعقدہ ۱۹۴۰ء میں ایک مستقل مقصد معین کر دیا۔ اب کسی کو یہ کہنے کی قطعاً جرأت نہیں ہو سکتی کہ ہندوستان میں بسنے والے دس کروڑ پرستاران رب کعبہ کا کوئی مقصد زندگی نہیں ہے۔ مسلم لیگ نے قائد اعظم کی زیر قیادت مسلمانان ہند کا صاف اور سلجھا ہوا مقصد زندگی معین کر دیا ہے۔ جو بقول حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ "ایسا دستور حکومت ہے جو خلافت الہیہ کے ربانی اصول پر قائم ہے۔"

[illegible]

محترم رہنمایان ملت! ایک پاکیزہ مقصد کو پیش نہاد خاطر بنا کر آپ نے سرحد آنے کی جو زحمت گوارا فرمائی ہے اسکے لئے ہم مسلمانان کوہاٹ آپ کے بے انتہا ممنون احسان ہیں۔ اور صمیمیت قلب کے ساتھ آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

آپ کا اپنے دور افتادہ سرحدی بھائیوں سے ملنے کے لئے دور دراز کی مسافت طے کر کے آنا اس بات کی کھلی ہوئی نشانی ہے کہ آپ ہمیں بھی ملت اسلامیہ کا ایک اہم عنصر سمجھتے ہیں۔ کانگرس نے ہمارا تعلق "مسلم ہندوستان" سے قطع کرنے کی جو ناپاک کوشش کی تھی۔ آپ کی تشریف آوری نے یقیناً اس پر پانی پھیر دیا ہے۔

بزرگان محترم! وہ پاکیزہ مقصد جس کی تبلیغ کیلئے آپ سرحد تشریف لائے ہیں اپنی اہمیت کے لحاظ سے اتنا شاندار ہے کہ لامحالہ آج ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ ہماری قومی کشتی ایک خوفناک بھنور سے نکل کر ساحل مراد کیطرف چل پڑی ہے۔ آج پہلی مرتبہ ہم یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ہماری ملی سیاسیات میں ایک انقلاب عظیم آ چکا ہے۔ اور بعض ناعاقبت اندیش لیڈروں کی گم کردہ راہی کے باعث ہم سالہا سال تک بے تعیینی مقصد و بے تعیین راہی کے جس عذاب میں گرفتار تھے اس سے ہمیں نجات مل گئی ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اگر جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس کروڑ ہندی نام لیواؤں کیلئے پاکستان ایسا جامع و مستقل نصب العین متعین نہ کر دیا جاتا۔ تو اس بات کا قوی احتمال تھا کہ اغیار اپنی شاطرانہ چالوں سے مسلمانوں کی ملی ہستی کو فنا کے گھاٹ اتارنے میں ضرور کامیاب ہو جاتے۔

واجب الاحترام زعمائے ملت! کانگرس نے اپنے اڑھائی سالہ عہد حکومت میں بکرات و مرات اپنے عمل سے اس حقیقت کا اعلان کیا کہ وہ نہ مسلمانوں کی جداگانہ ہستی تسلیم کرتی ہے اور نہ ہی مسلمانوں کے مخصوص نظریۂ زندگی، کلچر اور تمدن کا اعتراف۔ بہ الفاظ صحیح تر ادھر کانگرس ہندوستان میں ہندو راج کی داغ بیل ڈال رہی تھی۔ ادھر یکا یک غیرت الہی کا دریا جوش میں آیا اور بمبئی کے ایک دبلے پتلے انسان مسٹر محمد علی جناح مدظلہ العالی کو مسلمانوں کی رہنمائی و قیادت کا منصب سونپ دیا گیا جس نے اپنی خداداد فراست اور شہرۂ آفاق سیاسی بصیرت سے کانگرسی سازش کا تار و پود بکھیر دیا۔

جلیل القدر ارکان وفد! یہ آپ ایسے مخلص و ایثار پیشہ زعمائے ملت جمیعہ ہندیہ کی شبانہ روز مساعی کا کرشمہ ہے کہ آج ہماری دیرینہ آرزوئیں بارگاہ صمدیت پناہ میں شرف قبول حاصل کر رہی ہیں۔ آج علامہ جمال الدین افغانی و علامہ اقبال رحمہا اللہ تعالے کی پاکیزہ ارواح مسلمانان ہند کو "کاہم بنیان مرصوص" دیکھ کر یقیناً خوش ہونگی۔ اللہ جل شانہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج ان ہردو مفکرین عظام کے دل نشین خواب بہ درخشی تعبیر ہو رہے ہیں۔

گرامی قدر بزرگو! مسلم لیگ کی نشاۃ ثانیہ نے اگرچہ اغیار کے ہوش و حواس گم کر دئے تھے۔ لیکن ان کا یہ اعتراض وزن دار تھا کہ مسلم لیگ کا کوئی معین مقصد نہیں۔" ہمارے لئے یہ امر موجب صد ہزار طمانیت ہے کہ بالآخر مسلم لیگ نے اپنے اجلاس لاہور منعقدہ ۱۹۴۰ء میں ایک مستقل مقصد معین کر دیا۔ اب کسی کو یہ کہنے کی قطعاً جرأت نہیں ہو سکتی کہ ہندوستان میں بسنے والے دس کروڑ پرستاران رب کعبہ کا کوئی مقصد زندگی نہیں ہے۔ مسلم لیگ نے قائداعظم کی زیر قیادت مسلمانان ہند کا صاف اور سلجھا ہوا مقصد زندگی معین کر دیا ہے۔ جو بقول حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ "ایسا دستور حکومت ہے جو خلافت الٰہیہ کے ربانی اصول پر قائم ہے۔"

معزز و معتمد رہنماؤ! ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اس حکومت الٰہیہ کے قیام کیلئے سرحد کا ایک ایک مسلمان اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کیلئے آمادہ و تیار ہے۔ اور اب سرحد کے غیور مسلمانوں نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ پاکستان کے قیام کیلئے ہر اس پروگرام پر عمل کرنے سے دریغ نہ کرینگے جو مسلم لیگ ان کے لئے مرتب کرے گی۔ آخر میں ہم ایک بار پھر آپ تمام حضرات کی تشریف آوری کو کوہاٹ پر آپکی عنایت سمجھتے ہوئے دلی خیر مقدم کا ہدیہ پیش کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تبارک و تعالی آپ کو اپنے مبارک ارادوں میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔

ہم ہیں مسلمانان کوہاٹ (وساطت) مسلم لیگ ضلع کوہاٹ

المرقوم ۲ ماہ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ م ۱۸ ماہ دسمبر ۱۹۴۳ء
بیجاپور دکن

دام اقبالہ وافضالہ

صدر اتحاد المسلمین حیدر آباد دکن

لسان الامت قاید ملت عالیجناب نواب بہادر یار جنگ بہادر

بعالی خدمت مطلع انوار علمیت مخزن انوار قابلیت قدوۂ علمائے متبحرین و زبدۂ فضلائے متاخرین

خدا کو سجود و نبی پر درود ۔

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتیبان ۔ چہ باک از موج بحر آن را کہ باشد نوح کشتیبان

ہم ممبران انجمن اسلامیہ بیجاپور حضور والا کی خدمت فیضدرجت میں یہ سپاسنامہ پیش کرنیکا فخر حاصل کرتے ہیں۔ اسکے بعد حضور والا کی اس عنایت و کرم فرمائی تلطف و زحمت فرمائی کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ حضور والا ہماری ناچیز عرضداشت و استدعا کو درجہ اجابت عطا فرما کر اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرزمین بیجاپور کو رونق اور ہم کو افتخار بخشا۔ ہم جانتے ہیں کہ حضور والا کی ذات اُن اوصاف و محامد کا بحر ذخار ہے ۔ اور اُن صفات و محاسن کا دریائے بے کنار ہے جو ایک اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کے پیشوا و ہادی و رہبر و مصلح قوم میں ہونا چاہئے یعنی تبحر علمی و خدا ترسی دینی پابندی زہد و اتقا جود و سخا لطف و عطا شیریں دلی و پختہ مزاجی خوش خلقی و قومی ہمدردی بے لوثی و راست گفتاری فصیح اللسانی و بلیغ البیانی سیف زبانی اعجاز بیانی یہ جمیع اوصاف حضور والا کی ذات بابرکات میں کامل مجتمع ہیں۔ یہ وہ خوبیاں ہیں جو اکتساب علم و صحبت ارباب فضل سے حاصل نہیں ہوتے۔ یہ محض عطیہ الٰہی ہیں

این سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بہ لحاظ اوصاف متذکرۂ بالا اگر ہم حضور والا کو اس زمانہ کے مسیح دوران و سحبان زمان کہیں تو بالکل بجا و زیبا ہے

اے آنکہ کلامت ز حقایق بخبر — وز کلک تو اسرار دقائق ظاہر
ز الفاظ تو انوار معانی روشن — وز خط تو نامہ فضائل فاخر

اور یہی صفات ہے بدولت حضور والا نے ریاست نظام کے مسلمانوں کو نہیں بلکہ سارے ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگایا اور انکو اپنے اکابر اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کے لئے تیار فرمایا اور اپنی کھوئی ہوئی عزت و برتری کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے مستعد و آمادہ کیا ۔ اسی زحمت فکر عرق ریزی و جاں فشانی و بہترین و نمایاں خدمات قوم و اسلام کے باعث اجماع امت کے جانب سے حضور والا کو معزز و ممتاز ترین القاب و خطابات لسان الامت و قاید ملت ملے ۔

زمین و آسمان تا برقرار است — بدنیا نام نیکو یادگار است

سالہا سال سے ہماری یہ تمنا تھی کہ حضور والا کے [illegible] و پند سودمند سے ہم مستفید و مستفیض ہوں اور ہماری قوم سے ضلالت و زنگ آلود دلوں کی صیقل اور ہماری قوم میں اتفاق اور محبت کی ازدیاد حضور والا کے کلام معجز نظام سے ہو جائے

بجناب خدمت مطلع انوار علمیت و مخزن انوار قابلیت قدوۂ علمائے متبحرین و زبدۂ فضلائے متاخرین

خدا کو سجود و نبی پر درود۔

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتیبان - چہ باک از موج بحر آن را کہ باشد نوح کشتیبان

ہم ممبران انجمن اسلام بیجاپور حضور والا کی خدمت فیضدرجت میں یہ سپاسنامہ پیش کر نیکا فخر حاصل کرتے ہیں۔ اسکے بعد حضور والا کی اس عنایت و کرم فرمائی و لطف و زحمت فرمائی کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ حضور والا ہماری ناچیز عرضداشت و استدعا کو درجہ اجابت عطا فرما کر اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرزمین بیجاپور کو رونق افروز ہو کر شرف بخشا۔

ہم جانتے ہیں کہ حضور والا کی ذات آن اوصاف و محامد کا بحر ذخار ہے - اور آن صفات و محاسن کا دریائے بے کنار ہے جو ایک اعلے سے اعلے درجہ کے پیشوا و ہادی و رہبر و مصلح قوم میں ہونا چاہئے یعنے تبحر علمی و خدا ترسی دینی پابندی زہد و اتقا، جود و سخا لطف و عطا شیریں دلی و پختہ مزاجی خوش خلقی و قومی ہمدردی بے لوثی و راست گفتاری فصیح اللسانی و بلیغ البیانی سیف زبانی اعجاز بیانی یہ جمیع اوصاف حضور والا کی ذات بابرکات میں کمل مجتمع ہیں۔ یہ وہ خوبیاں ہیں جو اکتساب علم و صحبت ارباب فضل سے حاصل نہیں ہوتے۔ یہ محض عطیہ الہی ہیں

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بہ لحاظ اوصاف متذکرۂ بالا کے ہم حضور والا کو اس زمانہ کے مسیح دوران و سحبان زمان کہیں تو بالکل بجا و زیبا ہے

اے آنکہ کلامت ز حقایق مخبر وز کلک تو اسرار دقائق ظاہر

ز الفاظ تو انوار معانی روشن وز خط تو نامہ فضائل فاخر

اور یہی صفات ہے کہ بدولت حضور والا نے ریاست نظام کے مسلمانوں کو نہیں بلکہ سارے ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگایا اور انکو اپنے اکابر اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کے لئے تیار فرمایا اور اپنی کھوئی ہوئی عزت و برتری کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے مستعد و آمادہ کیا - اسی زحمت فکر و عرق ریزی و جانفشانی و بہترین و نمایاں خدمات قوم و اسلام کے باعث اجماع امت کے جانب سے حضور والا کو معزز و ممتاز ترین القاب خطابات لسان الامت و قاید ملت ملے -

زمین و آسمان تا برقرار است بدنیا نام نیکو یادگار است

سالہا سال سے ہماری یہ تمنا تھی کہ حضور والا کے [illegible] و پند سود مند سے ہم مستفید و مستفیض ہوں اور ہماری قوم کے ضلالت و زنگ آلود دلوں کی صیقل اور ہماری قوم میں اتفاق اور محبت کی ازالہ حضور والا کے کلام معجز نظام سے پیدا ہو جائے امید قوی ہے کہ اب ہماری مراد پوری ہوگی -

حضور والا جانتے ہیں کہ بیجاپور ایک تاریخی شہر ہونے سے قطع نظر دو سو سال تک سلاطین عادل شاہیہ کا دار الخلافہ رہا ہے اس زمانہ میں شہر بیجاپور کی اٹھارہ لاکھ کی آبادی تھی اور اسقدر آراستہ و پیراستہ تھا کہ عروس البلاد کہلاتا تھا - افسوس صد افسوس

سو اس وقت اُجڑا دیار رہگیا ہے۔ باوجود اس کے سلاطین عادلشاہیہ کی عظمت و سطوت شوکت و شان ان کے سر بفلک قصور و ایوان و عمارات سے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ زمانہ نہایت امن و امان کا زمانہ تھا۔ رعایا خوش حال فارغ البال تھی۔ گھر گھر علم و ہنر کا چرچا تھا۔ ہر ایک کو اپنے وصف و کمال پر ناز تھا۔ سب کو راحت و اطمنان نصیب تھا۔ چنانچہ اس زمانہ کی تصویر ملا نورالدین ظہوری کا جو غازی ابراہیم عادلشاہ ثانی خلد آشیانی کے مصاحب اور دربار کے ملک الشعراء تھے اپنے سہ نثر ظہوری میں اسطرح کھینچی ہے۔

گر اکسیر سرور سرشور سازند زخاک پاک بیجاپور سازند

درحقیقت وہ زمانہ بڑے فیض و برکت کا زمانہ تھا بادشاہ بھی بڑے نیک دل و دریا دل عادل رعایا پرور اور کرم گستر تھے اہل علم و اہل کمال کے بیحد قدردان تھے۔ اسی وجہ سے ہر ملک کے بڑے بڑے اہل علم و اہل ہنر نامی گرامی علما و فضلا و شعرا اور اولو العزم مشایخان کرام و سادات عظام جن کے قدوم میمنت لزوم سے آج سرزمین دکن افتخار و اعزاز حاصل ہے۔ اس خطہ دلنشین کو پسند خاطر فرمایا۔ مگر حیف صد ہزار حیف کہ ایسے فخر البلاد شہر کو فلک کج رفتار نے تاخت و تاراج کر دیا۔ نہ وہ سلطنت رہی نہ وہ علم و کمال۔ سلطنت کے رخصت کے ساتھ سب باتیں رخصت ہو گئیں۔ گو چند آن متقدمین بزرگوار کی یادگار اولاد باقی ہے مگر اپنے بزرگوں کے علم و کمالات سے عاری ہے فلاکت و ادبار میں مبتلا ہے۔ عام مسلمانوں کی یہی حالت ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے پیشہ و ہنر سے خالی ہیں افلاس و نحوست میں گرفتار ہیں۔ خدا غریق رحمت کرے العری صاحب مہتمم تعمیرات کو قوم کی اس خوار و خستہ حالت پر ان کو رحم آیا۔ انہوں نے ۱۹۰۱ء میں انجمن اسلام بیجاپور میں قایم کیا اور اپنی انتہائی کوشش و مساعی جمیلہ سے ملک صندل کے کئی دوکانوں کو جو گورنمنٹ کی املاک تھی انجمن کو دلایا جس کا سالانہ کرایہ ۶۰۰ سو روپیہ انجمن کو ملتا ہے۔ خدا زندہ رکھے مسٹر کا براجی ولیم پاپ کلکٹر کو کہ ۱۹۱۳ء میں انجمن کے سرپرست بنے اور اپنے جیب خاص سے ۱۵۰۰ سو روپیہ کا عطیہ انجمن کو عنایت کئے ہیں اور دس ہزار روپیہ اکڈنڈ سے انجمن کو دلائے جس کا سالانہ سود ڈھائی سو روپیہ انجمن کو ملتا ہے۔ خدا سلامت رکھے جناب محمد عمر صاحب کو انہوں نے اپنی انتہائی محنت و زحمت کوشش و فکر سے انجمن اسلام بلڈنگ تیار کیا جسکے سالانہ کرایہ کی آمدنی ۵۵۰ روپیہ ہے خدا شاد و خرم رکھے مسٹر ڈیوس کلکٹر کو کہ وہ انجمن کے صدر تھے اکیس سو روپیہ انجمن کو مرحمت فرمایا۔ غرض سرکاری حکام کی سرپرستی و عنایت سے انجمن کے آمدنی کے ذرایع بڑھگئے اور انجمن کو بڑی تقویت ملی۔ اسی آمدنی سے انجمن اُن غریب مسلمان طلبا کو مدد کرتی ہے جو ہائی سکول کو انگریزی سیکھنے کیلئے جاتے ہیں اور جنکے ماں باپ میں ہائی سکول کے فیس ادا کرنیکی طاقت نہیں ہے۔ چنانچہ اسی انجمن کی مدد سے آجتک بہت سے مسلمان طلبا گریجویٹ ہوئے۔ ایم اے ہوئے ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کئے اب اسوقت سرکاری محکموں میں چار پانچ مسلمان عہدوں پر برسر ملازمت جو دکھائی دیتے ہیں اسی انجمن کا طفیل ہے۔ مگر انجمن کی یہ آمدنی انجمن کے اخراجات کیلئے ناکافی ہے۔ حال ہی میں یعنی ماہ نومبر ۱۹۲۳ء میں انجمن نے اپنی انجمن بلڈنگ میں مسلمان طلبا کیلئے ایک اینگلو اردو اسکول کا افتتاح کیا ہے جسکی مسلمان طلبا کو سخت ضرورت تھی اس غرض سے کہ مسلمان طلبا کو زبان اردو کے ذریعہ انگریزی کی تعلیم دیجائے تاکہ وہ آسانی کیساتھ تحصیل علم کر کے آگے کے مدارج بلا دقت و تکلیف کے آسانی کیساتھ طے کریں۔ مگر اس کیلئے معقول سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اگر سرمایہ نہ ملے تو بہت جلد یہ اینگلو اردو اسکول بند ہو جانیکا اندیشہ ہے۔ لہذا انجمن اسلام بیجاپور مودبانہ حضور والا کی خدمت میں یہ عرض کرتی ہے کہ اگر حضور کی ناگوار خاطر نہو اگر ممکن ہو تو از راہ الطاف عنایت سرکاری و قومی نوازش کسی رقمیں کی توجہ ہماری انجمن کی طرف منعطف کرادی جائے بس کافی و وافی ہے انجمن کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

اب ہماری خلوص دل سے یہ دعا ہے کہ پروردگار عالم ہمارے لسان الامت قاید ملت نواب بہادر یار جنگ بہادر کو [illegible]

[illegible]

... صاحب ... نے اپنے ... ظہوری میں اسطرح کھینچی ہے۔

گر اکسیر سرور سکور سازند ز خاک پاک بیجاپور سازند

درحقیقت وہ زمانہ بڑے فیض و برکت کا زمانہ تھا بادشاہ بھی بڑے نیک دل و دریا دل تھے و عادل رعایا پرور دگر گستر تھے اہل علم و اہل کمال کے بیحد قدر دان تھے۔ اسی وجہ سے ہر ملک کے بڑے بڑے اہل علم و اہل ہنر نامی گرامی علما و فضلا و شعرا اور اولو العزم مشایخان کرام و سادات عظام جن کے قدوم میمنت لزوم سے آج سرزمین دکن افتخار و اعزاز حاصل ہے۔ اس خطہ دلنشین کو پسند خاطر فرمایا۔ مگر حیف صد ہزار حیف کہ ایسے فخر البلاد شہر کو فلک کج رفتار نے تاخت و تاراج کر دیا۔ نہ وہ سلطنت رہی نہ وہ علم و کمال۔ سلطنت کے رخصت کے ساتھ سب باتیں رخصت ہو گئیں۔ اگر چیکہ ان متقدمین بزرگوار کی یادگار اولاد باقی ہے مگر اپنے بزرگوں کے علم و کمالات سے عاری ہے فلاکت و ادبار میں مبتلا ہے عام مسلمانوں کی یہی حالت ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے پیشہ و ہنر سے خالی ہیں افلاس و نحوست میں گرفتار ہیں۔ خدا غریق رحمت کرے سعدی صاحب مہتمم تعمیرات کو قوم کی اس خوار و خستہ حالت پر ان کو رحم آیا۔ انہوں نے ۱۹۱۰ء میں انجمن اسلام بیجاپور میں قایم کیا اور اپنی انتہائی کوشش و مساعی جمیلہ سے ملک صندل کے کی ... کو جو گورنمنٹ کی املاک تھی انجمن کو دلایا جس کا سالانہ کرایہ ۶۰۰ سو روپیہ انجمن کو ملتا ہے۔ خدا زندہ رکھے مسٹر کا براجی ... کلکٹر کو کہ ۱۹۱۳ء میں انجمن کے سرپرست بنے اور اپنے جیب خاص سے ۱۵۰۰ سو روپیہ کا عطیہ انجمن کو عنایت کئے ہیں اور دس ہزار روپیہ لوکل فنڈ سے انجمن کو دلائے جس کا سالانہ سود ڈھائی سو روپیہ انجمن کو ملتا ہے۔ خدا سلامت رکھے جناب محمد عمر صاحب کو انہوں نے اپنی انتہائی محنت و زحمت کوشش ذاتی سے انجمن اسلام بلڈنگ تیار کیا جس کے سالانہ کرایہ کی آمدنی ۵۵۰ روپیہ ہے خدا شاد و خرم رکھے مسٹر ڈیوس کلکٹر کو کہ وہ انجمن کے صدر تھے بائیس سو روپیہ انجمن کو مرحمت فرمایا۔ غرض سرکاری حکام کی سرپرستی و عنایت سے انجمن کے آمدنی کے ذرائع بڑھ گئے اور انجمن کو بڑی تقویت ملی۔
اس آمدنی سے انجمن ان غریب مسلمان طلبا کو مدد کرتی ہے جو ہائی سکول کو انگریزی سیکھنے کیلئے جاتے ہیں اور جنکے ماں باپ میں ہائی سکول کے فیس ادا کرنیکی طاقت نہیں ہے۔ چنانچہ اس انجمن کی مدد سے آجتک بہت سے مسلمان طلبا گریجویٹ ہوئے۔ ایم اے ہوئے۔ ایل ایل بی ڈگری یاں حاصل کئے اب اسوقت ہر سرکاری محکمہ میں چار پانچ مسلمان حضور تین بر سر ملازمت جو دکھائی دیتے ہیں اسی انجمن کا طفیل ہے۔ مگر انجمن کی یہ آمدنی انجمن کے اخراجات کیلئے ناکافی ہے۔ حال ہی میں یعنی ماہ نومبر ۱۹۲۳ء میں انجمن نے اپنے انجمن بلڈنگ میں مسلمان طلبا کیلئے ایک اینگلو اردو اسکول کا افتتاح کیا ہے جسکی مسلمان طلبا کو سخت ضرورت تھی اس غرض سے کہ مسلمان طلبا کو زبان اردو کے ذریعہ انگریزی کی تعلیم دیجائے تاکہ وہ آسانی کیساتھ تحصیل علم کرکے آئندہ کے مدارج بلا دقت و تکلیف کے آسانی کیساتھ طے کریں۔ مگر اس سکول کیلئے معقول سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اگر سرمایہ نہ ملے تو بہت جلد یہ اینگلو اردو اسکول جاری ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ لہذا انجمن اسلام بیجاپور و دبانہ حضور والا کی خدمت میں یہ عرض کرتی ہے کہ اگر حضور والا کو ناگوار خاطر نہ ہو اگر ممکن ہو تو از راہ الطاف و عنایت فیاضی و قومی نوازش کی ذرا سی توجہ ہماری انجمن کی طرف منعطف کرادی جائے بس کافی و وافی ہے انجمن کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔
اب ہماری خلوص دل سے یہ دعا ہے کہ پروردگار عالم ہمارے لسان الامت تاج ملت نواب بہادر یار جنگ بہادر کو عمر دراز کیساتھ عمر صد و سی عطا فرمائے اور نواب ممدوح کے مراتب و مدارج اجلال و اقبال میں روز افزوں ترقی عنایت فرمائے اور نواب ممدوح کو ملت اسلامیہ کی تنظیم و حفاظت کیلئے نہیں بلکہ سارے ہندوستان کے جملہ اسلامیان کی رہنمائی اصلاح و حفاظت کیلئے ملت پر قائم فرمائے اور نواب ممدوح کو علی الدوام تراپنی لطف میں رکھے آمین ثم آمین۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد
سید محمد حسینی المعروف سید محی الدین صاحب سجادہ نشین درگاہ ...

...

سپاسنامہ

بخدمت فیضدرجت عالیجناب حضرت قائدملت دام اقبالہ

احتراماً گذارش ہے کہ آپ کی تشریف آوری ہم مسلم خواتین راجگور کیلئے باعث صد ہزار عزت و مسرت ہوئی ہے۔

رب قدیر نے اپنے حبیب آقائے دوجہاں سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری امت کے لئے اسکی اصلاح و رہبری کی خاطر جیسا کہ ہر کونے میں وقتاً فوقتاً تیرہ سو سال سے آج تک ایک ایک فدائے قوم کیلئے آپ کا انتخاب کر کے اپنی سنت قدیم کے موافق احسان عظیم فرمایا ہے

قائد ملت! خدمت قوم کیلئے آپ نے جس طرز زندگی کیساتھ ایثار و قربانی کا ثبوت دیا ہے کوئی فرد بشر اس کے اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا ایسی محنت اور کٹھی منزل میں خاص خاص ہیبولوں کے بھی پائے ثبات کو لغزش ہوئی یہ بشریت کا تقاضہ ہے۔ لیکن آپکے عزم راسخ نے قدم استقلال کو جنبش نہ ہونے دیا چنانچہ اسی مسلسل خدمات قوم و ملت کے راستہ میں جو بھی روڑے آپکو ہمیشہ لاحق ہوا کرتے تھے آپ نے اپنے جذبۂ ایثار و قدم استقلال سے انہیں روند ڈالا اور ہمیشہ کیلئے اپنے راستے کو بالکل پاک صاف بنالیا ہے یعنی دنیاوی جاہ و جلال، شان و شوکت کے سامان سے جو انسانی قویٰ کو اپنی طرف مائل و مصروف کرتی ہیں کنارہ کشی اختیار کرلی۔ ایسے پاکباز اور جاہد ملت کی آمد پر مسلمانان راجگور کے گھر میں آج عید منائی جارہی ہے۔

فخر الملت۔ آپ کو یہ سن کر بڑی مسرت ہوگی کہ یہاں طبقۂ نسواں کی بیداری کی وجہ سے مجلس خواتین اتحاد المسلمین کی تشکیل عمل میں آئی ہے۔ مجلس کی یہ خوش بختی ہوگی کہ آپکی سرپرستی میں ہم اُن غیر شرعی رسم و رواج اور اوہام پرستی کے انسداد کی طرف اپنا قدم اٹھائیں۔ اور از سر نو ان پاکیزہ اسلامی اصولوں کو رائج کرے جسکی وجہ طبقۂ نسواں کی ہر خاتون ایک باوقعت منزل پر کھڑے ہو کر مسلم مردوں سے اپنے حقوق منوائیں۔ مجاہد ملت۔ مرد اپنی دولت کو جائز طریقہ پر خرچ کرنے اور صحیح تقسیم کرنے کے بجائے شادی و بیاہ کے موقعوں پر محض اپنی شہرت کی خاطر پانی کی طرح بہا رہے ہیں ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ آپ اپنی قوم کا جائزہ لیجئے۔ اور اُن فضولیات کے انسداد کے لئے مناسب اور فوری انتظام فرمائے۔

ظفر الملت! ہم اس سپاسنامہ کو ختم کرنے سے پہلے آپکو یقین کامل دلاتے ہیں کہ ہم اپنے شوہروں اور بھائیوں کا اُنکے نیک اقدام میں ...

رب قدیر نے اپنے حبیب آقائے دوجہاں سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی
پیاری امت کے لئے اسکی اصلاح و رہبری کی خاطر دنیا کے ہر کونے میں وقتاً فوقتاً تیرہ سو سال سے آج تک ایک ایک
فدائے قوم کیلئے آپ کا انتخاب کرکے اپنی سنت قدیم کے موافق احسان عظیم دیا ہے

قائد ملت! خدمت قوم کیلئے آپ نے جس طرز زندگی کیساتھ ایثار و قربانی کا ثبوت دیا ہے کوئی فرد بشر اسکے
اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا ایسی کٹھن اور کڑی منزل میں خاص خاص ہستیوں کے بھی پائے ثبات کو لغزش ہوئی یہ بشریت
کا تقاضہ ہے۔ لیکن آپکے عزم راسخ نے قدم استقلال کو جنبش نہ ہونے دیا چنانچہ اسی مسلسل خدمات قوم و ملت کے
راستہ میں جو بھی روڑے آپکو ہمیشہ لاحق ہوا کرتے تھے آپ نے اپنے جذبۂ ایثار و قدم استقلال سے انہیں روند ڈالا
اور ہمیشہ کیلئے اپنے راستے کو بالکل پاک و صاف بنالیا ہے یعنی دنیاوی جاہ و جلال۔ شان و شوکت کے سامان سے جو انسانی
قویٰ کو اپنی طرف مائل و مصروف کرلیتی ہیں کنارہ کشی اختیار کرلی۔ ایسے پاکباز اور جاں نثار ملت کی آمد پر مسلمانان راجگیر کے
ہر گھر میں آج عید منائی جارہی ہے۔

فخر الملت۔ آپ کو یہ سنکر بڑی مسرت ہوگی کہ یہاں طبقۂ نسواں کی بیداری کی وجہ سے مجلس خواتین اتحاد المسلمین
کی تشکیل عمل میں آئی ہے۔ مجلس کی یہ خوش بختی ہوگی کہ آپکی سرپرستی میں ہم ان غیر شرعی رسم و رواج و اوہام پرستی کے انسداد
کی طرف اپنا قدم اٹھائیں۔ اور از سر نو ان پاکیزہ اسلامی اصولوں کو رائج کرکے جسکی وجہ طبقۂ نسواں کی ہر خاتون
ایک باوقعت منزل پر کھڑے ہوکر مسلم مردوں سے اپنے حقوق منوائیں۔ مجاہد ملت۔ مرد اپنی دولت کو جائز طریقہ
پر خرچ کرنے اور صحیح تقسیم کرنے کے بجائے شادی و بیاہ کے موقعوں پر محض اپنی شہرت کی خاطر پانی کی طرح بہاتے
ہیں ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ آپ اپنی قوم کا جائزہ لیجئے۔ اور ان فضولیات کے انسداد کے لئے مناسب
اور فوری انتظام فرمائیے۔

ظہور الملت! ہم اس سپاسنامہ کو ختم کرنے سے پہلے آپکو یقین کامل دلاتے ہیں کہ ہم اپنے شوہروں
اور بھائیوں کا انکے نیک اقدام میں پورا پورا ساتھ دینگے اور اپنی ہونہار اولاد کو ایسی تعلیم و تربیت دے رہے
ہیں کہ وہ اپنے مذہبی و قومی جذبات سے لبریز دل کیساتھ آپکے اشارہ پر اپنی جانیں قربان کرنے کیلئے ہر وقت بخوشی آمادہ
و تیار رہینگے فقط

گذارندہ

سپاس نامہ

بعالی خدمت جناب معلی القاب نواب بہادر یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن بالقابہ

اعلیحضرت!

ہم مسلمانان اٹارسی عموماً واراکین انجمن خصوصاً انتہائی خلوص و مسرت کے ساتھ آنجناب کا خیر مقدم کرتے ہیں اور آپ نے اپنی تشریف آوری سے اس قومی ادارہ کو جو شرف بخشا ہے اس کے لئے ہدیۂ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں۔

جناب والا!

آپ کا یہ ناقابل فراموش احسان ہمارے اعتراف سے مستغنی ہے۔ چونکہ محسن کے احسان کا اقرار و اعلان احسانمندوں کا ایک خوشگوار فرض ہوتا ہے اس بنا پر ہم آپ کی ملی و ملکی خدمات، سادگی و دریا دلی نیز آپ کی رواداری و جوش عمل کو اکابر سلف کی یادگار سمجھ کر اپنی جذباتی تہنیت و تشکر کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کی ملک وملت میں ہر دلعزیزی اور مقبولیت گذشتہ انتخاب کی درخشاں کامیابی سے عیاں ہے آپ کی مہتم بالشان زندگی اور آپ کا یہ اخلاص ہمارے قلوب کو ہمیشہ مسخر اور خوش قسمتی کو پر افتخار رکھیگا۔

ہماری انجمن جسکو آج آپ کی خوش آمدید اور مہمان نوازی کا شرف حاصل ہے اور جو مسلمانان اٹارسی کی حقیقی تعبیر بصورت تعلیم دینی و دنیوی پیش کر رہا ہے اور یہی ہمارے گذشتہ ۱۰ سالہ بیش بہا ایثار اور قومی جد و جہد کی صحیح و سالم روایات پر مشتمل ہے۔ ابتداً اس کی حیثیت ایک مکتب کی تھی جو بفضلہ تعالیٰ ۱۹۳۶ء میں پرائمری مدرسہ کے درجات میں منتقل ہو گیا اور الحمد للہ کہ آج وہ محکمۂ تعلیمات سے منظور شدہ مڈل اسکول ہو کر اپنی پوری کامیابی اور امتیازی حیثیت سے اپنے عمل پر گامزن ہے جس میں ۲۷۰ طلبا و طالبات زیر تعلیم ہیں اور اس کی ایک خاص نوعیت کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ عمارت کے اخراجات کا تخمینہ ۱۲ ہزار روپیہ کیا گیا ہے۔ احساس ملی اور جذبات حقیقی کی بنا پر بصد سعی ابھی تک ۸ ہزار روپیہ سے عمارت کا کچھ حصہ تعمیر ہو سکا ہے۔ بقیہ عمارت پر حسرت و تمنا نگاہوں سے دست اعانت غیب کو تک رہی ہے

مدرسہ کے تعلیمی اخراجات ماہانہ اوسطاً ۲۲۵ روپیہ ہیں۔ جنمیں سے گورنمنٹ گرانٹ مبلغ ۱۳ روپیہ ۱۱ آنہ ماہوار حاصل ہوتا ہے اور مبلغ ۵۰ روپیہ ماہانہ مقامی میونسپل کمیٹی نے بطور گرانٹ دینے کا وعدہ کیا ہے علاوہ ازیں تمام اخراجات غریب مسلمانان اٹارسی بمشکل تمام برداشت کرتے ہیں، جو چندوں صدقوں اور فطروں کی وصولی پر مشتمل ہے۔

والا مرتبت! اس قومی ادارہ نے ابھی تک طلبہ کی علمی ترقی اور اخلاقی نشو و نما میں جو کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں وہ کسی تفصیل و تشریح کے محتاج نہیں تاہم اتنا عرض کر دینا خارج از مبحث نہ ہوگا کہ اس کو صوبۂ متوسط کے دیگر تعلیمی اداروں میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ جس کا بین ثبوت محکمۂ تعلیمات کے بالا افسران و حاملان علم و حکمت کا اظہار خیال ہے۔ امید ہی نہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ اگر بزرگان سلف کی دعا و قوم کی شفقت و سخاوت شامل حال رہی تو انشاء اللہ مستقبل قریب میں اس ادارہ کی عمارت مکمل ہو جائیگی اور قومی مفاد کا قابل رشک مخرج بنے گی۔ اور انشاء اللہ علمی ترقی کے ساتھ ہی ساتھ عملی ترقی کا بھی دور دورہ شروع ہو جائے گا۔

آخر میں ہم اراکین انجمن و مسلمانان اٹارسی آپ کی اس عزت افزائی اور تکلیف فرمائی کا بصمیم قلب شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدائے بزرگ و برتر آپ جیسی پرخلوص اور مخیر ہستی کو تا دیر

... انتہائی خلوص و مسرت کے ساتھ آنجناب کا خیر مقدم کرتے ہیں اور آپ نے اپنی تشریف آوری سے اس قومی ادارہ کو جو شرف بخشا ہے اس کے لئے ہدیۂ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں۔

جناب والا!

آپ کا یہ ناقابل فراموش احسان ہمارے اعتراف سے مستغنی ہے۔ چونکہ محسن کے احسان کا اقرار و اعلان احسانمندوں کا ایک خوشگوار فرض ہوتا ہے اس بنا پر ہم آپ کی ملکی و ملی خدمات، سادگی و دریا دلی نیز آپ کی رواداری و جوش عمل کو اکابر سلف کی یادگار سمجھ کر اپنی جذباتی تہنیت و تشکر کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کی ملک وملت میں ہر دلعزیزی اور مقبولیت گذشتہ انتخاب کی درخشاں کامیابی سے عیاں ہے آپ کی مہتم بالشان زندگی اور آپ کا یہ اخلاص ہمارے قلوب کو ہمیشہ مسخر اور خوش قسمتی کو بیر افتخار رکھیگا۔

ہماری انجمن جسکو آج آپ کی خوش آمدید اور مہمان نوازی کا شرف حاصل ہے اور جو مسلمانان ٹاٹا رسی کی حقیقی تعبیر بصورت تعلیم دینی و دنیوی پیش کر رہا ہے اور یہی ہمارے گذشتہ ۱۰ سالہ بیش بہا ایثار اور قومی جد و جہد کی صحیح و سالم روایات پر مشتمل ہے۔ ابتداً اس کی حیثیت ایک مکتب کی تھی جو بفضلہ تعالیٰ ۱۹۲۶ء میں پرائمری مدرسے کے درجات میں منتقل ہو گیا اور الحمد للہ کہ آج وہ محکمۂ تعلیمات سے منظور شدہ مڈل اسکول ہو کر اپنی پوری کامیابی اور امتیازی حیثیت سے راہ عمل پر گامزن ہے جس میں ۲۷۰ طلبا و طالبات زیر تعلیم ہیں اور اس کی ایک خاص نوعیت کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ عمارت کے اخراجات کا تخمینہ ۲۰ ہزار روپیہ کیا گیا ہے۔ احساس ملی اور جذبات حقیقی کی بنا پر بصد سعی ابھی تک ۱۰ ہزار روپیہ سے عمارت کا کچھ حصہ تعمیر ہو سکا ہے۔ بقیہ عمارت پر حسرت و تجسسانہ نگاہوں سے دست اعانت غیب کو تک رہی ہے

مدرسہ کے تعلیمی اخراجات ماہانہ اوسطاً ۲۲۵ روپیہ ہیں۔ جنمیں سے گورنمنٹ گرانٹ مبلغ ۳۱ روپیہ ۱ آنہ ماہوار حاصل ہوتا ہے اور مبلغ ۵۰ روپیہ ماہانہ مقامی میونسپل کمیٹی نے بطور گرانٹ دینے کا وعدہ کیا ہے علاوہ ازیں تمام اخراجات غریب مسلمانان ٹاٹا رسی بمشکل تمام برداشت کرتے ہیں۔ جو چندوں صدقوں اور فطروں کی وصول پر منحصر ہے۔

والا مرتبت! اس قومی ادارہ نے ابھی تک طلبہ کی علمی ترقی اور اخلاقی نشو و نما میں جو کار ہائے نمایاں انجام دئے ہیں وہ کسی تفصیل و تشریح کے محتاج نہیں، تاہم اتنا عرض کر دینا خارج از مبحث نہ ہو گا کہ اس کو صوبۂ متوسط کے دیگر تعلیمی اداروں میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ جس کا بین ثبوت محکمۂ تعلیمات کے بالا افسران و حاملان علم و حکمت کا اظہار خیال ہے۔ امید ہی نہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ اگر بزرگان سلف کی دعا و قوم کی شفقت و سخاوت شامل حال رہی تو انشاء اللہ مستقبل قریب میں اس ادارہ کی عمارت مکمل ہو جائیگی اور قومی مفاد کا قابل رشک مخزن بنے گی۔ اور انشاء اللہ علمی ترقی کے ساتھ ہی ساتھ عملی ترقی کا بھی دور دورہ شروع ہو جائے گا۔

آخر میں ہم اراکین انجمن اور مسلمانان ٹاٹا رسی آپ کی اس عزت افزائی اور تکلیف فرمائی کا بصمیم قلب شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدائے بزرگ و برتر آپ جیسی پُر خلوص اور مخیر ہستی کو تا دیر فلاح و بہبود قوم و ملت کی خاطر سلامت رکھے۔ آمین یا الہ العالمین۔

آپ کے عقیدتمند اور سپاس گزار

اراکین انجمن "نور الاسلام" ٹاٹا رسی

۹ر دسمبر ۱۹۳۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام زندہ باد — اسلام زندہ باد

ہدیہ عقیدت بخدمت معزز اراکین پاکستان وفد سرحد

قائدین عظام! آج ہم اپنی خوبیٔ قسمت پر کتنے ہی نازاں ہوں کم ہے کہ ہم کو سلطان الکلام نواب بہادر یار جنگ بہادر قاضی محمد عیسٰے صاحب رئیس مسلم لیگ بلوچستان - حضرت مولانا مولوی عبدالحامد صاحب بدایونی - اور مولانا مولوی کرم علی صاحب ملیح آبادی جیسے گراں مایہ فرزندان توحید کو خوش آمدید کہنے کا موقع میسر ہوا ہے - ہم سمجھتے ہیں کہ آج کا دن ہمارے ضلع کی تواریخ میں ایک یادگار دن شمار کیا جاوے گا - نہ صرف اس لئے کہ آج اسے قابل صد احترام عظمائے قوم نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا ہے - بلکہ اس لئے بھی کہ وہ معزز مہمان ہم کو ایک ایسا پیغام دینے کیلئے تشریف لائے ہیں - جو بھٹکے ہوئے مسلم کو سوئے حرم لیجانے کا پیغام ہے - جو خوگر شہر کو وسعت صحرا عطا کرنے کی نوید ہے - جو شرمندۂ ساحل بندی ملت اسلامیہ کو بیکرانی بخشنے کا نوشتہ ہے - اور اس لئے بھی کہ اس سرزمین کا ذرہ ذرہ اس پیغام حیات افروز کو سن کر اسے حرز جان بنالینے پر آمادہ ہے -

معزز اراکین وفد! اس لئے اس جگہ بے جا نہ ہوگا کہ ہم آپ کی خدمت میں کچھ اپنے متعلق بھی گوش گزار کریں - ہمارا ضلع اقتصادی اور سیاسی اعتبار سے ایک پسماندہ خطہ ہے - غربت و افلاس ہمارے حصہ میں وافر آچکی ہے - لیکن پھر بھی ہم کو اس بات پہ فخر ہے کہ وہ ہمارا ہی ضلع تھا جس کی سرزمین پہ ہندوستان میں آخری حق وباطل کی جنگ لڑی گئی تھی اور اس کا ذرہ ذرہ اب بھی شہدائے کرام اور غازیان اسلام کی یادگار ہے - یہی وہ خطہ ہے - جسے سلطان المجاہدین سید احمد صاحب بریلوی کی آرامگاہ ہونے کا فخر حاصل ہے - یہی وہ سرزمین ہے جسکو جنرل غازی بخت خاں اور ان کے مجاہد ہمراہیوں کی آخری سجدہ گاہ ہونے کا افتخار بخشا گیا - اور پھر یہی وہ ضلع ہے - جس نے صوبہ سرحد میں سامری اژدھا کے "بجلی" کے طلسم کو پاش پاش کردیا اور پے بہ پے تین ضمنی انتخابوں میں کانگرس کو شکست دی - یہ سب باتیں ہمارے لئے باعث صد فخر ومباہات ہیں اور معزز قائدین یہ ہے ہمارا سرمایۂ افتخار اور متاع ناز جسکو ہم آپ کے حضور میں پیش کرسکتے ہیں

یہی ہے ساقی متاع فقیر کہ جس سے فقیری میں ہوں میں امیر

واجب الاحترام بزرگان قوم! ہمیں اعتراف ہے کہ ہمارے ضلع میں مسلم لیگ کی تنظیم ویسی نہیں جو ہونی چاہئے تھی - اس کا باعث ہماری اپنی کوتاہی کے علاوہ ہم میں جعفران وصادقان ملت کی موجودگی - اور ان کے مقابلہ پر ہماری جماعتی زندگی کی بے بسی بھی ہے - لیکن ہم امید کرتے ہیں - کہ آج آپ سے پیغام حق سننے کے بعد ہمارے چمن کا ذرہ ذرہ شہید جستجو بن جائیگا - اور آپ ضمیر لالہ میں چراغ آرزو کو روشن کرنے میں کامیاب ہونگے - اور اس زمانہ کے جعفر وصادق ھباً منثورًا ہو جائینگے -

نامہ بران پروانہ آزادی! ہم آپ کے واسطہ سے آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ اور اس کے واجب صد احترام صدر وقائد ملت اسلامیہ مسٹر محمد علی جناح کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ پاکستان کے حصول کیلئے ہم اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہا دینے کو تیار رہیں اور اس دن کا نہایت ہی بے چینی سے انتظار کرتے ہیں جب کہ آن کی طرف سے ملت اسلامیہ ہند کے کاروان کو پھر سوئے منزل جادہ پیما ہونے [illegible]

قاضی محمد عیسٰے صاحب رئیس مسلم لیگ بلوچستان - حضرت مولانا مولوی عبدالحامد صاحب بدایونی - اور مولانا مولوی کرم علی صاحب ملیح آبادی جیسے گراں مایہ فرزندان توحید کو خوش آمدید کہنے کا موقع میسر ہوا ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آج کا دن ہمارے ضلع کی تواریخ میں ایک یادگار دن شمار کیا جاوے گا - نہ صرف اس لئے کہ آج اسے قابل صد احترام عظمائے قوم نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا ہے - بلکہ اس لئے بھی کہ وہ معزز مہمان ہم کو ایک ایسا پیغام دینے کیلئے تشریف لائے ہیں جو بھٹکے ہوئے مسلم کو سوئے حرم لیجانے کا پیغام ہے ۔ جو خوگر شہر کو وسعت صحرا عطا کرنے کی نوید ہے - جو شرمندۂ ساحل ہندی ملت اسلامیہ کو بیکرانی بخشنے کا نوشتہ ہے - اور اس لئے بھی کہ اس سرزمین کا ذرہ ذرہ اس پیغام حیات افروز کو سن کر اسے حرز جان بنالینے پر آمادہ ہے ۔

معزز اراکین وفد! اس لئے اس جگہ بے جا نہ ہوگا کہ ہم آپ کی خدمت میں کچھ اپنے متعلق بھی گوش گذار کریں - ہمارا ضلع اقتصادی اور سیاسی اعتبار سے ایک پسماندہ خطہ ہے - غربت و افلاس ہمارے حصہ میں وافر آچکی ہے - لیکن پھر بھی ہم کو اس بات پہ فخر ہے کہ وہ ہمارا ہی ضلع تھا جس کی سرزمین پہ ہندوستان میں آخری حق و باطل کی جنگ لڑی گئی تھی اور اس کا ذرہ ذرہ اب بھی شہدائے کرام اور غازیان اسلام کی یادگار ہے - یہی وہ خطہ ہے - جسے سلطان المجاہدین سید احمد صاحب بریلوی کی آرامگاہ ہونے کا فخر حاصل ہے - یہی وہ سرزمین ہے جسکو جنرل غازی بخت خاں اور ان کے مجاہد ہمراہیوں کی آخری سجدہ گاہ ہونے کا افتخار بخشا گیا - اور پھر یہی وہ ضلع ہے - جس نے صوبہ سرحد میں سامری دارِ دھا کے "عجل" کے طلسم کو پاش پاش کر دیا - اور پے بہ پے تین ضمنی انتخابوں میں کانگرس کو شکست دی - یہ سب باتیں ہمارے لئے باعث صد فخر و مباہات ہیں اور معزز قائدین یہ ہے ہمارا سرمایۂ افتخار اور متاع ناز جسکو ہم آپ کے حضور میں پیش کر سکتے ہیں

یہی ہے ساقی متاع فقیر کہ جس سے فقیری میں ہوں میں امیر

واجب الاحترام بزرگان قوم! ہمیں اعتراف ہے کہ ہمارے ضلع میں مسلم لیگ کی تنظیم ویسی نہیں جو ہونی چاہئے تھی - اس کا باعث ہماری اپنی کوتاہی کے علاوہ ہم میں جعفران و صادقان ملت کی موجودگی اور ان کے مقابلہ پر ہماری جماعتی زندگی کی بے بسی بھی ہے ۔ لیکن ہم امید کرتے ہیں - کہ آج آپ سے پیغام حق سننے کے بعد ہمارے چمن کا ذرہ ذرہ شہید جستجو بن جائیگا اور آپ ضمیر لالہ میں چراغ آرزو کو روشن کرنے میں کامیاب ہونگے - اور اس زمانہ کے جعفر و صادق ھبا منثورا ہو جائینگے ۔

ہمہ بران پروانہ آزادی! ہم آپ کے واسطہ سے آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ اور اس کے واجب صد احترام صدر و قائد ملت اسلامیہ مسٹر محمد علی جناح کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ پاکستان کے حصول کیلئے ہم اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہا دینے کو تیار رہیں اور اس دن کا نہایت ہی بے چینی سے انتظار کرتے ہیں جب کہ آپ کی طرف سے ملت اسلامیہ ہند کے کاروان کو چہرہ ہوئے منزل جادہ پیما ہونے کا حکم ملے - اور اس بات کا بھی کہ آپ ہمیں ہر اس پروگرام پہ جو مسلم لیگ کی طرف سے مسلمانوں کو سربلندی سرافرازی غلبہ و تمکن فی الارض کے حصول کیلئے بنایا جائے - بصدق دل و جان عمل کرتے پائیں گے - ہم آپ کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور خدائے قدوس سے دست بدعا ہیں کہ وہ ہم کو ہمارے ارادوں میں ثابت قدم رکھے اور ہمارے امور کو ہمارے لئے آسان کر دے - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

پاکستان زندہ باد مسلم لیگ زندہ باد ہم ہیں آپ کے ممبران :- ممبران ہزارہ مسلم لیگ

سپاس نامہ

منجانب

سیرت کمیٹی جے پور

بہ بارگاہ حضور راہ جناب مستطاب نواب بہادر یار جنگ مدظلہ صدر اتحاد المسلمین (حیدرآباد)

و اسٹیٹ مسلم لیگ (ہندوستان)

ہم خادمان سیرت کمیٹی جیپور اپنے محسن کی آمد پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور اپنی خوش قسمتی میں اس نظر تاثر کو بھی سمجھتے ہیں۔ جسکو شعور حریت و حیات کی تخلیق و ارتقا کا مرادف کہنا بیجا نہ ہوگا۔

ہمارے رہنما! ریاستی مسلمانوں کی ابتری و انتشار اس حد تک پہنچ چکا ہے جو نا قابل بیان ہے جبر و استبداد نے انہیں اس طرح پیسا ہے کہ مستقبل قریب میں بظاہر انکا منظم ہونا آپ جیسے ہی کمانڈر کا رہین ہو سکتا ہے اور بس! یہیں یاس کی ڈھارس بندھی جاتی ہے کہ آپ جیسی محترم ہستی نے اپنے عزم صمیم سے اس مہم کو سر کرنیکا حتمی عہد کر لیا ہے۔ تسکین ہمیں پیغام مسرت سنا رہی ہے کہ وہ وقت دور نہیں جبکہ ریاستی مسلمان بھی اپنے برٹش انڈیا کے مسلمانوں کی طرح کم از کم زندگی کی جدوجہد میں عملی حصہ لیں اور اسلام کا شاندار نصب العین سامنے رکھ کر سرگرم عمل ہوں۔

ہمارے رہبر! - یہ امر کسقدر افسوسناک ہے کہ مسلمانان جے پور اپنے اختلافات کے باعث خود کو بھلائے جا رہے ہیں۔ جے پور کی دنیا میں خود غرضی و نفاق نے اپنے پنجے ایسے مضبوط جما لئے ہیں، کہ اس سے نجات بے رہنمائی اور توفیق خداوندی ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں اب تک کوئی سیاسی جماعت موجود نہیں۔ جے پور میں اسوقت صرف سیرت کیٹی ہی ایسی ہے جسنے اپنی امکانی سعی و تردد مسلمانوں کی تنظیم میں صرف کیا رضاکاران سیرت کمیٹی کے متعلق کچھ کہنا خود ستائی ہے یہی وہ اولو العزم اسلام کے سپاہی ہیں جنہوں نے اپنی جانیں خطروں میں ڈال کر مسلمانوں کی رہنمائی اور حفاظت کی۔

آخر میں ہم دست بدعا ہیں کہ خدا آپکو ہمارے سروں پر اپنی قومی رہنمائی کیساتھ سرگرم عمل رکھے۔ آمین

محمد عبد القیوم خاطق

جنرل سکرٹری سیرت کمیٹی جے پور ۲۱-فروری ۱۹۴۱ء

سپاسنامہ بخدمت اقدس عالی جناب اشیر دکن قائد ملت نواب مولوی الحاج بہادر یار جنگ بہادر صدر آل انڈیا اسٹیٹس مسلم لیگ

مقدم قائد ملت! آجکا دن ہم مسلمانانِ نندیال کیلئے عموماً اور ادارہ مسلم لیگ کیلئے خصوصاً بے انتہا ابتہاج و سرور کے حصول کا دن ہے جس میں ہم اپنی جانب سے آنجناب کی خدمتِ مقدس میں سپاس نامہ پیش کرنے کا افتخار حاصل کر رہے ہیں - آجکا دن ہمارے حق میں روزِ عید سے کم نہیں

... بہادر! ہماری نگاہیں اپنے روبرو آپ جیسے ایک دل کے قوی بہادر کو دیکھتی جا رہی ہیں تو ساتھ ہی ساتھ ہماری کیف اسلامی دلوں میں بہادری کی لہریں بھی موجیں مارتی جا رہی ہیں گویا آجکے دن کا ہر لمحہ ہمارے لئے اسلامی بہادری کا سبق سکھا رہا ہے -

... قائد ملت! دنیا جہاں میں ہر جگہ دیکھا جا رہا ہے کہ ہر متمول دولتمند ہستی رات دن کے چوبیس گھنٹے بھی اپنی انواع و اقسام کی عیش پرستیوں میں مستغرق رہ کر اپنی ہم جنس انسانی غریب ہستیوں کو بھول بیٹھتی بلکہ ٹھوکریں مارتی رہتی ہے -

لیکن آپکی متجسس نگاہیں ہر ایک بیکس کے درد بھرے دلکو بالغرض مداوا ہر وقت ڈھونڈھتی رہتی ہیں

اللہ اکبر! امیرونکے زمرے میں پیدا ہو کر غریبوں کے ٹولے میں اپنی زندگی بسر کرنا یہ اعلیٰ شان بس ہم آپ ہی کی ذات عدیم المثال میں دیکھ رہے ہیں -

... انجمن اتحاد المسلمین کے ذریعہ مذہبی قومی معاشرتی تمدنی علمی ادبی اخلاقی کارہائے نمایاں جو مسلمانانِ دکن میں ملاحظہ بطور مشہور ہیں واللہ یقیناً ان میں آپکے بلند ارادے اور آپکی عالی ہمتی کا بہت بڑا دخل ہے -

ہمیشہ یہ شعر آپکے مدنظر رہتا ہے ہمت بلند دار کہ پیش خدا و خلق ۞ باشد بہ قدر ہمت تو اعتبار تو ۞

محترم! جسوقت ۱۳۵۰ھ کے سالانہ اتحاد المسلمین کے جلسہ میں قومی خدمت کرنے کیلئے رضا کارانہ حیثیت سے ہم اراکینِ مسلم لیگ معہ مسلم نیشنل گارڈس بلدہ حاضر ہوئے تھے اوسوقت جلسہ گاہ میں آپکا حسنِ انتظام ایسا دیکھا جو کہیں اس سے پہلے نہ دیکھا تھا - اور آپکے ارشادات عالیہ سے خوب ہی مستفیض ہوئے تھے جسکی تعریف کرنے سے ہم بے زبان قاصر ہیں -

عالی جاہ! اوسوقت ہم نے جو کچھ حاصل کیا وہ کم تھے کیونکہ ہم مسافرانہ حیثیت سے دو دو بڑے ہوئے تھے آج اسوقت ہماری قسمت کا ستارہ چمک گیا کہ ہمارے دلوں کو روشن کرنے کیلئے اور ہمارے مردہ جسموں میں جوشیلی روح بھرنے کیلئے خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آنجناب کو یہاں بھیجدیا اور ہم نے ایک نعمت غیر مترقبہ گھر بیٹھے حاصل کی -

... اسلامی بہادر! اسٹیٹس مسلم لیگ کی صدارت کے ذریعہ اور جماعتِ خاکساراں کی سالاری کے ذریعہ جو اسلامی اعلیٰ خدمت آپ نے انجام دی وہ اخبار بین طبقہ پر پوشیدہ نہیں ہے غرض ہندوستان بھر میں کیا دکن اور کیا بیرون دکن ہر جگہ آپ کا بے بہا فیض کسی نہ کسی رنگ میں جاری ہے - خداوند تعالیٰ آپکی عمر میں برکت عطا دے "ما از تو بر خوریم و تو از عمر بر خوری"

محترم! اب ہم آخری ایک بات عرض کر کے اپنا سپاس نامہ ختم کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نندیال ظاہر میں صوبہ مدراس کا ایک معمولی تعلقہ ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ حیدرآباد کا ایک بچہ ہے - لہذا آپکی نظر رحمت اور آپکا دستِ شفقت ہر وقت

[illegible] آجکا دن ہم مسلمانانِ [illegible] کیلئے عموماً اور [illegible]

جس میں ہم اپنی جانب سے آنجناب کی خدمتِ مقدس میں سپاس نامہ پیش کرنے کا افتخار حاصل کر رہے ہیں - آجکا دن ہمارے حق میں روزِ عید سے کم نہیں

[illegible] بہادر ! ہماری نگاہیں اپنے روبرو آپ جیسے ایک دل کے قوی بہادر کو دیکھتی جارہی ہیں تو ساتھ ہی ساتھ ہماری نحیف اسلامی رگوں میں بہادری کی لہریں بھی موجیں مارتی جارہی ہیں گویا آجکے دن کا ہر لمحہ ہمارے لئے اسلامی بہادری کا سبق سکھا رہا ہے -

[illegible] ! دنیا جہان میں ہر جگہ دیکھا جارہا ہے کہ ہر متمول و دولتمند ہستی رات دن کے چوبیس گھنٹے بھی اپنی انواع و اقسام کی عیش پرستیوں میں مستغرق رہ کر اپنی ہم جنس انسانی غریب ہستیوں کو بھول بیٹھتی بلکہ ٹھوکریں مارتی رہتی ہے -

لیکن آپکی متجسس نگاہیں ہر ایک بیکس کے درد بھرے دلکو بغرض مداوا ہر وقت ڈھونڈھتی رہتی ہیں

اللہ اکبر ! امیروں کے گھرانے میں پیدا ہو کر غریبوں کے ٹولے میں اپنی زندگی بسر کرنا یہ اعلیٰ شان بس ہم آپ ہی کی ذاتِ حمیدہ صفات میں دیکھ رہے ہیں -

[illegible] بہادر ! انجمن اتحاد المسلمین کے ذریعہ مذہبی قومی معاشرتی تمدنی علمی ادبی اخلاقی کارہائے نمایاں جو اسلامیانِ دکن میں ملاحظہ ہو رہے ہیں واللہ یقیناً ان میں آپکے بلند ارادے اور آپکی عالی ہمتی کا بہت بڑا دخل ہے -

ہمیشہ پیشِ نظر آپکے مد نظر رہتا ہے ~ ہمت بلند دار کہ پیشِ خدا و خلق ÷ باشد بہ قدرِ ہمت تو اعتبار تو ÷

[illegible] ہم اسوقت ۱۳۵۸ھ کے سالانہ اتحاد المسلمین کے جلسے میں قومی خدمت کرنے کیلئے رضا کارانہ حیثیت سے ہم ارکین مسلم لیگ معہ مسلم نیشنل گارڈس بلدہ حاضر ہوئے تھے اوسوقت جلسہ گاہ میں آپکا حسنِ انتظام ایسا دیکھا جو کہیں اس سے پہلے نہ دیکھا تھا - اور آپکے ارشاداتِ عالیہ سے خوب ہی مستفیض ہوئے تھے جسکی تعریف کرنے سے ہم بے زبان قاصر ہیں -

عالی جاہ ! اوسوقت ہم نے جو کچھ حاصل کیا وہ کم تھے کیونکہ ہم مسافرانہ حیثیت سے دو دن ہوئے تھے آج اسوقت ہماری قسمت کا ستارہ چمک گیا کہ ہمارے دلوں کو روشن کرنے کیلئے اور ہمارے مردہ جسموں میں جوشیلی روح بھرنے کیلئے خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آنجناب کو ہمیں بھیجدیا اور ہم نے ایک نعمت غیر مترقبہ گھر بیٹھے حاصل کی -

[illegible] عالی جاہ ! اسٹیٹس مسلم لیگ کی صدارت کے ذریعہ اور جماعت خاکساران کی سالاری کے ذریعہ جو اسلامی اعلیٰ خدمت آپ نے انجام دی وہ اخبار بین طبقہ پر پوشیدہ نہیں ہے غرض ہندوستان بھر میں کیا دکن اور کیا بیرونِ دکن ہر جگہ آپ کا بے بہا فیض کسی نہ کسی رنگ میں جاری ہے - خداوند تعالیٰ آپکی عمر میں برکت دے " ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری "

[illegible] ! اب ہم آخری ایک بات عرض کر کے اپنا سپاس نامہ ختم کرتے ہیں وہ یہ کہ نندیال ظاہر میں صوبہ مدراس کا ایک معمولی تعلقہ ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ حیدرآباد کا ایک بچہ ہے - لہذا آپکی نظرِ رحمت اور آپکا دستِ شفقت ہر وقت ہم مسلمانانِ نندیال کیلئے درکار ہے -

ہم ہیں آپکے خادم

ارکین مسلم لیگ نندیال

[illegible] بخدمت اقدس عالی جناب [illegible] قائد ملت نواب مولوی الحاج بہادر یار جنگ بہادر صدر آل انڈیا اسٹیٹس مسلم لیگ

قائد ملت ! آجکا دن ہم مسلمانانِ نندیال کیلئے عموماً اور ادارہ مسلم لیگ کیلئے خصوصاً بے انتہا ابتہاج و سُرور کے حصول کا دن ہے جس میں ہم اپنی جانب سے آنجناب کی خدمتِ مقدس میں سپاس نامہ پیش کرنے کا افتخار حاصل کر رہے ہیں - آجکا دن ہمارے حق میں روزِ عید سے کم نہیں

ملت بیضا کے اے بہادر : ہماری نگاہیں اپنے روبرو آپ جیسے ایک دل کے قوی بہادر کو دیکھتی جارہی ہیں تو ساتھ ہی ساتھ ہماری نحیف اسلامی رگوں میں بہادری کی لہریں بھی موجیں مارتی جارہی ہیں گویا آجکے دن کا ہر لمحہ ہمارے لئے اسلامی بہادری کا سبق سکھا رہا ہے -

اے قائد ملت ! دنیا جہان میں ہر جگہ دیکھا جا رہا ہے کہ ہر متمول و دولتمند ہستی رات دن کے چوبیس گھنٹے بھی اپنی انواع و اقسام کی عیش پرستیوں میں مستغرق رہ کر اپنی ہم جنس انسانی غریب ہستیوں کو بھول بیٹھتی بلکہ ٹھوکریں مارتی رہتی ہے -

لیکن آپکی متجسس نگاہیں ہر ایک بیکس کے درد بھرے دلکو بغرض مداوا ہر وقت ڈھونڈھتی رہتی ہیں

اللہ اکبر . امیروں کے زمرے میں پیدا ہو کر غریبوں کے ٹولے میں اپنی زندگی بسر کرنا یہ اعلیٰ شان بس ہم آپ ہی کی ذاتِ حمیدہ صفات میں دیکھ رہے ہیں :

[illegible] ! انجمن اتحاد المسلمین کے ذریعہ مذہبی قومی معاشرتی تمدنی علمی ادبی اخلاقی کارہائے نمایاں جو اسلامیانِ دکن میں لحظہ بہ لحظہ ہورہے ہیں واللہ یقیناً ان میں آپکے بلند ارادے اور آپکی عالی ہمتی کا بہت بڑا دخل ہے -

ہمیشہ یہ شعر آپکے مدنظر رہتا ہے (ہمت بلند دار کہ پیشِ خدا و خلق ؛ ؛ باشد بہ قدرِ ہمتِ تو اعتبارِ تو ؛؛

مرحوم . جسوقت ۱۳۵۸ھ کے سالانہ اتحاد المسلمین کے جلسے میں قومی خدمت کرنے کیلئے رضاکارانہ حیثیت سے ہم اراکینِ مسلم لیگ معہ مسلم نیشنل گارڈس بلدہ حاضر ہوئے تھے اوسوقت جلسہ گاہ میں آپکا حُسنِ انتظام ایسا دیکھا جو کہیں اس سے پہلے نہ دیکھا تھا - اور آپکے ارشاداتِ عالیہ سے خوب ہی مستفیض ہوئے تھے جسکی تعریف کرنے سے ہم بے زبان قاصر ہیں -

عالی جاہ ! اوسوقت ہم نے جو کچھ حاصل کئے وہ کم تھے کیونکہ ہم مسافرانہ حیثیت سے دور پڑے ہوئے تھے آج اِسوقت ہماری قسمت کا ستارہ چمک گیا کہ ہمارے دلوں کو روشن کرنے کے لئے اور ہمارے مردہ جسموں میں جوشیلی روح بھرنے کیلئے خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آنجناب کو ہم میں بھیجدیا اور ہم نے ایک نعمت غیر مترقبہ گھر بیٹھے حاصل کی -

اے عالی بہادر ! اسٹیٹس مسلم لیگ کی صدارت کے ذریعہ اور جماعتِ خاکساراں کی سالاری کے ذریعہ جو اسلامی اعلیٰ خدمت آپ نے انجام دی وہ اخبارِ بین طبقہ پر پوشیدہ نہیں ہے غرض ہندوستان بھر میں کیا دکن اور کیا بیرونِ دکن ہر جگہ آپ کا بے بہا فیض کسی نہ کسی رنگ میں جاری ہے - خداوند تعالیٰ آپکی عمر میں برکت دے " ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری "

[illegible] اب ہم آخری ایک بات عرض کرکے اپنا سپاس نامہ ختم کرتے ہیں وہ یہ کہ نندیال ظاہر میں صوبۂ مدراس کا ایک معمولی تعلقہ ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ حیدرآباد کا ایک بچہ ہے - لہذا آپکی نظرِ رحمت اور آپکا دستِ شفقت ہر وقت

جس میں ہم اپنی جانب سے آنجناب کی خدمتِ مقدس میں سپاس نامہ پیش کرنے کا افتخار حاصل کر رہے ہیں - آجکا دن ہمارے حق میں روزِ عید کم نہیں

ملتِ بیضا کے اے بہادر! ہماری نگاہیں اپنے روبرو آپ جیسے ایک دل کے قوی بہادر کو دیکھتی جارہی ہیں تو ساتھ ہی ساتھ ہماری نحیف اسلامی

رگوں میں بہادری کی لہریں بھی موجیں مارتی جارہی ہیں گویا آجکے دن کا ہر لمحہ ہمارے لئے اسلامی بہادری کا سبق سکھا رہا ہے -

اے نامدار! دنیا جہان میں ہر جگہ دیکھا جارہا ہے کہ ہر متمول دولتمند ہستی رات دن کے چوبیس گھنٹے بھی اپنی انواع و اقسام کی

عیش پرستیوں میں مستغرق رہ کر اپنی ہم جنس انسانی غریب ہستیوں کو بھول بیٹھتی بلکہ ٹھوکریں مارتی رہتی ہے -

لیکن آپکی متجسس نگاہیں ہر ایک بیکس کے درد بھرے دل کو بغرض مداوا ہر وقت ڈھونڈھتی رہتی ہیں

اللہ اکبر! امیرونکے زمرے میں پیدا ہوکر غریبوں کے ٹولے میں اپنی زندگی بسر کرنا یہ اعلیٰ شان بس ہم آپ ہی کی ذاتِ حمیدہ صفات میں دیکھ رہے ہیں -

بہادر یار! انجمن اتحاد المسلمین کے ذریعہ مذہبی قومی معاشرتی تمدنی علمی ادبی اخلاقی کارہائے نمایاں جو اسلامیانِ دکن میں

لحظہ بہ لحظہ ہو رہے ہیں واللہ یقیناً ان میں آپکے بلند ارادے اور آپکی عالی ہمتی کا بہت بڑا دخل ہے -

ہمیشہ یہ شعر آپکے مدِ نظر رہتا ہے ؎ ہمت بلند دار کہ پیشِ خدا و خلق ؛ ؛ باشد بہ قدرِ ہمتِ تو اعتبارِ تو ؛؛

مرحوم! جسوقت ۱۳۵۸ھ کے سالانہ اتحاد المسلمین کے جلسے میں قومی خدمت کرنے کیلئے رضاکارانہ حیثیت سے ہم ارکینِ مسلم لیگ

مع مسلم نیشنل گارڈس بلدہ حاضر ہوئے تھے اوسوقت جلسہ گاہ میں آپکا حُسنِ انتظام ایسا دیکھا جو کہیں اس سے پہلے نہ دیکھا تھا - اور آپکے

ارشاداتِ عالیہ سے خوب ہی مستفیض ہوئے تھے جسکی تعریف کرنے سے ہم بے زبان قاصر ہیں -

عالی جاہ! اوسوقت ہم نے جو کچھ حاصل کئے وہ کم تھے کیونکہ ہم مسافرانہ حیثیت سے دور پڑے ہوئے تھے آج اِسوقت ہماری قسمت کا ستارہ

چمک گیا کہ ہمارے دلوں کو روشن کرنے کے لئے اور ہمارے مردہ جسموں میں جوشیلی روح بھرنے کیلئے خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آنجناب کو

ہم میں بھیجدیا اور ہم نے ایک نعمت غیر مترقبہ گھر بیٹھے حاصل کی -

اے عالی بہادر! آپ نے مسلم لیگ کی صدارت کے ذریعہ اور جماعتِ خاکساراں کی سالاری کے ذریعہ جو اسلامی اعلیٰ خدمت آپ نے

انجام دی وہ اخبار بیں طبقہ پر پوشیدہ نہیں ہے غرض ہندوستان بھر میں کیا دکن اور کیا بیرونِ دکن ہر جگہ آپ کا بے بہا فیض کسی نہ کسی رنگ

میں جاری ہے - خداوند تعالیٰ آپکی عمر میں برکت دے " ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری "

نامدار! اب ہم آخری ایک بات عرض کرکے اپنا سپاس نامہ ختم کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نندیال ظاہر میں صوبۂ مدراس کا ایک

معمولی تعلقہ ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ حیدرآباد کا ایک بچہ ہے - لہذا آپکی نظرِ رحمت اور آپکا دستِ شفقت ہر وقت

مسلمانانِ نندیال کیلئے درکار ہے -

ہم ہیں آپکے خادم

ارکین مسلم لیگ نندیال

9 - 40

بعالی خدمت قدسی مقام جناب محسن قوم و ملت نواب بہادر یار جنگ بہادر دام اقبالہ

قائد ملت - ہم خادمان انجمن مفید الاسلام اصلاح مفوضہ جناب والا جیسی پر عظمت و پر جلال ہستی کا کمال عقیدت خیر مقدم کرتے ہوئے نہایت مسرت و انبساط محسوس کرتے ہیں اور قائد ملت کے دیدار پر انوار سے اپنے قلوب کو روشن اور منور پاتے ہیں - آپ نہ صرف مسلمانان دکن بلکہ سارے اسلامی دنیا کا [illegible] وہ سرمایۂ ایمان اور وہ مضطرب جان نواز ہیں جنکی گراں قدر خدمات نے مسلمانان ہند خصوصاً جمود میں ایک تڑپ اور تر و تازگی کی روح پھونک دی۔ جو اب بیدار ہندوستان میں برقی لہروں کی طرح ہر سو نہ دل و دماغ میں جاری و ساری ہے -

عظیم المرتبت - آپ نے بعض خطابات اور اعزازات مناصب و جاگیرات - سامان عیش و راحت اور سرکاری ملازمت ہو فرصت کو قومی و ملی مفاد سے پر نثار کرکے دنیاوی تعیش میں ذرہ بھی مشغول نہ ہوئے - ایثار و روشن کرکے قوم و ملت کے لیے ایثار و قربانی کا ایک ایسا اعلی نمونہ پیش فرمایا ہے جو ہر جماعت کیلئے سبق آموز اور قومی تاریخ میں واجب التقلید اور غیر فانی و درخشاں مثال ہے -

مشفق قائد ملت - انجمن مفید الاسلام اصلاح مفوضہ آپ ہی کی ان ہدایات و ارشادات کی روشنی میں جو [illegible] مرتب کرکے کام کا آغاز کیا ہے - جو وقتاً فوقتاً آنجناب مسلمانوں کی قومی بنیادیں مضبوط کرنے کیلئے روبکار لاتی ہیں - بحمد اللہ انجمن ہذا پورے اتحاد و اتفاق یکجہتی و ہم آہنگی سے مسالک اصلاح حال میں اپنے پروگرام کو اپنے دائرہ میں سرگرم عمل ہے - اس انجمن نے خوشگوار اور امید افزا نتائج کو قائد ملت کے گوش گزار کرنا ہم اپنی سعادت سمجھتے ہیں -

قائد ملت - انجمن ہذا نے اپنی توجہ سب سے زیادہ ترک رسوم غیر شرعی و پابندی صوم و صلوۃ پر مرکوز کیا ہے - قائد ملت کو یہ سن کر مسرت ہوگی کہ ہم کو اس سلسلہ میں نہایت ہی حوصلہ افزا کامیابی ہوئی - اور اسی وجہ سے استحکام پیدا ہوتا جا رہا ہے - غیر شرعی رسوم و رواج سے [illegible] کے سلسلہ میں پہونچے ہوئے رسوم سے قطع نظر حلقوں و بازار مسلمانوں کی ۲۲ شادیاں ایسی ہوئیں جو مثال کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں - ان شادیوں میں ترک رسوم کے علاوہ مصارف شادی کا اندازہ محدود کیا گیا نہ صرف یہ بلکہ [illegible] کو پہنچے اور بچت کو قومی کاموں پر لگایا گیا - اور ایسی شادیاں ممتاز دولت مند بلکہ سرکش مسلمان گھرانوں میں انجام پائیں جو بڑی قابل ذکر [illegible] ہے - اسکے علاوہ ترک منکرات کا پروگرام جاری ہے - کتب خانہ اور دارالمطالعہ قائم ہے - تبلیغی کام میں بھی قابل لحاظ کامیابی ہوتی جا رہی ہے - نو مسلم بھائیوں کی مذہبی تعلیم و تربیت کا خاص طور پر انتظام رکھا گیا ہے - ہفتہ وار [illegible] کے سلسلہ میں [illegible] مرتب کیا گیا بلکہ بدلائل [illegible] اس عمل کو زیادہ سے زیادہ [illegible] کیا جا رہا ہے - اور اسی تعلیم کے [illegible] جاری ہیں - سیاسی شعور کو بیدار کرنے کیلئے ایک عہد تک [illegible] قائد اعظم و قائد ملت کی روح پرور تقاریر و بیانات افزا [illegible] وقتاً فوقتاً [illegible] شائع ہوتی ہیں - بالالتزام مسلمانوں کو [illegible] سناتے ہیں - اور اس پر غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں - ہم اس عمل کے اچھے نتائج برآمد کر رہے ہیں کہ [illegible] فطرتاً [illegible] ناممکن ہے - بہر حال انجمن کا پروگرام قائد ملت کی بصیرت افروز ہدایات پر کار بند ہے - نیابت کی خدمت میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قائد ملت - [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من لم یشکر الناس لا یشکر اللہ

اظہار تشکر

بخدمت عالی نواب محترم و ذیجاہ بہادر یار جنگ بہادر ادصلہ اللہ الی غایۃ ما تمناہ

عالی وقار نواب صاحب و دیگر مہمانان معزز! میں آپ کے قدم رنجہ زمانے پر خلوص دل سے اظہار تشکر کرتے ہوئے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ علماء سرحد کو جہاں مسلم لیگ اور مسلم والیان ریاست سے ہمدردی ہے وہاں وہ سلطنت اسلامیہ آصفیہ اور اس کے والی فخیم المنزلت اعلیٰحضرت امیر الملۃ والدین ملجاء المسلمین میر عثمان علیخاں حفظہ اللہ تعالیٰ عن شرور الزویعان' وایّدہ بالنصر والامتنان بحرمت سید بنی عدنان' سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔

معزز مہمانو! آپ کی اجابت دعوت مسنون، محبت مشحون اور تشریف آوری پر سوائے اس شعر کے اور کیا عرض کر سکتا ہوں ؎

چوں قدم رنجہ نمودید بہ کاشانہ ما
رشک فردوس شد از لطف و کرم خانہ ما

میں ایکبار پھر صمیم قلب سے آپکا شکریہ ادا کر کے دعا کرتا ہوں کہ پروردگار عالم حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی اہل و اولاد اور اصحاب کی طفیل ہم سبکو اپنے تمام اسلامی اور شرعی مقاصد میں کامیاب فرمائے آمین

خادم العلماء

(صاحبزادہ) عبدالودود سرحدی القادری

عفی اللہ عنہ

مورخہ ۶ رصفر المظفر ۱۳۶۰ھ

مطابق ۵ رمارچ ۱۹۴۱ء

[illegible]

بملاحظه اقدس مرتبت محسن قوم و ملت نواب بهادر یار جنگ دام اقباله

قائد ملت۔ هم خادمان انجمن مفید السلام اضلاع مفوضه جناب والا حیسی پرعظمت و پرجلال هستی کا یکمان عقیدت خیر مقدم کرتے هوئے نهایت مسرت و انبساط محسوس کرتے هین اور قائد ملت کے دیدار پر انوار سے اپنے قلوب کو روشن اور منور پاتے هین۔ آپ نه صرف مسلمانان دکن بلکه سارے اسلامیان هند کے وه سرمایه حیات اور وه مطرب جان نواز هین جنکی گران قدر خدمات نے مسلمانان هند کے جسد جمود مین ایک تڑپ پیدا اور تڑپانے والی روح پهونکدی۔ جو اب سارے هندوستان مین برقی لهر کی طرح هر مسلمان کے دل و دماغ مین جاری و ساری هے۔

عظیم المرتبت۔ آپ نے خطابات اور اعزازات مناصب و جاگیرات۔ سامان۔ عیش و راحت اور سرکاری عظمت و عزت کو قومی و ملی مفادات پر نثار کرکے دنیائے قومیت مین ایک نئی مشعل راه ۔ ایثار روشن کرکے قوم و ملت کے سامنے ایثار و قربانی کا ایک ایسا اعلی نمونه پیش فرمایا هیکه جو هر جماعت کیلئے سبق آموز اور قومی تاریخ مین واجب التقلید اور غیر فانی درخشان مثال هے۔

لسان الامت۔ انجمن مفید الاسلام اضلاع مفوضه آپکی ان هدایات و ارشادات کی روشنی مین اپنا لایحه عمل مرتب کرکے کام کا آغاز کیا هے۔ جو وقتاً فوقتاً عالیجناب نے مسلمانون کی قومی بنیادین مضبوط کرنے کیلئے ر و بکار لائی هین۔ بحمد الله انجمن هذا پورے اتحاد و اتفاق یکجهتی و هم آهنگی کے ساتهه اضلاع مفوضه مین اپنے پروگرام کو آگے بڑهانے مین سرگرم عمل هے۔ اس انجمن کے خوشگوار اور امید افزا نتائج کو قائد ملت کے گوشگزار کرنا هم اپنی سعادت سمجهتے هین۔

قائد ملت۔ انجمن هذا نے اپنی توجه سب سے زیاده ترک رسوم غیر شرعی و پابندی صلواة پر دی هے۔ قائد ملت کو یهه سنکر مسرت هوگی که هم نماز کے سلسله مین نهایت هی حوصله افزا کامیابی هوئی۔ اور اسمین استحکام پیدا هوتا جا رها هے۔ غیر شرعی رسم و رواج کے انسداد کے سلسله مین چهوٹے چهوٹے رسوم کے قطع نظر متمول و بالغ مسلمانون کی (٢٢) شادیان ایسی هوئین جو مثال کے طور پر پیش کیجا سکتین هیں۔ ان شادیون مین ترک رسوم کے علاوه مصارف کو بهی امرد رجه محدود کیا گیا که صرف چائے اور پان پر یهه کارهائے خیر انجام کو پهنچے اور بچت کو قومی کامون پر لگایا گیا۔ اور ایسی شادیان ممتاز دولتمند بلکه سرکشی مسلمان گهرانون مین انجام پائین جو بڑی حد تک انجمن هذا کا مقصد هے۔ اسکے علاوه ترک مسکرات کا پروگرام جاری هے۔ کتب خانه اور دار المطالعه قائم هے۔ تبلیغی کام مین بهی قابل لحاظ کامیابی هوتی جا رهی هے۔ نومسلم بهائیون کی

مذہبی تعلیم و تربیت کا خاص طور پر انتظام رکھا گیا ہے - ہفتہ خواندگی کے سلسلہ مین نہ صرف طلبہ کو شریک مدارس کیا گیا بلکہ بعطائے وظائف اس عمل کو زیادہ سے زیادہ مستحکم و مضبوط کیا جارہا ہے - اور اعلی تعلیم کے وظائف بھی جاری ہین - سیاسی شعور کو بیدار کرنے کیلئے ایک حد تک نیا ہو سکتا ہے کہ ہم نے قائد اعظم و قائد ملت کی روح پرور اور حیات افزا تقاریر جو کہ وقتاً فوقتاً اخبارات مین شائع ہوتی ہے - بالالتزام مسلمانون کو اکہٹا کرکے سناتے ہین - اور اس پر غور و فکر کرنے کی دعوت دیتے ہین - ہم اس عمل سے اچھے نتائج برآمد کررہے ہین کہ جو کسی دوسرے طریقہ کار سے تقریباً ناممکن ہے - بہرحال انجمن کا پروگرام قائد ملت کی بصیرت افروز ہدایات پر کاربند ہے - قائد ملت کی خدمت عالی مین ہماری یہہ جانثزاستدعا ہے کہ مسلمان اضلاع مفوضہ بہی آپکی سرپرستی متمنی مین اور یہہ اضلاع مفوضہ سے مملکت اسلامیہ حیدرآباد کے قلب و جگر کے ٹکڑے ہین جو اپنی دوری اور بے تعلقی ہو بے کسانہ نالان و گریان ہین - لیکن توقع ہے کہ ہماری مسلسل اشک باری اور قلوب کی اثر انگیز دعائین ایک ن اپنے مرکز اعلی سے ملا کر رہین لینگی - ہم اپنی ان درد انگیز دعاون مین قائد ملت کی دعا پر اثر کو بہی شامل دیکھنے کے متمنی ہین اور اس مبارک دست شفقت کو مسلمانان حیدرآباد کی طرح اپنے سر پر دیکھنے کی جو آرزو ہے اسکی تکمیل چاہتے ہین - ہمین امید ہے کہ قائد ملت مسلمانان دکن کی فلاح کے ساتہہ ہماری فلاح کو بہی اپنے پروگرام مین شامل فرمائینگے -

قائد ملت - آخر مین ہم اپنے مغموم و مضمحل قلوب کی گہرائیون سے یہ دعا کرتے ہین کہ خداوند عالم آپکی اور ہماری تمناون کو پوری کرے - ہم قریب رہ کر جو دور ہین اس فصل کو مٹادین / خدا آپکی عمر و اقبال مین ترقی دے -

عمر دراز باد کہ تا دور مشتری
ما از برخوریم تو از عمر برخوری

گذارندہ

شیخ محمد نظامی - صدر انجمن معتمد السلام
اضلاع مفوضہ مستقر درناچلم
(ڈون)

سپاسنامہ بعالیخدمت معزز اراکین وفد آل انڈیا مسلم لیگ

محترم بزرگو! اور قابل تکریم بھائیو! خوش آمدید! اهلاً وسهلاً و مرحبا - بھائیو! میں کن الفاظ میں آپ پر اپنی خوشی وانبساط کا اظہار کروں جو اسوقت آپ حضرات کے تشریف لانے سے میرے دل میں موجزن ہے - خوشی کی گھڑیوں میں جو میری زندگی میں مجھے نصیب ہوئی ہیں شاید یہ ہی ایک بہتر گھڑی ہے جو خوش قسمتی سے حاصل ہوئی - ہندوستان کے شمالی مغربی سرحد کے ایک دور افتادہ گوشہ میں آپ جیسے چوٹی کے ملی رہنما اور مایۂ ناز فرزندان توحید کا تشریف لانا بعید از حجت نہیں تو اور کیا ہے۔

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

بزرگو! جس مقدس جذبے نے آپکو اپنی ہزارہا مصروفیتوں سے بے نیاز کرکے سر بفلک شاہی محلات سے اٹھا کر کشاں کشاں یہاں آنے پر مجبور کیا ہے - اس کو ہم کیا سب مسلمان قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - دعا ہے کہ اللہ تعالے آپ کو اس نیک ارادوں اور مبارک عزائم میں کامیاب و کامگار فرمادے - آمین -

حضور نواب صاحب! اور محترم بھائیو! مسلم لیگ نے جس آڑے وقت مسلمانان ہند کی دستگیری کی - اور آپ جیسے دردمندان اسلام نے جس نازک وقت میں اسلامی نشان کے اونچا کرنے کا بیڑا اٹھایا تائید ایزدی اسے ضرور حاصل ہوگی' اور وہ وقت دور نہیں کہ دنیا میں ہندی مسلمان ایک علحدہ مستقل قوم کی حیثیت سے پہچانا جائیگا۔

اسلامی ہند میں جہانتک سرحدی مسلمان کا تعلق ہے وہ ایک نمایاں حیثیت کا مالک ہے ہندوستان میں جو ملی تحریک جاری ہوئی ہے خواہ وہ مشترکہ قومیت کے نام سے ہو یا اسلامی تنظیم کی غرض پر بنا ہوئی ہو صوبۂ سرحد اس میں پیش پیش رہا ہے خلافت' جمعیۃ العلماء' کانگرس' اور خاکسار تحریک میں صوبۂ سرحد کے مسلمانوں نے جو حصہ لیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں - تدبر کی غلطی تھی یا رہنماؤں کی بے تدبیری تھی یا کوئی اور وجہ تھی - مگر مذکورہ تحریکوں سے کوئی مفید نتیجہ ہاتھ نہ آیا اور جبکہ اسلامی اخوت کی یہ مبارک تحریک (مسلم لیگ) ہندوستان میں پھیل گئی صوبہ سرحد نے اسکو بھی لبیک کہا مگر خاطر خواہ کامیابی کے لئے جس عمل کی ضرورت ہے وہ اب بھی تشنۂ تکمیل ہے۔

اس مقصد کے حصول کے لئے مخلص کارکنوں کی ضرورت ہے آراستہ کمروں میں بیٹھ کر دھواں دھار تقریروں میں پاس کی ہوئی تجویزیں مداوائے بیماری نہیں ہے - اسلئے ایسے کارکنوں کی ضرورت ہے جو نام کے شائق نہ ہوں کام سے دلچسپی رکھتے ہوں ایسے کارکن جو سادہ زندگی اختیار کریں - دیہات کے دورے کریں - بھوک اور پیاس کی تکالیف برداشت کریں - اور بچے بچے کے کان تک یہ اسلامی پیغام پہونچادیں - اگر اسپر عمل کیا گیا تو عنقریب دنیا دیکھے گی کہ مسلم لیگ ایک سنگین چٹان ہے - اور جو مخالف جماعت بھی اس سے نبرد آزما ہوگی وہ جماعت پاش پاش ہوکر رہیگی -

بزرگو! میں امید کرتا ہوں کہ آپ ہم میں صحیح جذبۂ عمل پیدا کرنے کی کوشش کرینگے اور ہمارے مردہ دلوں میں ایک نئی روح پیدا کرینگے - آخر میں ایک دفعہ پھر نہایت شوق سے خوش آمدید کہتا ہوں - اور میں نے جو آپکی سمع خراشی کی یہ میرے دردِ دل پر محمول کرکے معاف

[illegible] خوشی کی گھڑیوں میں جو میری زندگی میں مجھے نصیب ہوئی ہیں
شاید یہ ہی ایک بہتر گھڑی ہے جو خوش قسمتی سے حاصل ہوئی - ہندوستان کے شمالی مغربی سرحد کے ایک دور افتادہ
گوشہ میں آپ جیسے جری کے ملی رہنما اور مایۂ ناز فرزندان توحید کا تشریف لانا بیدار ئی بخت نہیں تو اور کیا ہے کہ
وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے کبھی ہم اُن کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

بزرگو! جس مقدس جذبے نے آپکو اپنی ہزارہا معروفیتوں سے بے نیاز کر کے سر بفلک شاہی محلات سے اٹھا کر کشاں کشاں
یہاں آنے پر مجبور کیا ہے - اس کو میں کیا سب مسلمان قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - دعا ہے کہ اللہ تعالے آپ کو اس
نیک ارادوں اور مبارک عزائم میں کامیاب و کامگار فرمادے - آمین -

حضور نواب صاحب! اور محترم مہمانو! مسلم لیگ نے جس آڑے وقت مسلمانان ہند کی دستگیری کی - اور آپ
جیسے دردمندان اسلام نے جس نازک وقت میں اسلامی نشان کے اونچا کرنے کا بیڑا اٹھایا "تائید ایزدی اسے ضرور
حاصل ہوگی" اور وہ وقت دور نہیں کہ دنیا میں ہندی مسلمان ایک علیحدہ مستقل قوم کی حیثیت سے پہچانا جائیگا -

اسلامی ہند میں جہاں تک سرحدی مسلمان کا تعلق ہے وہ ایک نمایاں حیثیت کا مالک ہے ہندوستان
میں جو ملی تحریک جاری ہوی ہے خواہ وہ مشترکہ قومیت کے نام سے ہو یا اسلامی تنظیم کی غرض پر بنا ہوئی ہو صوبۂ
سرحد اس میں پیش پیش رہا ہے خلافت، جمعیۃ العلماء، کانگرس اور خاکسار تحریک میں صوبۂ سرحد کے
مسلمانوں نے جو حصہ لیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں - تدبر کی غلطی تھی یا رہنماؤں کی بے تدبیری تھی یا
کوئی اور وجہ تھی - مگر مذکورہ تحریکوں سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ آیا اور جبکہ اسلامی اخوت کی یہ مبارک تحریک
(مسلم لیگ) ہندوستان میں پھیل گئی صوبہ سرحد نے اسکو بھی لبیک کہا مگر خاطر خواہ کامیابی کے لئے جس
عمل کی ضرورت ہے وہ اب بھی تشنۂ تکمیل ہے -

اس مقصد کے حصول کے لئے مخلص کارکنوں کی ضرورت ہے آراستہ کمروں میں
بیٹھ کر دھواں دھار تقریروں میں پاس کی ہوی تجویزیں مداوائے بیماری نہیں ہے - اسکے لئے ایسے کارکنوں
کی ضرورت ہے جو نام کے شائق نہوں کام سے دلچسپی رکھتے ہوں ایسے کارکن جو سادہ زندگی اختیار کرے -
دیہات کے دورے کریں - بھوک اور پیاس کی تکالیف برداشت کریں - او بچہ بچہ کے کان تک یہ اسلامی پیغام
پہونچادیں - اگر اس پر عمل کیا گیا تو عنقریب دنیا دیکھے گی کہ مسلم لیگ ایک سنگین چٹان ہے - اور جو
مخالف جماعت بھی اس سے نبرد آزما ہوگی وہ جماعت پاش پاش ہو کر رہیگی -

بزرگو! میں امید کرتا ہوں کہ آپ ہم میں صحیح جذبۂ عمل پیدا کرنے کی کوشش کرینگے
اور ہمارے مردہ دلوں میں ایک نئی روح پیدا کرینگے - آخر میں ایک دفعہ پھر نہایت شوق سے
خوش آمدید کہتا ہوں - اور میں نے جو آپکی سمع خراشی کی یہ میرے درد دل پر محمول کر کے معاف
معاف فرمائیے فقط

میں ہوں اسلام کا ادنیٰ خادم
خلیل الرحمن تنگی

سپاسنامہ

منجانب استقبالیہ کمیٹی مسلم لیگ ضلع مردان بہ ورود وفد پاکستان

زیر قیادت نواب بہادر یار جنگ بہادر صاحب جو بمقام مردان ۳ / ۲ / ۴۱ کو خان عزیز اللہ خان بار ایٹ لا

صدر استقبالیہ کمیٹی نے پڑھکر سُنایا

مژدہ باد! اے پیمانہ بردار خم حجاز (مستان)

بعد مدت کے ترے رندوں کو پھر آیا ہے ہوش

صاحبان محترم! مجھے اپنے رفقاء کار کے محسن ظن کی وجہ سے یہ اہم فرض تفویض کیا گیا ہے کہ آپ صاحبان جیسی جلیل القدر ہستیوں کی خدمت میں جو ایک اسلامی فریضہ کی سرانجام دہی کے لئے باوجود اپنی دیگر گوناگوں مصروفیتوں کے اتنا دور دراز سفر کر کے علاقہ یوسف زئی کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا ہے پر صمیم قلب سے اپنی خامیوں و بے سروسامانیوں سے بے نیاز ہوتے ہوئے نہایت ذوق و شوق سے خوش آمدید کہنے کی جسارت کروں۔ مجھے اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرا تامل نہیں کہ بیرون سرحد کی غیر اسلامی باثر سیاسی انجمنیں قوم افاغنہ کو اپنے ہی بھائیوں کے ذریعہ قرآن آزاد کرانے و قیام خلافت قائم کرنے کے نام پر سواد اعظم سے کٹوا کر ایک زبردست ملی خلفشار پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ اس مسلم اکثریت والے صوبہ میں بھی سندھ کی طرح مخلوط وزارت مرتب ہوئی۔ یا بالفاظ دیگر یہاں کی مسلم اکثریت دیگر برادران وطن کی شاطرانہ چالوں سے بے اثر ہو کر رہ گئی ہے جس کا خمیازہ ہم سب اُٹھا رہے ہیں۔

صاحبان! خداوند ایزد متعال کا ہزار بار شکر ہے کہ قوم افاغنہ کو اپنی پہلی سیاسی غلطی کا احساس ہو گیا ہے اور یہ راز الم نشرح ہو چکا ہے کہ ؎

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

لیکن برادران وطن کو بھی مفروضہ حب الوطنی کے نام پر مڑوڑ اُٹھنا شروع ہو گیا ہے اور پاکستان کے نصب العین کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی پیدا کر رکھا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسکی وجہ لندن، شملہ و نئی دہلی سے ہوئی ہے۔ اگرچہ بلحاظ تخیل مولانا حسین احمد صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند کے نزدیک بھی یہ ایک مبارک اسکیم ہے۔ لیکن ان کے نزدیک بحالات موجودہ یہ متصور الوقوع نہ ہونے کی وجہ سے متروک و نظر انداز کرنے کے قابل ہے ؎

کافروں کی مسلم آئینی کا بھی نظارہ کر

اور اپنے مسلموں کی مسلم آزاری بھی دیکھ

صاحبان! آپکی خدمت میں مخالفین کے اس نظریہ کو صرف اس خیال سے پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ آپ صاحبان کے پُر مغز و عالمانہ تقاریر کے دوران میں اس دجل و تلبیس کا تار و پو دبکھیر دیا جائے۔ اور نکتہ چین و معترضین کے اغراض مشئومہ کا سدباب ہو جاوے اور سامعین کی توجہ اس امر کیطرف مبذول کرانے کا موقع مل سکے ؎

سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

میں اب مسلم لیگ کے معاونین و مخلص کارکنوں کی طرف سے آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کی وساطت سے قائد اعظم کو یہ نوید جانفزا پہنچانا چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد کے فرزندان اسلام نے اب کروٹ بدلی ہے۔ اگر قائد اعظم کا گوشہ چشم التفات اسی طرح رہا تو وہ دن دور نہیں کہ یہ شیر بیشہ حریت پھر اسلامیان ہند کے صف اول میں ایستادہ نظر آئے۔ لیکن اسکے فیصلہ کی راہ میں کچھ تو سابقہ و خدا بو شعاریاں اور کچھ بعض جدید رہبران قوم کی بے اعتدالیاں حائل ہیں۔ لیکن قائد اعظم کی تادیب ...

مژدہ باد! اے پیمانہ بردار خم حجاز
بعد مدت کے ترے رندوں کو پھر آیا ہے ہوش

صاجبان محترم! مجھے اپنے رفقاء کار کے حسن ظن کی وجہ سے یہ اہم فرض تفویض کیا گیا ہے کہ آپ صاجبان جیسی جلیل القدر ہستیوں کی خدمت میں جو ایک اسلامی فریضہ کی سرانجام دہی کے لئے باوجود اپنی دیگر گوناگوں مصروفیتوں کے اتنا دور دراز سفر کرکے علاقہ یوسف زئی کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا ہے بصمیم قلب سے اپنی خامیوں و بے سروسامانیوں سے بے نیاز ہوتے ہوئے نہایت ذوق و شوق سے خوش آمدید کہنے کی جسارت کروں۔ مجھے اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرا تامل نہیں کہ بیرون سرحد کی غیر اسلامی با اثر سیاسی انجمنیں قوم افاغنہ کو اپنے ہی بھائیوں کے ذریعہ قرآن آزاد کرانے و فد خلافت قائم کرنے کے نام پر سواد اعظم سے کٹوا کر ایک زبردست ملی خلفشار پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ اس مسلم اکثریت والے صوبہ میں بھی سندھ کی طرح مخلوط وزارت مرتب ہوئی۔ یا بالفاظ دیگر یہاں کی مسلم اکثریت دیگر برادران وطن کی شاطرانہ چالوں سے بے اثر ہو کر رہ گئی ہے جس کا خمیازہ ہم سب اُٹھا رہے ہیں۔

صاجبان! خداوند ایزد متعال کا ہزار بار شکر ہے کہ قوم افاغنہ کو اپنی پہلی سیاسی غلطی کا احساس ہو گیا ہے اور یہ راز الم نشرح ہو چکا ہے کہ ؎

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

لیکن برادران وطن کو بھی مفروضہ حب الوطنی کے نام پر مروڑ اُٹھنا شروع ہو گیا ہے اور پاکستان کے نصب العین کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی پیدا کر رکھا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسکی وحی لندن، شملہ و نئی دہلی سے ہوئی ہے۔ اگرچہ بلحاظ تخیل مولانا حسین احمد صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند کے نزدیک بھی یہ ایک مبارک اسکیم ہے۔ لیکن ان کے نزدیک بحالات موجودہ یہ متصور الوقوع نہ ہونے کی وجہ سے متروک و نظر انداز کرنے کے قابل ہے۔ ؎

کافروں کی مسلم آئینی کا بھی نظارہ کر   اور اپنے مسلموں کی مسلم آزاری بھی دیکھ

صاجبان! آپکی خدمت میں مخالفین کے اس نظریہ کو صرف اس خیال سے پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ آپ صاجبان کے پُر مغز و عالمانہ تقاریر کے دوران میں اس دجل و تلبیس کا تار و پود بکھیر دیا جائے۔ اور نکتہ چین و معترضین کے اغراض مشئومہ کا سدباب ہو جاوے اور سامعین کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانے کا موقع مل سکے ؎

سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

میں اب مسلم لیگ کے معاونین و مخلص کارکنوں کی طرف سے آپ صاجبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کی وساطت سے قائد اعظم کو یہ نوید جانفزا پہنچانا چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد کے فرزندان اسلام نے اب کروٹ بدلی ہے۔ اگر قائد اعظم کا گوشہ چشم التفات اسی طرح رہا تو وہ دن دور نہیں کہ یہ شیر بیشہ حریت پھر اسلامیان ہند کے صف اول میں ایستادہ نظر آئے۔ لیکن ایسے فیصلہ کی راہ میں کچھ تو سابقہ وفاداریاں اور کچھ بعض جدید رہبران قوم کی بے اعتدالیاں حائل ہیں۔ لیکن قائد اعظم کی تادیبی کارروائیوں سے پھر امید بندھ چلی ہے لہذا کارکنان کی طرف سے یہ دعا پہنچا کر مشکور فرمادیں ؎

بہ میر قافلہ از من دعا رساں و بگو   اگرچہ راہ ہماں است و کارواں دگر است

خان عزیز اللہ خان۔ بار ایٹ۔ لا۔ صدر استقبالیہ کمیٹی مسلم لیگ ضلع مردان

سپاس نامہ

بخدمت عالیجناب نواب بہادر یار جنگ بہادر مدظلہ العالی

منجانب دی نیلور ڈسٹرکٹ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن (صوبۂ مدراس)

قائدملت!

آج ہم نہایت مسرت کے ساتھ ہندوستان کے ایک ایک فرزند کو خوش آمدید کہنے کی عزت حاصل کر رہے ہیں آپ کی تشریف آوری نیلور کی تاریخ میں مستقل یادگار رہیگی۔ ہم اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے ہیں کہ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کا افتتاح آپ کے مبارک ہاتوں انجام پا رہا ہے۔

جب تک ہندوستان میں مغلیہ حکومت رہی۔ رعایا اور راعی میں کوئی اجنبیت نہ تھی۔ مغل بادشاہوں کی انصاف پسندی رواداری اور سلوک سے رعایا خوش اور مطمئن تھی۔ مغلوں کے زوال کے بعد یہ بات باقی نہ رہی۔ رعایا ~~اور راعی میں کوئی اجنبیت~~ کی بہتری گو نئی حکومت کا بھی اصول رہا۔ لیکن یہ حکومت عام طور پر مقبول نہ ہوسکی ہندوستان میں سیاسی جدوجہد کا آغاز اسی وقت سے ہوتا ہے۔ برطانوی حکومت کے قیام سے پہلے حقوق کا مطالبہ بغاوت سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ لیکن اب قدیم ذہنیت بدل رہی تھی خیالات پلٹا کھا رہے تھے تعلیم عام ہو رہی تھی اور ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ حکومت میں خود کا بھی حصہ ہو غدر کے بعد حکومت مسلمانوں سے بدگمان تھی اور ملک میں عام بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔ اس نازک دور میں سرسیدؔ نے مسلمانوں کا ہاتھ پکڑا۔ سرسید کے بعد مسلمان ایک نئی دنیا اور نئے حالات میں بے سہارا تھے۔ ایسا کوئی فرد نہ تھا جو اُن کی صحیح معنوں میں رہنمائی کرسکتا۔ لیکن اب ہمیں یہ دیکھکر مسرت ہوتی ہے کہ زمانے کی اس کمی اور ضرورت کو پورا کر دیا۔

قائدملت! مسلمانانِ دکن کی رہبری کا آپ نے جو بیڑہ اُٹھایا ہے اسکے لئے ہندوستان کے نو کروڑ آپ کے رہین منت ہیں۔ ہمارا ایقان ہے کہ صرف آپکی کوششوں سے مسلمانانِ دکن میں سیاسی بیداری پیدا ہوسکی اور وہاں کے مسلمان اس وقت میدان عمل میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ آنیوالی نسلیں آپ کے ان کارناموں کو نہایت شکر و امتنان کی نظروں سے دیکھینگی۔ تاریخ دکن اور تاریخ ہند میں آپ کی خدمات زرین حروف سے لکھی جائنگی کاش ہندوستان میں آپ جیسی چند اور ہستیاں ہوتیں۔۔۔۔۔!

نواب صاحب! ہم طلبا میں اس وقت اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس پیدا ہو چکا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کے زیر اثر ہم میں ایثار و قربانی صداقت اور قومی خدمات کی صلاحیت پیدا ہوگی۔ ہمیں آپ کے خیالات اور تحریکات سے پورا پورا اتفاق ہے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ مسلم طلباء کی متفق جماعت آپ کے پیچھے ہے مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن آپ کے احسانات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کی کامیابیوں کا متمنی ہے۔

قائدملت

قائدِ ملت!

آج ہم نہایت مسرت کے ساتھ ہندوستان کے ایک مایۂ فرزند کو خوش آمدید کہنے کی عزت حاصل کر رہے ہیں آپ کی تشریف آوری نیلور کی تاریخ میں مستقل یادگار رہیگی۔ ہم اپنے آپ کو خوش قسمتی سمجھتے ہیں کہ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کا افتتاح آپ کے مبارک ہاتوں انجام پا رہا ہے۔

جب تک ہندوستان میں مغلیہ حکومت رہی۔ رعایا اور راعی میں کوئی اجنبیت نہ تھی مغل بادشاہوں کی انصاف پسندی رواداری اور سلوک سے رعایا خوش اور مطمئن تھی۔ مغلوں کے زوال کے بعد یہ بات باقی نہ رہی۔ رعایا ~~اور راعی میں کوئی فرق~~ کی بہتری گو نئی حکومت کا بھی اصول رہا لیکن یہ حکومت عام طور پر مقبول نہ ہو سکی ہندوستان میں سیاسی جدوجہد کا آغاز اسی وقت سے ہوتا ہے۔ برطانوی حکومت کے قیام سے پہلے حقوق کا مطالبہ بغاوت سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ لیکن اب قدیم ذہنیت بدل رہی تھی خیالات پلٹا کھا رہے تھے تعلیم عام ہو رہی تھی اور ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ حکومت میں خود کا بھی حصہ ہو غدر کے بعد حکومت مسلمانوں سے بدگمان تھی اور ملک میں عام بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔ اس نازک دور میں سر سیدؒ نے مسلمانوں کا ہاتھ پکڑا۔ سر سید کے بعد مسلمان ایک نئی دنیا اور نئے حالات میں بے سہارا تھے۔ ایسا کوئی فرد نہ تھا جو اُن کی صحیح معنوں میں رہنمائی کر سکتا۔ لیکن اب ہمیں یہ دیکھکر مسرت ہوتی ہے کہ زمانے کی اس کمی اور ضرورت کو پورا کر دیا۔

قائدِ ملت! مسلمانانِ دکن کی رہبری کا آپ نے جو بیڑہ اُٹھایا ہے اسکے لئے ہندوستان کے دس کروڑ آپ کے رہین منت ہیں۔ ہمارا یہ ایقان ہے کہ صرف آپکی کوششوں سے مسلمانانِ دکن میں سیاسی بیداری پیدا ہو سکی اور وہاں کے مسلمان اس وقت میدانِ عمل میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ آنیوالی نسلیں آپکے ان کارناموں کو نہایت تشکر و استحسان کی نظروں سے دیکھینگی۔ تاریخ دکن اور تاریخ ہند میں آپ کی خدمات زرین حروف سے لکھی جائنگی کاش ہندوستان میں آپ جیسی چند اور ہستیاں ہوتیں.....!

نواب صاحب! ہم طلبا میں اس وقت اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس پیدا ہو چکا ہے ہمیں امید ہے کہ آپ کے زیر اثر ہم میں ایثار و قربانی صداقت اور قومی خدمات کی صلاحیت پیدا ہوگی ہمیں آپ کے خیالات اور تحریکات سے پورا پورا اتفاق ہے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ مسلم طلباء کی متفق جماعت آپ کے پیچھے ہے مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن آپ کے احسانات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کی کامیابیوں کا متمنی ہے۔

قائدِ ملت

ہم ہیں آپ کے خادم

ممبران دی نیلور ڈسٹرکٹ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن

۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس نامہ

بخدمت عالی جناب فخر ملت نواب بہادر یار جنگ بہادر دام اقبالہٗ و مد ظلہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اس انجمن اور غالباً نلور کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہوگا جو آج ہم یہاں آپ جیسی ایک ممتاز فخر ملت قائد ملت! اس بستی کے خیر مقدم کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ آپکے اسلامی قلب اور اسکے قومی درد کے صحیح اضطراب کا اندازہ بہ آسانی اس سے کیا جا تا ہے کہ مسلم قوم کی ترقی اور بہبودی کے شعبوں میں نہ صرف ریاست حیدر آباد دکن بلکہ اقلیم ہند کی پوری وسعت میں، ایک انقلابی کیفیت نظر آرہی ہے، جس کے نتائج کے متعلق یقین کے ساتھ امید افزا پیشین گوئی کیجا سکتی ہے آپکی خداداد قابلیت کا صحیح نصب العین اور خوش حال زندگی کا اعلیٰ موضوع جو طویل سفروں اور ان کی تکالیف کا محرک اور باعث رہا ہے اسکو خادم القوم مخلوق مسلم کے مقدس ارشاد کا صحیح عملی ترجمہ کہنا چاہیے جو آج ہمیں بھی یہ موقع حاصل ہوا۔

فخر ملت! آپ کی علمی دلچسپیوں سے نظر کرتے ہماری اس "مسلم انجمن" کی جو ایک رجسٹرڈ جماعت ہے تقریباً پینتیس سالہ جدوجہد کا ایک مختصر سا خاکہ آپ کے روبرو اگر اس وقت پیش کرنے کی جرأت کیجائے تو بے موقعہ نہ ہوگا۔ مذہبی اور سرکاری تعلیم کے متعلق اس انجمن کی جدوجہد کا دائرہ زیادہ تر مقامی ضروریات تک محدود رہا۔ اپنی ضرورتوں کے متعلق مسلسل طور پر مختلف ذرائع سے صحیح مقام پر اپنی آواز پہنچانیکی کوشش کیگئی۔ اس سلسلہ میں صوبہ کے گورنر، حکومت کے وزراء اور سررشتۂ تعلیم کے حکام سے وفد کی صورتوں میں بھی گفتگو ہوئی اور یادداشتیں پیش کیگئیں لیکن ہمارے مطالبات سے ہمدردی کے الفاظ، وعدوں اور حیلہ جوئیوں کے سوائے کوئی اور کچھ مفید نتیجہ نہیں نکل آیا اب خصوصاً آندھرا یونیورسٹی کے قیام کے بعد سے ہماری تعلیم میں اور رکاوٹ پیدا ہوگئی۔ مسلم طالبات کے لئے ابتدائی مدارس کے سوائے اور کچھ نہیں۔ اور مسلم طلباء کے لئے ایک ہی منسپل مڈل اسکول ہے جہاں تفہیم اردو میں ہوتی ہے اور یہاں سے جب طلبا ثانوی تعلیم کے لئے دوسرے مقامی ہائی اسکولوں میں جاتے ہیں تو وہاں تفہیم اور دوسرے بہت کچھ اسباق کی زبان وہ نہیں ہوتی جو کل تک اُن کی رہی۔ پس ایسی صورت میں اگر اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو جو ہم دوسری اقوام سے تعلیم میں پیچھے ہیں تو کوئی تعجب نہیں۔

اس انجمن کی کوئی متعد بہ مستقل آمدنی نہیں، لیکن باوجود اسکے اپنے مقاصد کی تحت مختلف مدارس کے طلباء کو تعلیمی وظائف اور امداد دیجاتی ہے۔ ایک کتب خانہ اور دار المطالعہ بھی اس انجمن کے زیر انتظام ہے۔ جہاں قدیم و جدید مختلف کتابیں کافی تعداد میں ہیں اور اخبارات بھی فراہم کئے جاتے ہیں مذہبی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ بھی زیر انتظام رہا۔ جس میں تین اساتذہ مقرر ہے اور طلباء کی کافی اور بڑھتی ہوئی تعداد بھی رہی۔ لیکن افسوس کہ مالی حالت کی خرابی کی وجہ سے چند سال ہوئے اس کو بند کر دینا پڑا

بخدمت عالی جناب [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یہ پہلا موقعہ ہوگا جو آج ہم یہاں آپ جیسی ایک ممتاز فخر ملت قائد ملت! اس انجمن اور غالبًا بلدہ کی تاریخ میں کے خیر مقدم کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ آپکے اسلامی قلب اور اپنے قومی درد کے صحیح اضطراب کا اندازہ بہ آسانی اس سے کیا جاتا ہے کہ مسلم قوم کی ترقی اور بہبودی کے شعبوں میں نہ صرف ریاست حیدرآباد دکن بلکہ اقلیم ہند کی پوری وسعت میں' ایک انقلابی کیفیت نظر آرہی ہے، جس کے نتائج کے متعلق یقین کے ساتھ امید افزا پیشین گوئی کیجاسکتی ہے۔ آپکی خداداد قابلیت کا صحیح نصب العین اور خوش حال زندگی کا اعلیٰ موضوع جو طویل سفروں اور ان کی تکالیف کا محرک و باعث ہو رہا ہے اسکو خادم القوم مخلص و مسلم کے مقدس ارشاد کا صحیح عملی ترجمہ کہنا چاہیے جو آج ہمیں بھی یہ موقع حاصل ہوا۔

فخر ملت! آپ کی علمی دلچسپیوں کے نظر کرتے ہماری اس مسلم انجمن کی جو ایک رجسٹرڈ جماعت ہے تقریبًا پینتیس سالہ جدوجہد کا ایک مختصر سا خاکہ آپ کے روبرو اگر اس وقت پیش کرنے کی جرأت کیجائے تو بے موقعہ نہ ہوگا

مذہبی اور سرکاری تعلیم کے متعلق اس انجمن کی جدوجہد کا دائرہ زیادہ تر مقامی ضروریات تک محدود رہا۔ اپنی ضرورتوں کے متعلق مسلسل طور پر مختلف ذرائع سے صحیح مقام پر اپنی آواز پہنچانے کی کوشش کیگئی۔ اس سلسلہ میں صوبے کے گورنر، حکومت کے وزراء اور سررشتۂ تعلیم کے حکام سے وفدی صورتوں میں بھی گفتگو ہوئی اور یادداشتیں پیش کیگئیں لیکن ہمارے مطالبات سے ہمدردی کے الفاظ، وعدوں اور حیلہ جوئیوں کے سوائے کوئی اور مفید نتیجہ نہیں نکل آیا

اب خصوصًا آندھرا یونیورسٹی کے قیام کے بعد سے ہماری تعلیم میں اور رکاوٹ پیدا ہوگئی۔ مسلم طالبات کے لئے ابتدائی مدارس کے سوائے اور کچھ نہیں۔ اور مسلم طلباء کے لئے ایک ہی منسپل مڈل اسکول ہے جہاں تفہیم اردو میں ہوتی ہے اور یہاں سے جب طلبا ثانوی تعلیم کے لئے دوسرے مقامی ہائی اسکولوں میں جاتے ہیں تو وہاں تفہیم اور دوسرے بہت کچھ اسباق کی زبان وہ نہیں ہوتی جو کل تک اُن کی رہی۔ پس ایسی صورت میں اگر اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو جو ہم دوسری اقوام سے تعلیم میں پیچھے ہیں تو کوئی تعجب نہیں۔

اس انجمن کی کوئی متعد بہ مستقل آمدنی نہیں، لیکن باوجود اسکے اپنے مقاصد کی تحت مختلف اس کے طلباء کو تعلیمی وظائف اور امداد دیجاتی ہے۔ ایک کتب خانہ اور دارالمطالعہ بھی اس انجمن کے زیر انتظام ہے۔ جہاں قدیم و جدید مختلف کتابیں کافی تعداد میں ہیں اور اخبارات بھی فراہم کئے جاتے ہیں مذہبی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ بھی زیر انتظام رہا۔ جس میں تین اساتذہ مقرر رہے اور طلباء کی کافی اور بڑھتی ہوئی تعداد بھی رہی۔ لیکن افسوس کہ مالی حالت کی خرابی کی وجہ سے چند سال ہوئے اس کو بند کردینا پڑا

ہماری انجمن کی ایک خاص عمارت بھی ہے جو شہر میں ایک نمایاں جگہ واقع ہے اور قدیم سلطنت سے متعلق ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن وہ بھی آج گذشتہ طوفان کے صدمہ سے بہت کچھ ناقابل رہائش ہوچکی ہے۔ جسکی تعمیر اور انجمن کی امداد کے لئے کئی دفعہ حضور شاہ دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کی [illegible] ہی سے درخواست کا خیال ہوا مگر ہماری کمزور آواز کی رسائی کا کوئی موزوں ذریعہ نہ ہونیکی وجہ ایسی جرأت نہیں ہوسکی۔ بایں ہمہ آج بھی سرکاری [illegible] میں ہماری انجمن کو وقیع مانا جاتا اور ہمارے مذہبی، معاشرتی اور تعلیمی معاملات وغیرہ میں مشورہ لیا جاتا اور اسکو معتبر مانا جاتا ہے

قائد ملت! ہم آپکی مخلصانہ اور بیش بہا خدمات ملی کا نہایت تشکر کے ساتھ دلی اعتراف کرتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ آپکے وسیع اور فیض رساں اسلامی قلب [illegible]

میں اس خوبصورت [illegible]

مورخہ ۱۹ ستمبر [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

واللہ الذی ارسل الریاح فتثیر سحابا فسقناہ الیٰ بلد میت

ہدیۂ سپاس

بخدمت عالی قائد اعظم مسلمانان حیدرآباد دکن و فخر ملت اسلامیہ نواب بہادر یار جنگ بہادر مدظلہ و دیگر اکابر قوم

منجانب جمعیۃ علماء (احناف) صوبہ سرحد پشاور

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست — کہ ایں مژدہ آسائش جان ماست

ہزار ہزار شکر خدائے قدوس و برتر راست کہ سحاب رحمت را بایں سرزمین بے آئیں از غایات کریمانہ بے پایان خود باز گوہربار فرمودہ نخل تمنائے مایاں را در ماہ اردی بہشت کہ درختان بے برگ را خلعت نوروزی از جانب اللہ عطا می شود مثمر و شاداب فرمود و مسلمانان صوبہ سرحد بقدوم میمنت لزوم چنیں مرد حق شناس مودت اساس بمصداق سے بہ دانش بزرگ و بہ ہمت بلند — بہ بازو دلیر و بہ دل ہوشمند۔ یعنی علمبردار دولت علویہ آصفیہ و غمگسار ملت اسلامیہ مربی الفضلاء و محب الاتقیاء عالیجناب نواب بہادر یار جنگ بہادر ایدہ اللہ بنصرہ کہ در علوم قدسیہ بحر کامل و در سیاسیات حاضرہ ضرب المثل اند ایچنیں رفقائے آنجناب حضرت مولانا بحر العلوم و ضیاء النجوم مولوی عبد الحامد صاحب بدایونی کہ در علوم حقائے اسلامیہ طرۂ امتیاز انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء می دارند و بین اعین الناس جناب قاضی محمد عیسیٰ خان صاحب و حضرت مولانا کرم علی صاحب کہ بہ خدمت گزاری ملک و ملت شہرۂ آفاق شخصیت دارند تکالیف سفر برداشتہ برائے اندمال جراحت مسلمانان سرحد مرہم کافور دست شفقت خود نہادہ بہ ہمت و ہدایت قائد اعظم فخر ملت و الدین محمد علی جناح بتقویت تحریک پاکستان بمقابلہ گروہ گاندھویہ برائے بیداری مسلمانان روبکار آوردند جزاہم اللہ احسن الجزاء

معزز مہمانان! درینجا ذکر عہد عتیق کانگرس ضروری است تاکہ آں محباں آگاہ شوند کہ در وزارت کانگرس از کتب درسیۂ صبیان ذکر حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم را خارج نمودہ، غنڈہ بل دو قف بل مرتب ساختند و در و لحاظ شریعت مقدسہ را نظر انداز کردند۔ در شریعت بل کہ یک حصہ او محکمہ قضا بود و ہمیں حصہ حیثیت مطالبہ ضروریہ مسلمانان داشت آں را مسترد و حذف نمودند۔ علاوہ ازیں بسیار مظالم ناشدنی بر مسلمانان سرحد روا داشتند الحمد للہ کہ وقار و اقتدار کانگرس الحال مانند شمع سحری ماند۔ و جذبات اہل اسلام بہ دو وجوہ مخالف گشتند یکے اخراج اسم مبارک حضور سرور کونین صلعم از کتابہائے تدریس صبیان و دوم ستیاگرہ گوسالہ پرستان برخلاف دولت اسلامیہ آصفیہ۔

جناب والا! در ملک افغانان جذبۂ پاکستان از مدت مدید ظہور پذیر است و ایں تخیل را کہ در حقیقت نفس الامری پیدا کردہ حکیم الامت علامہ محمد اقبال صاحب مرحوم نور اللہ مرقدہ بود صاحبزادہ عبد الودود صاحب صمدی القادری "بنام مشرقی پاکستان" نشر و اشاعت نمود۔ و علمائے کرام صوبہ سرحد و سجادہ نشینان عظام ہمنوائے ایشاں بودند۔ الحمد للہ کہ ہمیں مقصد را مسلم لیگ نیز نصب العین خود گردانیدہ بہ لباس پاکستان روشناس عالم کرد۔ در حقیقت خیال پاکستان تا حد نہایت مبارک و پاکیزہ نوعیت دارد۔ چرا کہ ہمیں امر است تمیز مابین مشرک و موحد بمصداق الآیۃ کریمہ یا ایہا الذین لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المومنین۔

[illegible]

منجانب جمعیۃ علماء (احناف) صوبہ سرحد پشاور

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست که ایں مژدہ آسائش جان ماست

ہزار ہزار شکر خدائے قدوس و برتر راست کہ سحاب رحمت را بایں سرزمین بے آئیں از عنایات کریمانۂ بے پایان خود باز گوہر بار فرمودہ نخل تمنائے مایان را در ماہ اردی بہشت کہ درختان بے برگ را خلعت نوروزی از جانب اللہ عطا می شود مثمر و شاداب فرمود و مسلمانان صوبہ سرحد بقدوم میمنت لزوم چنیں مرد حق شناس مودت اساس بمصداق سه به دانش بزرگ و بہمت بلند به بازو دلیر و بدل ہوشمند۔ یعنی علمبردار دولت علویہ آصفیہ و غمگسار ملت اسلامیہ مربی الفضلاء و محب الاتقیاء عالیجناب نواب بہادر یار جنگ بہادر ایدہ اللہ بنصرہ کہ در علوم قدسیہ بحر کامل و در سیاسیات حاضرہ ضرب المثل اند ایں چنیں رفقائے آنجناب حضرت مولانا بحر العلوم و ضیاء النجوم مولوی عبد الحامد صاحب بدایونی کہ در علوم حقۂ اسلامیہ طرۂ امتیاز انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء می دارند و عین اعین الناس جناب قاضی محمد عیسیٰ خان صاحب و حضرت مولانا کرم علی صاحب کہ بہ خدمت گزاری ملک و ملت شہرۂ آفاق شخصیت دارند تکالیف سفر برداشتہ برائے اندمال جراحت مسلمانان سرحد مرہم کافور دست شفقت خود نہادہ بہ ہمت و ہدایت قائد اعظم فخر ملت و الدین محمد علی جناح بہ تقویت تحریک پاکستان بمقابلۂ گروہ گاندھویہ برائے بیداری مسلمانان روبکار آوردند جزاھم اللہ احسن الجزاء

معزز مہمانان! در اینجا ذکر عہد عتیق کانگرس ضروری است تا کہ آں محبان آگاہ شوند کہ در وزارت کانگرس از کتب درسیۂ صبیان ذکر حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم را خارج نمودہ، غنڈہ بل و وقف بل مرتب ساختند و در و لحاظ شریعت مقدسہ را نظر انداز کردند۔ در شریعت بل کہ یک حصۂ او محکمہ قضا بود و ہمیں حصہ حیثیت مطالبہ ضروریہ مسلمانان داشت آں را مسترد و حذف نمودند۔ علاوہ ازیں بسیار مظالم ناشدنی بر مسلمانان سرحد روا داشتند الحمد للہ کہ وقار و اقتدار کانگرس الحال مانند شمع سحری ماند۔ و جذبات اہل اسلام بہ دو وجوہ مخالف گشتند یکے اخراج اسم مبارک حضور سرور کونین صلعم از کتابہائے تدریس صبیان و دوم ستیاگرہ گوسالہ پرستان برخلاف دولت اسلامیہ آصفیہ۔

جناب والا! در ملک افغانان جذبۂ پاکستان از مدت مدید ظہور پذیر است و ایں تخیل را کہ در حقیقت نفس الامری پیدا کردۂ حکیم الامت علامہ محمد اقبال صاحب مرحوم نور اللہ مرقدہ بود صاحبزادہ عبد الودود صاحب صمدی القادری "بنام مشرقی پاکستان" نشر و اشاعت نمود۔ و علمائے کرام صوبہ سرحد سجادہ نشینان عظام ہمنوائے ایشاں بودند۔ الحمد للہ کہ ہمیں مقصد را مسلم لیگ نیز نصب العین خود گردانیدہ بہ لباس پاکستان روشناس عالم کرد۔ در حقیقت خیال پاکستان تا حد نہایت مبارک و پاکیزہ نوعیت دارد۔ چرا کہ ہمیں اساس است ممیز مابین مشرک و موحد بمصداق الآیۃ کریمہ یا ایھا الذین لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المومنین۔

در آخر ما جملہ حاضرین از طرف علماء سرحد و مسلمانان صوبۂ سرحد بخدمت ہمگی مہمانان مقتدر و معزز ہدیۂ خوش آمدید عرض کنیم و توقع داریم کہ بر ہمیں نمط گاہے گاہے از الطاف عمیمانہ ایشاں دریغ نخواہند فرمود۔ و بدرگاہ رب العزت دست بدعا داریم کہ اللہم اید الاسلام و المسلمین ببقاء دین محمد صلی اللہ تعالی وسلم و بدوام دولۃ الاسلامیۃ الآصفیہ اعنی بہ الامیر ابن الامیر امیر المومنین میر عثمان علیخان مد ظلہ السبحان اللہم انصرہ و خلد ملکہ و ابقاء سلطنتہ و احفظہ و وفقہ باتباع سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنک و کرمک یا ارحم الراحمین بجاہ رسولک الکریم و آلہ المکرمین المطہرین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

جہانت بکام و فلک یار باد جہاں آفرینت نگہدار باد

تہنیت نامہ

منجانب دارالمطالعہ و کتب خانہ چوک نانڈیڑ

بخدمت فیضدرجت عالیجناب نواب بہادر یار جنگ بہادر قائد ملت دام اقبالہ

اس مبارک دورہ مسعود کی ابد پائیدار برکات و فیوضات ۔ اگر خدا یہ
ضیا پاشیوں سے دنیا کے علوم و فنون ترقی کر رہے ہیں اور جنہیں ہر طور مستفاد ہوں کتابیں کرم
دارالمطالعہ نانڈیڑ میں ہے جس کا آغوش خلوص ہر مذہب و ملت کیلئے یکساں کھلا ہوا ہے ۔
اور خلق کے مشترکہ مفاد کو اس طرح پیش نظر رکھا گیا ہے کہ ہماری فیاض گورنمنٹ کے عام
فیوضات و قدیم روایات جو ماضی نے عطا کئے ہیں ۔ مستقبل کی روشنی میں بھی جگمگا رہے ہیں
ہماری خوش نصیبی ہے کہ اس کے پاک مقاصد اور اہم فرائض کو مکمل کرتے ہیں ارکان دارالمطالعہ
دن بدن آگے بڑھتے اور بڑھتے جا رہے ہیں ۔ اور آج یہ مبارک دن ہمیں نصیب ہوا کہ
جناب سے تہنیت کو ہم اور ہمارے دارالمطالعہ کو ایک معتبر ہستی دیکھ رہی ہے ۔ ارکان و منتظمین
دارالمطالعہ کو اپنی رسا قسمت پر جو ناز ہوا اور بالکل بجا ہے کہ عالیجناب کی وہ حقیقت
شناس نگاہیں جس کو ہم اپنی آئندہ امیدوں کا مرکز سمجھتے ہیں ۔ آج اس دارالمطالعہ
کو اپنی گرانقدر توجہات و معائنہ سے مشرف کر رہی ہیں اور توقع ہے کہ معائنہ کی یہی
چند گھڑیاں ہمارے مستقبل میں امید افزا نتائج پیدا کرنے کیلئے بہت کچھ کافی ہوں گی ۔

(۲) قائد ملت کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی معافی چاہتے ہوئے اس امر کو لازمی سمجھا جاتا ہے کہ
دارالمطالعہ کے ضروری حالات و واقعات بھی مختصراً پیش کر دیئے جائیں ۔ امید کی
جاتی ہے کہ یہ چند سطور توجہات عالی کو اپنی طرف منعطف کرنے میں کافی ہو جائیں گے ۔

(۳) دارالمطالعہ نانڈیڑ کی ابتدا ۱۳۵۱ھ سے ہوئی ہے گو اس کی تنظیم اور عملی اقدام کیلئے
کوئی شاہراہ صاف نہ تھی ۔ مگر انسانی زندگی کا مقصد اور فرد کی زندگی کے احساسات
ہمارے کوششوں کیلئے ہمارے سامنے تھے ۔ اس قدر قلیل عرصے میں دارالمطالعہ کی
تنظیمی ترقیوں نے جس بلندی پر قدم رکھا ہے وہ بجا طور پر قابل رشک اور اراکین و معاونین
کے قیمتی جذبات کی انجام دہی کا بیّن نتیجہ ہے ۔

اس مبارک دورِ مسرت میں کے اللہ پائیدار برکات و فیوضات [illegible]

ضیا و [illegible] پاشیوں سے دنیا نے علوم و فنون کو (کو مجرہ) کرتے ہیں اور جنہیں پر نور شعاعوں کا ہمیں گرم

دار المطالعہ نا ناز ہیں ہے جس کا آغوش خلوص ہر مذہب و ملت کیلئے یکساں کھلا ہوا ہے

اور مقف کے مشترکہ مفاد کو اس طرح پیش نظر رکھا گیا ہے کہ ہماری فیاضی" ورثہ کے نام

فیوضات و قدیم روایات جو ماضی نے عطا کئے ہیں ۔ مستقبل کی روشنی میں بھی جگمگا رہے ہیں

ہمارے خوش نصیبی بلکہ اس کے پاک مقاصد اور اہم فرائض کو مکمل کرتے ہیں ارکان دار المطالعہ

دن بدن آگے بڑھتے اور بڑھے جا رہے ہیں ۔ اور آج یہ مبارک دن جو ہمیں نصیب ہوا ایک

جامع شخصیت کو ہم اور ہمارے دار المطالعہ کو ایک منظر ہستی دیکھ رہی ہے ۔ ارکان و منتظمین

دار المطالعہ جو اپنی رفاقت پر ہم ناز کیا اور بالکل بجا ہے کہ جناب کی وہ حقیقت

شناس نگاہ ہیں جس کو ہم اپنی آئندہ امیدوں کا مرکز سمجھتے ہیں ۔ آج وہی دار المطالعہ

کو اپنی " پر انقدر توجہات و معائنہ سے سرفراز کر رہی ہیں اور توقع ہے کہ معائنہ کی یہی

چند گھڑیاں ہمارے مستقبل میں امید افزا نتائج پیدا کرنے کیلئے بہت کچھ کافی ہوں گی ۔

(۲) قائد ملت کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی معافی چاہتے ہوئے اس امر کو لازمی سمجھا جا رہا ہے کہ

دار المطالعہ کے ضروری حالات و واقعات بھی مختصراً پیش کر دیئے جائیں ۔ امید کی

جاتی ہے کہ یہ چند سطور توجہات عالیہ کو اپنی طرف منعطف کرنے میں کافی ہوں گی ۔

(۳) دار المطالعہ نا ناز کی ابتدا حال ۱۳۵۲ سے ہوئی ہے تو اس کی تنظیم اور عملی اقدام کیلئے

کوئی شاہراہ صاف نہ تھی ۔ مگر انسانی زندگی کا مقصد اور فرائض زندگی کے احساسات

ہمارے کوششوں کیلئے ہمارے سامنے تھے ۔ اسقدر قلیل عرصے میں دار المطالعہ کی

تنظیمی ترقیوں نے جس بلندی پر قدم رکھا ہے وہ بجا طور پر قابل رشک اور ارکین و معاونین

کے قیمتی جذبات کی انجام دہی کا بیّن نتیجہ ہے ۔

(۴) علمی اداروں کی دید سے محروم یہ نا ناز مدت سے ایسے دن کا منتظر تھا

جس میں ہمارے لئے نو بہ ترقی کی پوشیدہ ہو پیام حیات ہیں ۔ خدا کا شکر ہے کہ

۵۳

قائد ملت کے وسیع دامن کرم نے ہماری زندگی کے ظلمت کدہ کو شمع فروزاں سے منور کردیا

اور انھیں مبارکباد کا ثبوت یہ شعر دیتا ہے جو ہر دم زبان پر رہتا ہی ہے -

اسکا دامن ہے اپنی آنکھوں پر

اپنا دامن ہی اپنے کام آیا

انصاف اور حقیقی انصاف اس امر کے اعتراف پر مصر ہے کہ ہمارا تنظیم کا اطمینان بخش پروگرام اور دار المطالعہ کا ترقی پرور مشن منظر پر ہے قائد ملت ہی کی تجربہ علمی و ذوق ترقی کا مظہر ہے - وہی دار المطالعہ جس کی زندگی کا عالم یہ ہو کہ کل تک دھندلا تھا آج اسی دار المطالعہ کے ذریعہ مرکز ملت ہی ضیا دوں پر روشنی ڈالتا ہے اور اپنی اشتراکی خصوصیات کی لحاظ سے بلا امتیاز مذہب و ملت ہر فرزند ملک کو اپنے گلے سے لپٹائے کھڑا ہے - اس آغاز اور ابتدائی زندگی کے حالات باعتبار حسرت بہت کچھ قابل افسوس ہیں مگر قابل شکر ہیں وہ احباب جن کی بدولت یہ دار المطالعہ آج اردو انگریزی، مرہٹی اخبارات اور چوبیس رسالہ جات کی بیشتر سے اپنی لطیف یادگاریاں لئے بڑھ رہا ہے۔ اور تقریباً ایک ہزار سے زیادہ کتابیں اس سے بڑھتے ہوئے مطالب کو سمجھا رہی ہیں - دار المطالعہ کی دس سالہ عمر کا کل سرمایہ زندگی اور علاوہ اخراجات خرچ رہے ہیں - مگر اس کی بچت باوجود

سنگ ہم تھی تعداد رکھنے متحمل نہیں ہیں کہ عمارت دار المطالعہ موجودہ محدود گنجائش کی وجہ سے تصانیف سے ناظرین کو محفوظ کیا جا سکے - حالانکہ دیگر ادارہ کی وسعت و منزلیں پر ایک کافی عمارت کا آغاز کرنے کیلئے اراکین دار المطالعہ سبکی کے ساتھ قلبی تکالیف محسوس کر رہے ہیں - اور کوشاں ہیں کہ ان مشکلات کو جلد دور کیا جائے - جو ہمارے کاموں کی تکمیل میں سدّ راہ ہو رہی ہیں -

توقع ہے کہ ذی کرم ہستیوں کا دست اعانت ایسے موقع پر ہمارے ادارہ کو

[illegible]

اور انھیں مباحثات یا نوع بہ نوع تفہیم ہوتی ہے جو ہر دوران جرگہ ابھی ہے۔

اشکبار ہی ہے اپنی آنکھوں پر

اپنا رونا ہی اپنے کام آیا

انصاف اور تحقیق انصاف اس امر کے اعتراف پر مُصر ہے کہ ہمارے تعلیم کا اطمینان بخش پروگرام اور دارالمطالعہ کا ترقی پر دوستی سطا پر ہ فائدہ ملت ہے کہ یہ تجسّر علمی و ذوق ترقی کا مظہر ہے۔ دین ملک پر جس کی زندگی کا علمی پہلو کل تک دھندلا تھا آج اسی دارالمطالعہ کے ذریعہ موثر صفات میں ضیا دوں پر واقف ہے اور اپنی اشتراکی خصوصیات کے لحاظ سے بلا امتیاز مذہب وملت ہر فرزند ملک کو اپنے گلے سے لپٹا لینے کو تیار رہتا ہے۔ اس کا آغاز اور ابتدائی زندگی کے حالات باعتبار حسرت بہت کچھ قابل افسوس ہیں مگر قابل تشکر ہیں وہ احباب جن کی بدولت ہم دارالمطالعہ بانیہ اور دو انگریزی، مرہٹی اخبارات اور بیس رسالہ جات کی پیشکش سے اپنی لطیف یادگاریاں لیے ہوئے ہیں۔ اور تو بتا دیں ہزار سے زیادہ کتابیں اس لائبریری کے سیلاب کو سوختہ کر رہی ہیں۔ دارالمطالعہ کی وسعت اس کا مکمل سرمایہ زندگی۔ اور علامات (اعداد) خرچ رہے ہیں۔ مگر اس کی بحث باوجود سلسلہ وقتی امداد کے متحمل نہیں ہیں کہ عمارت دارالمطالعہ کی موجودہ محدود گنجائش کے مختلف تکالیف سے ناظرین کو محفوظ کیا جا سکے۔ اور طلبہ درجات کی وہ تعداد جن میں ہر ایک کافی عمارت کا آغاز کرنے کے لیے اراکین دارالمطالعہ بیحد پیش کے ساتھ قلبی تکالیف محسوس کر رہے ہیں۔ اور کوشاں ہیں کہ ان مشکلات کو جلد از جلد دور کر دیا جائے۔ جو ہمیں کاموں کی تکمیل میں سدِّراہ ہو رہی ہیں۔

توقع بلکہ دعا کریں جنہوں کا دست اعانت ایسے موقع پر ہمارے ابناء وطن کو فراموش نہ کرے گا۔ آخر میں قائد ملت سے مجمع خراشی کی معافی مانگنے کے بعد دعا ہے کہ خدائے قادر و توانا ہمارے مدرسہ کو ہمیشہ سلطان العلوم

حضرت ظل سبحانی کے سایۂ عاطفت کو ابدالآباد (دائم) قائم رکھے جنکی پرشفقت
حکومت کا ڈنکا بج گیا ہے۔ اور شہنشاہ مذہب و ملت جانثاران ملک کو
حیات جاودانی بخش رہا ہے۔ نیز ہماری کوتاہ نظری ہوگی اگر ہم ایسے
موقع پر اپنے مایۂ ملت کو کچھ اوصاف حمیدہ و مساعی جمیلہ کے
اظہار بیجا دفتر روزگار میں فراموش کردیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ
ہماری کشتی حیات کے کھیون ہار ہے کو رب العالمین تادیر سلامت رکھے
اور ہماری ڈوبتی کشتی کو ساحل کامیابی تک پہنچانے کی انتہائی توفیق عطا (آمین)
فرمائے۔ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ارادتمند

محمد اخلاق حسین زبیری وکیل ہائیکورٹ فرماشاں

ومعتمد دارالمطالعہ

مجوزہ پریس نامہ ریڈ

حیدرآباد دکن

-: سپاسنامہ :-

بخدمت عالیجناب نواب بہادر یار جنگ بہادر قائد ملت اسلامیہ سلطنت آصفیہ۔

جناب محترم و معزز حاضرین! بفضل خدا آج ہم تمام خادم فن اور جمیع کار پردازان محبوبیہ کارخانہ جلد سازی جتنا فخر کریں کم ہے اسلئے کہ آج ہمارے ہر دلعزیز قائد نے ہمارے کارخانہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف عزت بخشا۔

ہم سب نواب صاحب محترم کا پر جوش خیر مقدم کرتے ہیں۔

حضرات! نواب صاحب محترم کی ذات ستودہ صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں آج اسوقت مسلمانان حیدرآباد کی آنکھ کا نور اور مسلمانان ہندوستان کے دل کا سرور ہیں آپکی گذشتہ دو سالہ بے داغ زندگی مسلمانان حیدرآباد کیلئے آب حیات کا کام کر رہی ہے۔ یہ آپ ہی کی سعی مسلسل اور عمل پیہم کا نتیجہ ہے کہ ہمارے کاروان کو احساس زیاں ہوا۔ اور وہ اب ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

حضرات! مسلمانوں کیلئے سب سے بڑا مسئلہ معاشی ہے۔ زراعت۔ تجارت۔ صنعت و حرفت ہر چیز میں ہم سب سے پیچھے ہیں۔ میں آپ حضرات کو یقین دلاتا ہوں کہ نواب صاحب کی زندگی کا ایک بہت بڑا مقصد مسلمانان حیدرآباد کو معاشی پستی اور زبوں حالی سے نجات دلانا ہے۔ انشاءاللہ یہ پورا ہو کر رہیگا۔

ناچیز محبوبیہ کارخانہ جلد سازی آج سترہ (۱۷) سال سے ملک میں قائم ہے۔ حوادث زمانہ نے کئی بار اسے پچھیڑنا چاہا لیکن باری تعالیٰ کا شکر ہے کہ کارخانہ راہ ترقی سے ڈگمگا نہ سکا۔ اور آج آپ کو ہند اور بیرون ہند کی اہم شخصیتوں کے آراء سے معلوم ہوگا کہ اسوقت یہ کارخانہ ہندوستان میں اپنی نوعیت کا واحد کارخانہ ہے

ہمارے کارخانے والی نعمت حضرت جلالۃ الملک خلد اللہ ملکہٗ ہیں

[illegible]

جناب محترم و معزز حاضرین! بفضل خدا آج کمترین خادم
فن اور جمیع کارپردازان محبوبیہ کارخانہ جلد سازی جتنا فخر کریں کم ہے اسلئے کہ آج ہمارے
ہر دلعزیز قائد نے ہمارے کارخانہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف عزت بخشا -
ہم سب نواب صاحب محترم کا پرجوش خیر مقدم کرتے ہیں -

حضرات! نواب صاحب محترم کی ذات ستودہ صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں
آج اسوقت مسلمانان حیدرآباد کی آنکھ کا نور اور مسلمانان ہندوستان کے دل
کا سرور ہیں آپکی گذشتہ (۱۰) سالہ بے داغ زندگی مسلمانان حیدرآباد کیلئے آب حیات
کا کام کرگئی - یہ آپ ہی کی سعی مسلسل اور عمل پیہم کا نتیجہ ہے کہ ہمارے کاروان
کو احساس زیاں ہوا - اور وہ اب ترقی کی راہ پر گامزن ہے -

حضرات! مسلمانوں کیلئے سب سے بڑا مسئلہ معاشی ہے زراعت - تجارت -
صنعت و حرفت ہر چیز میں ہم سب سے پیچھے ہیں - میں آپ حضرات کو یقین دلاتا
ہوں کہ نواب صاحب کی زندگی کا ایک ~~...~~ بہت بڑا مقصد مسلمانان حیدرآباد کو معاشی
پستی اور زبوں حالی سے نجات دلانا ہے - انشاءاللہ یہ پورا ہوکر رہے گا -

ناچیز محبوبیہ کارخانہ جلد سازی آج سترہ (۱۷) سال سے ملک میں قایم
ہے - حوادث زمانہ نے کئی بار اسے بکھیرنا چاہا لیکن باری تعالی کا شکر ہے کہ کارخانہ راہ
ترقی سے ڈگمگا نہ سکا - اور آج آپ کو ہند اور بیرون ہند کی اہم شخصیتوں کے آراء
سے معلوم ہوگا کہ اسوقت یہ کارخانہ ہندوستان میں اپنی نوعیت کا واحد کارخانہ ہے
ہمارے آقائے ولی النعمت حضرت جلالت الملک خلد اللہ ملکہٗ بھی
اس کارخانہ کے کام کو پسند فرماتے ہیں - یورپ اور مصر اور جرمنی کے ماہران
فن نے بھی اس کارخانہ کے کام پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے -

عالیجناب اور معزز حاضرین کیلئے یہ امر باعث مسرت ہوگا کہ
اس کارخانہ میں طلبا کو وظیفہ دے کر کام سکھلایا جاتا ہے - اور اب تک

تخمیناً (۱۵۰) طلبا اس ادارہ میں کام سیکھ کر نکلے ہیں۔ کارخانہ ہذا میں اسوقت مختلف قسم کی جلد سازی کے علاوہ مندرجہ ذیل خاص قسم کا سامان بھی تیار کیا جاتا ہے۔

آخر میں اپنی طرف سے اور منجانب کارکنان کارخانہ ہذا عالیجناب نواب صاحب محترم اور معزز حاضرین کی تشریف آوری کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے باوجود اپنی گوناگوں مصروفیات کے ہماری استدعا کو رد نہ فرمایا۔ بارگاہ رب العزت میں ہم سب کی دلی دعا ہے کہ خداوند عالم ہمارے بادشاہ ذیجاہ حضرت جلالت الملک خلد اللہ ملکہٗ اور خانوادہ مبارک شہزادگان و شاہزادیان فرخ فال کی عمر و اقبال میں دن دونی ترقی عطا کرے (آمین یا رب العالمین)

آخر میں دعا ہے کہ پروردگار عالم ہمارے قائد ملت کو ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے کہ اسی وقت حضرت جلالت الملک کی ذات گرامی کے بعد وہی ایک مسلمانان دکن کی امیدوں کا ماویٰ اور ملجا ہیں۔ فقط

پیش کنندہ کمترین شیخ محبوب قریشی مہتمم و بانی کارخانہ
منجانب کارپردازان محبوبیہ کارخانہ جلد سازی نظام شاہی روڈ
حیدرآباد دکن

تفصیل سامان متفرق

فوٹو البم - فرامین البم - اسٹامپ البم - فوٹو فریم - کلینڈر اسٹانڈ - رائٹنگ پیاڈ
فائل کیس - فائل کور - نوٹ بلیو - کلپ بورڈ - رسائل کور - بکسیس - نوٹ بک

تخمیناً (۱۵۰) طلبا اس ادارہ میں کام سیکھ رہے ہیں۔ کارخانہ ہذا میں اسوقت مختلف قسم کی جلد سازی کے علاوہ حسب ذیل خاص قسم کا سامان بھی تیار کیا جاتا ہے۔

آخر میں اپنی طرف سے اور منجانب کارکنان کارخانہ ہذا عالیجناب نواب صاحب محترم اور معزز حاضرین کی تشریف آوری کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے باوجود اپنی گوناگوں مصروفیات کے ہماری استدعا کو رد نہ فرمایا۔ بارگاہ رب العزت میں ہم سب کی دلی دعا ہے کہ خداوند عالم ہمارے بادشاہ ذیجاہ حضرت جلالت الملک خلد اللہ ملکہ اور خاندان مبارک شہزادگان و شاہزادیان فرخ فال کی عمر و اقبال میں دن دونی ترقی عطا کرے (آمین یا رب العالمین)

آخر میں دعا ہے کہ پروردگار عالم ہمارے قائد ملت کو ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے کہ اس وقت حضرت جلالت الملک کی ذات گرامی کے بعد وہی ایک مسلمانان دکن کی امیدوں کا مادی اور ملجا ہیں۔ فقط

پیش کردہ کمترین شیخ محبوب قریشی مہتمم وبانی کارخانہ منجانب کارپردازان محبوبیہ کارخانہ جلد سازی نظام شاہی گوڑہ [illegible]

حیدرآباد دکن

تفصیل سامان متفرق

فوٹو البم۔ فیاسی البم۔ اسٹامپ البم۔ فوٹو فریم۔ کیلنڈر اسٹانڈ۔ ڈرائنگ پیاڈ فائل کیس۔ فائل بورڈ۔ نوٹ پیڈ۔ کلپ بورڈ۔ ڈسائیل بورڈ۔ بگ کیس۔ سوٹ کیس بک پاکٹ۔ وغیرہ وغیرہ

مورخہ ۱۷ ارديبہشت ۱۳۵۰ف روز شنبہ بوقت ۵ ساعت عصر

مطبوعہ شمس المطابع [illegible] پریس

سپاسنامہ

بہ عالی خدمت مجاہد ملت قائد دکن حضرت نواب بہادر یار جنگ بہادر مدظلہ

انجمن جلیل مسلم لائبریری مومن پورہ اور انجمن اشاعت اردو کے لیے بے حد مسرت و افتخار ہے کہ ہندوستان کے اس قائد نے اپنی آمد سے انہیں مشرف فرمایا جس کی ایمانی فراست اور کلیمانہ سیاست سے حال و مستقبل نے بلند توقعات وابستہ کر رکھی ہیں۔ ہم بہ صمیم قلب اپنے معزز مہمان کی تشریف آوری پر ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں۔ اور ہمارا یہ یقین ہے کہ صوبہ جات متوسط و برار اور ناگپور کے حال پر آپ نے ہمیشہ جو شفقتیں نازل فرمائی ہیں وہ ہمارے لیے نتیجہ خیز ثابت ہوں گی۔

قائد ملت!

ناگپور کے ان نوجوانوں نے جو اپنی عظمت پر سوسائٹی کی فکر کا ادبی اور تعلیمی نشاط ثانیہ کو فرض جانتے ہیں آپکی ذات گرامی سے ہمیشہ وابستگی محسوس کی۔ شباب کی امید آفریں نظر کے ساتھ انھوں نے ہمیشہ آپکی ذات میں ایک ایسا قائد دیکھا جو ہمارے سینوں اور ہمارے قدموں میں نئی جان ڈال دیتا ہے اور اپنے دلی گرمی سے ان افسردہ مردہ دل بیماریوں کے دل بھی گرما دیتا ہے اور اپنے سینے کی آگ سے وہ روحانی اور اخلاقی عناصر تیار کرتا ہے جنکے بغیر اقبال مرحوم کے خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتے۔ آج اگر ایک طرف جنگ کی بڑی طاقتوں کو حیات قوم کی تجدید سمجھا جا رہا ہے تو دوسری طرف دنیاوی اور دینی رہنماؤں کی کامیابی کو دین و مذہب کی کامیابی سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ نہ یہ جدت پسندی کی فتح ہے نہ دین کی۔ آج اگر ایک طرف وہ ذہنی انقلاب پیدا ہوا ہے جسکے بغیر سادی جدت پسندی الحاد تک جا پہنچتی ہے تو دوسری طرف دین کی وہ صحیح تعبیر نہیں ہوئی ہے۔ جو دنیا کی زندگی کے لیے بھی کافی ہے۔ لہذا

انجمن جلیل مسلم لائبریری موسن پورہ اور انجمن اشاعت اردو کے لئے بہت امر وجہ افتخار ہے کہ ہندوستان کے اس قائد نے اپنی آمد سے انہیں مشرف فرمایا جن کی ایمانی فراست اور اعلیٰ ذی سیاست سے حال اور مستقبل نے بلند توقعات وابستہ کر رکھی ہیں۔ ہم بصمیم قلب اپنے معزز مہمان کی تشریف آوری پر ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں۔ اور ہمارا یقین ہے کہ صوبہ جات متوسط و برار اور ناگپور کے حال پر آپ نے ہمیشہ جو شفقتیں نازل فرمائی ہیں وہ ہمارے لئے نتیجہ خیز ثابت ہوں گی۔

قائد ملت :—

ناگپور کے ان نوجوانوں نے جو اپنی عظمت پر سوسائٹی کی فکری ادبی اور تعلیمی نشاط ثانیہ کو فرض مانتے ہیں آپکی ذات گرامی سے ہمیشہ وابستگی محسوس کی۔ شباب کی امید آفریں نظر کے ساتھ انہوں نے ہمیشہ آپکی ذات میں ایک ایسا قائد دیکھا جو ہمارے مسائل اور ہمارے قدموں میں نئی جان ڈال دیتا ہے اور اپنے دل کی گرمی سے ان اداروں کے مردہ دل ہماریوں کے دل میں گرما دیتا ہے اور اپنے سینے کی آگ سے وہ روحانی اور اخلاقی عناصر پیدا کرتا ہے جنکے بغیر انسانی ترقی کے خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتے۔ آج اگر ایک طرف چند نام نہادی مذہبیوں کو حیات قومی کی تجدید سمجھا جا رہا ہے تو دوسری طرف دنیاوی اور دینی رہبروں کی کامیابی کو دین و مذہب کی کامیابی سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ نہ یہ جدت پسندی کی فتح ہے نہ دین کی۔ اگر ایک طرف وہ ذہنی انقلاب نہیں ہوا ہے جسکے بغیر ساری جدت پسندی اختلاف نقالی بن جاتی ہے تو دوسری طرف دین کی وہ صحیح تعبیر نہیں ہوئی ہے۔ جو دنیا کی زندگی کیلئے بھی کافی ہے۔ اور حیات قومی کے نشو و ارتقاء کی راہ بنائے۔ کہیں تعیش کا فتح ہے تو کہیں تعصب کی۔ اور آج یہی قوتیں ہمارے دروازوں پر بھی معرکہ آرا ہیں۔ ایسے میں آپ جیسی شخصیت ایک نعمت ہوگا۔ ہم خدا عزوجل سے دعا مانگتے ہیں کہ

اِھدِنا الصراط المستقیم " اور پھر طمانیت قلب کے ساتھ اسی صراط مستقیم
کے ایک رہرو کو رہنما ماننے کی آرزو رکھتے ہیں۔ اور بلاشبہ ہماری تمنا آپ کی
قیادت میں سامان تسکین پاتی ہے۔

حکیم ملت :—

علم وادب کے فقیر وضیع میں آزادی اور حریت فکر کا احساس تک
نہ ہو تو وہ شک و شبہ کا محض ایک ڈھیر بن جاتا ہے۔ اسلئے ہم علم وادب
کے نام لیوا ہونے کی حیثیت سے اس پر مسرور ہیں کہ آپ کو انسانی روح کی
آزادی کا علمبردار پاتے ہیں۔ اور یہ دیکھتے ہیں کہ جب یہ مملکت کی جابرانہ
وطنیت اور ملوکیت اطلاق سے بے تعلقی اور اسکے جمہوری جمہوریت کے دعوی
سے اپکی نظریات بلند بیزار ہے۔ اور وہ دنیا میں ایسا نظام حکومت دیکھنے
کی متمنی ہے جو وسیع تر انسانیت کے اتحاد میں خارج ہونے کی بجائے
ممد و معاون ہو۔ اور ازلی و ابدی اخلاقی اصولوں کے تحت اپنی معیشت
منظم کرے۔

قائد دکن :—

ہم اس حقیقت کے اعلان پر مسرور ہیں کہ آپ نے ان
رشتوں کو ہمیشہ استوار دیکھا چاہا۔ جو سی پی اور برار و دکن کو
آپ سے مملکت آصفیہ سے اور خصوصاً دکن سے وابستہ کئے ہوئے ہیں
یہ عقیدت و وابستگی کی انتہا ہی سلسلہ کی ایک مضبوط کڑی تھا
آپ نے اسٹیٹ مسلم لیگ کے مرکزی دفتر بمقام ناگپور کو منتقل فرمایا
اور ہمیں چند دنوں کے تجربہ نے یہ یقین دلایا بلکہ اسٹیٹ مسلم لیگ کی
مرکزی دفتر کا ناگپور میں قیام سے اور اسکے لائق کارکنوں کی موجودگی
میں ناگپور [illegible]

حکیم ملت ! —

عالم وادب کے قصر رفیع میں آزادی اور حریت فکر کا آب ورنگ نہ ہو تو وہ سنگ وخشت کا محض ایک ڈھیر بن جاتا ہے۔ اسلئے ہم علم وادب کے نام لیوا ہونے کی حیثیت سے اس پر مسرور ہیں کہ آپ کو انسانی روح کی آزادی کا علم بردار پاتے ہیں۔ اور یہ دیکھتے ہیں کہ جدید ممالک کی جارحانہ وطنیت اور ملوکیت اخلاق سے انکی بے تعلقی اور انکے جھوٹے جمہوریت کے دعووں سے آپکی فطرت بلند بیزار ہے۔ اور وہ دنیا میں ایسا نظام حکومت دیکھنے کی متمنی ہے جو وسیع تر انسانیت کے ارتقاء میں حارج ہونے کی بجائے ممد ومعاون ہو۔ اور ازلی وابدی اخلاقی اصولوں کے تحت اپنی معنوی تنظیم کرے۔

قائد دکن ! —

ہم اس حقیقت کے اعلان پر مسرور ہیں کہ آپ سے اس رشتہ کو ہمیشہ استوار دیکھا گیا۔ جو سی پی اور برار والوں کو آپ سے مملکت آصفیہ سے اور خسرو دکن سے وابستہ کئے ہوئے ہیں یہ عقیدت وارتباط کی لامتناہی سلسلہ کی ایک مضبوط کڑی تھی کہ آپ نے اسٹیٹ مسلم لیگ کے مرکزی دفتر بجلد ناگپور کو منتقل فرمایا — اور ہمیں چند دنوں کے تجربہ نے یہ یقین دلایا ہے کہ اسٹیٹ مسلم لیگ کے مرکزی دفتر کے ناگپور میں قیام سے اور اسکے لائق کارکنوں کی موجودگی سے ناگپور کو سیاسی تمدنی اور تنظیمی اعتبار سے مرکزی اہمیت حاصل ہوگئی۔ ہم اس اقدام کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور برار سی پی لیگ کی صدر کی حیثیت سے آپ نے اس اقدام کیلئے جو کیا ہے اسکے بجان معترف ہیں اسی سلسلہ میں آپکو یہ سنکر مسرت ہوگی کہ مسلم لائبریری موسومہ

اور انجمن اشاعت اردو مختلف حیثیتوں سے علاقہ حیدرآباد پر
فخر کرتے ہیں۔ جناب ڈاکٹر محمد عبدالمجید اور مس ... نے لائبریری پر
ہمیشہ کرم کیا۔ صدر الحکام عدالت دار ... ہیں۔ آنریبل مسٹر سید ...
نے لائبریری کو دیتے قدم حمایت لازم سے پچھلے دنوں سرفراز فرمایا
اور حضور دکن اعلی اللہ مقامات نے دو سو روپے کا عطیہ منظور
فرما کر لائبریری کی منت پذیریوں میں اضافہ کیا۔ جس کے لیے ہم ہمیشہ
ممنون رہیں گے۔ اسی طرح انجمن اشاعت اردو نے پچھلے دنوں یوم اقبال
کی تقریب منا کر جناب ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور ایم۔ اے
پی۔ ایچ۔ ڈی۔ صدر شعبہ اردو جامعہ عثمانیہ و معتمد ادارہ
ادبیات اردو حیدرآباد کی صدارتی تقریر سے ہم استفادہ کیا۔ اور
آج انجمن اشاعت اردو کا تعلیمی شعبہ ادارہ ادبیات اردو سے
باقاعدہ ملحق ہے۔ اور تعلیم بالغان کی خدمت انجام دے رہا ہے۔
ہم بے مایہ ضرور ہیں لیکن عظمت و استقامت کی ہم میں کمی نہیں۔ اور
آپ کی عنایت ہمارے ساتھ رہیں۔ تو ہمارے پروگرام کی تکمیل میں
کوئی کسر باقی نہیں رہے گی۔ سوسائٹی کی تعمیر کی آرزو ہمارے دلوں
میں موجود ہے۔ اور یہی آرزو ہمیں منزل مقصود کی جانب بڑھا رہی
معزز حاضرین! —

وطنی علائق اگرچہ آپ کے قافلہ منتشر ہستیوں پر حیدرآباد کا
حق تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن ہم آپ سے صاف گزارش کرتے ہیں کہ —
صرف خیال حدود کو نہیں تسلیم کریں — دنیا حق میں سفر

[illegible]

بخیریت گزر گیا ۔ صدر اجلاس عدالت دار موجود نہیں ۔ اسپیشل منسٹر سید

نے لائبریری کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے پہلے دو بار سرفراز فرم

اور حضرت دکن اعلیٰ اللہ مقامہ نے دو سو روپئے کا عطیہ منظور

فرما کر لائبریری کی منت پذیری میں اضافہ کیا ۔ جس کے لیے ہم صدا

ممنون رہیں گے ۔ اسی طرح انجمن اشاعت اردو نے پچھلے دنوں یوم اقبا

کی تقریب منائی جناب ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور ایم ۔ اے

پی ۔ ایچ ۔ ڈی ۔ صدر شعبۂ اردو جامعۂ عثمانیہ و معتمد ادارۂ ادبیات

ادبیات اردو حیدرآباد کی صدارتی تقریر سے بہت استفادہ کیا ۔ اس

آج انجمن اشاعت اردو کا تعلیمی شعبہ ادارۂ ادبیات اردو سے

باقاعدہ ملحق ہے ۔ اور تعلیم بالغان کی خدمت انجام دے رہا ہے ۔

ہم بے مایہ ضرور ہیں لیکن عظمت و استقامت کی ہم میں کمی نہیں ۔ اور

آپ کی عنایت ہمارے آڑے آئیں ۔ تو ہمارے عزائم کی تکمیل میں

کوئی کسر باقی نہیں رہے گی ۔ سوسائٹی کی تعمیری آرزو ہمارے دلوں

میں ضرور ہے ۔ اور یہی آرزو ہمیں منزل مقصود کی جانب آگے بڑھا

محترم قائد ! ـــــ

وطنی علائق اگرچہ آپ کی قائدانہ مصروفیتوں پر چھائے ہوئے

حق تسلیم کر لیا ہے ۔ لیکن ہم آپ ہی کی سی شان فراست پر جو

حضر اقبال حدود کو نہیں تسلیم کرتی ۔ اپنا حق بھی سمجھ

جانتے ہیں ۔ آپ نے ٹھیک ہی ۔ ہاں صحیح لیکن ہم اقبال

کے لفظوں میں تو نہیں کہہ سکتے ہیں کہ

(۲)

۵۹

قدرت نے تجھے بخشے ہیں جوہر ملکوتی

خاکی ہو مگر خاک سے رکھتے نہیں پیوند

درویش خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی

گھر میرا نہ دلی نہ ~~[illegible]~~ صفاہان نہ سمرقند

اردو کو ہمیں اپنے جینے کا ثبوت دینا ہے اور ہمیں یہ ثابت
کرنا ہے کہ ہم ابھی زندہ زبان رکھتے ہیں اور اس کی کوشش میں بھی
ہیں ہمیں آپ جیسے کارکنوں کی ہمدردی اور اعانت کی اشد
ضرورت ہے —

ہم ہیں آپ کے سپاس گذار

کارپردازان

انجمن اشاعت اردو و مسلم لائبریری

مومن پورہ محمد علی روڈ ناگپور

الفاروق پریس کامٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاسنامہ

بعالی خدمت عالیجناب نواب بہادر یار جنگ بہادر دام اقبالہ

عالیجاہا جن مقاصد دینی و دنیوی کے ساتھ حج بیت اللہ و زیارات مقامات مقدسہ سے مشرف ہو کر
وطن مالوف واپس تشریف لا کر اجلال فرما رہے ہیں اس میں ہم جمیع افغانان مقیم دولت آصفیہ
یک زبان ہو کر بارگاہ رب العزت بصد عجز و انکسار دعا کرتے ہیں اے پروردگار عالم
تو جناب ممدوح کو [illegible] اسلام و قوم میں قدر دن دونی رات چوگنی ترقی عمر و اقبال
عطا فرمائے آمین ثم آمین

ف اے الحاج اس سفر مبارک و ورود مسعود کے موقع پر بمصداق اس کے کہ

مژدہ باد اے قوم افغان بہر تو
از سفر آمد بہادر یار جنگ

حاضرین بصمیم قلب سے پُر خلوص اور پُر جوش ہدیہ خیر مقدم پیش کرتے ہیں اور رب العالمین
تو جناب کو اس فخر قوم و ملت کے جسم [illegible] کو ان کے ہر مقاصد و خیریہ میں روز بروز ترقی عطا فرمائے
آمین ثم آمین فقط

پیش کردہ

جمیع افغانان مقیم حیدرآباد دکن

241

:- سپاسنامہ :-

بخدمت قائد ملت لسان الامت عالیجناب نواب بہادر یار جنگ بہادر
صدر آل انڈیا اسٹیٹس مسلم لیگ۔
منجانب انجمن مسلم خواتین ناگپور۔

قائد ملت:- آج کا مبارک و مسعود دن انجمن کی تاریخ میں یادگار رہیگا کہ آج ایک ایسی عظیم المرتبت مایۂ ناز اور قابل فخر ہستی کے خیر مقدم کا شرف حاصل ہو رہا ہے کہ جس کی ذات ہر قوم و ملت کو بجا فخر و ناز ہے۔ ہم اراکین انجمن دلی مسرت و انبساط کے ساتھ اپنے معزز مہمان کی تشریف آوری پر خلوص پیش کرتی ہیں۔

ہمدرد قوم!:- انجمن مسلم خواتین صوبہ کی واحد نمائندہ انجمن ہے جو خواتین کی علمی - ادبی اور معاشرتی ترقی کی غرض سے قائم کی گئی تھی۔ معرض وجود میں آتے ہی انجمن نے تعلیمی مسئلہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور اپنے تمام ہمدردان قوم کے ساتھ تعلیم نسواں کی ترقی میں کوشاں ہے۔ انجمن کی تعلیمی جدوجہد کا ثمرہ اینگلو اردو گرلز ہائی اسکول ہے۔ اگر خدا کی مدد شامل حال رہی تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب آپ اسے اسلامی زنانہ کالج کی شکل میں دیکھیں گے۔ اس قسم کے مفید اور تعمیری کام انجمن کے مطمح نظر ہیں۔ باوجود گوناگوں مشکلات اور صدہا دشواریوں کے جو ہماری راہ میں حائل رہیں اب اسکول شاہراہ ترقی پر گامزن ہے۔ آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے اجلاس کے سلسلہ میں جب آپ ناگپور تشریف لائے تھے اس وقت آپ کی خدمت میں انجمن کی طرف سے ایک مختصر ایڈریس پیش کیا گیا تھا۔ اسمیں اعلیٰ جماعتوں کا اجرا

بخدمت قائد ملت لسان الامت عالیجناب نواب بہادر یار جنگ بہادر

صدر آل انڈیا اسٹیٹس مسلم لیگ۔

منجانب انجمن مسلم خواتین ناگپور۔

قائد ملت! — آج کا مبارک و مسعود دن انجمن کی تاریخ میں یادگار رہیگا کہ آج ایک ایسی عظیم المرتبت مایۂ ناز اور قابل فخر ہستی کے خیر مقدم کا شرف حاصل ہو رہا ہے جسکی ذات پر قوم و ملت کو بجا فخر و ناز ہے۔ ہم اراکین انجمن دلی مسرت و انبساط کیساتھ اپنے معزز مہمان کی تشریف آوری پر خیر مقدم پیش کرتی ہیں۔

ہمدرد قوم! — انجمن مسلم خواتین صوبہ کی واحد زنانہ انجمن ہے جو خواتین کی علمی۔ ادبی اور معاشرتی ترقی کی غرض سے قائم کی گئی تھی۔ معرض وجود میں آتے ہی انجمن نے تعلیمی مسئلہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور اپنے تمام ہمدردان قوم کے ساتھ تعلیم نسواں کی ترقی میں کوشاں ہے۔ انجمن کی تعلیمی جد و جہد کا ثمرہ اینگلو اردو گرلز ہائی اسکول ہے۔ اگر خدا کی مدد شامل حال رہی تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب آپ اسی اسلامی زنانہ کالج کی شکل میں دیکھیں گے۔ اسی قسم کے مفید اور تعمیری کام انجمن کے مطمح نظر ہیں۔ باوجود گوناگوں مشکلات اور صبر آزما دشواریوں کے جو ہماری راہ میں حائل رہیں اب اسکول شاہراہ ترقی پر گامزن ہے۔ آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے اجلاس کے سلسلہ میں جب آپ ناگپور تشریف لائے تو اس وقت آپکی خدمت میں ایک انجمن کی طرف سے ایک عرضداشت پیش کی گئی تھی۔ اسمیں اعلیٰ جماعتوں کا اجرا اور بورڈنگ ہاؤس کا قیام یہ دو اہم کام انجمن کے پیش نظر تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ امسال ہم مسلم گرلس اسکول کو ہائی اسکول میں تبدیل کرنے میں

کا میاب ہو گیا۔ رہا بورڈنگ ہاؤس کا قیام تو یہ کام فنڈ کی وجہ سے آئندہ سال تک ملتوی کر دیا گیا۔ آپ کا گرانقدر عطیہ ہمارے اسکول کیلئے بہت ہی مبارک ثابت ہوا۔

نا خدائے ملت! — اسوقت ہندوستان کے رہنے والوں کی زندگی جیسی بن گئی ہے اس سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ اور آپ پیچیدہ مسائل کو بطریق احسن حل کرنے میں کوشاں ہیں۔ لیکن اس صورت میں ہم مسلم خواتین کی زندگی بھی اسطرح بسر ہو رہی تھی جیسے ہم سفر زندگی میں صحیح راستے سے بھٹک کر کسی غلط راہ پر چل رہے ہوں۔ خدا کا فضل و کرم ہی آخر اب تک ٹھیرا۔ ہم جب زندہ مسلمان مرد اور عورتوں پر اسکا رحم آپ جیسی بے لوث اور عظیم جلیل القدر ہستی کی صورت میں نازل ہوا۔ ہم مسلم خواتین نے بھی آپ ہی کو قطب مان کر اپنی اصلی راہ پر آنے کی کوشش کی اور ہم یہ کہتے ہوئے ایک فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم اپنی کوششوں میں بڑی حد تک کامیاب ہو گئی ہیں۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ سمجھنے لگی ہیں کہ ایک مسلم خاتون کا درجہ کیا ہونا چاہیئے۔ اس وقت میں ہماری مسلم خواتین کے ماضی اور حال میں بہت زیادہ فرق ہے لیکن ہم کو یقین ہے کہ مستقبل بہت زیادہ شاندار ہوگا۔ صاحب اعجاز زندہ ہے جو فرد کی تعمیر کرتے۔ اسلئے ہم اپنے حال سے غافل نہیں رہنا چاہتیں۔

مسلمانوں کی وصیت :-

زندگی کی قوت پنہاں کو کردے آشکار — تا یہ چنگاری فروغ جاوداں پیدا کرے
خاک مشرق پر چمک جائے مثال آفتاب — تا بدخشاں پھر وہی لعل گراں پیدا کرے

کہا جاتا ہے کہ حرکت میں برکت ہے۔ مشرق شعرا کے سرتاج علامہ اقبال مرحوم نے بھی

کو ملتوی کر دیا ہے۔ آپ کا گرانقدر عطیہ ہمارے اسکول کیلئے بہت ہی مناسب
ثابت ہوا۔

ناخدائے ملت! —— اسوقت ہندوستان کے رہنے والوں کی زندگی جیسی
بھی گذر رہی ہے اس سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ اور آج پیچیدہ مسائل کو بطریق
احسن حل کرنے میں کوشاں ہیں۔ لیکن اس صوبہ میں ہم مسلم خواتین کا تو ہر
گھڑی اسطرح بسر ہو رہی تھی جیسے ہم سفر زندگی میں صحیح راستے سے بھٹک کر
کسی غلط راہ پر چل رہے ہوں۔ خدا کا فضل و کرم ہوا آخر رب کو غیرت آئی — ہم مصیبت
زدہ مسلمان مرد اور عورتوں کا بیڑا سنبھالا ہم آپ جیسی پرجوش اور عظیم
جلیل القدر ہستی کی صورت میں نازل ہوا۔ ہم مسلم خواتین نے بھی آپ ہی کو قطب
جان کر اپنی اصلی راہ پر آنے کی کوشش کی اور ہم یہ کہتے ہوئے ایک فخر محسوس
کرتے ہیں کہ ہم اپنی کوششوں میں بڑی حد تک کامیاب ہو چکی ہیں۔ اور اسکی وجہ
یہ ہے کہ ہم لوگ سمجھنے لگی ہیں کہ ایک مسلم خاتون کا درجہ کیا ہونا چاہیئے۔
اس وقت میں یہاں کی مسلم خواتین کے ماضی اور حال میں بہت زیادہ فرق ہے۔
لیکن ہم کو یقین ہے کہ مستقبل بہت زیادہ شاندار ہوگا۔ حال امروز وہ
ہے جو فردا کی تعمیر کرے۔ اسلئے ہم اپنے حال سے غافل نہیں رہنا چاہتیں۔
مسلمانوں کے دوست:—

زندگی کی قوت پنہاں کو کردے آشکار — تا یہ چنگاری فروغ جاوداں پیدا کرے
خاک مشرق پر چمک جائے مثال آفتاب — تا بدخشاں پھر وہی لعل گراں پیدا کرے

کہا جاتا ہے کہ حرکت میں برکت ہے۔ مشرق شعرا کے سرتاج علامہ اقبال مرحوم نے بھی
ہماری زندہ ضمیری روح کو اپنی مشعل ہدایت سے روشن فرمایا۔ انہوں نے
سب سے بڑی بات جو ہمیں یاد دلائی وہ ایک برجستہ جملے میں کہی جا سکتی ہے
کہ "حرکت زندگی ہے اور زندگی حرکت" اور حرکت کیلئے آپ جیسوں کا ساتھ چاہیئے۔

۹۱

یعنی آپ کو اللہ نے برکت دی اور آپ ہمیں زندگی دے رہے ہیں - اور نتیجہ آپ
کے سبب سکوں کی شکل میں حاصل ہوگا -

اللہ کی رحمت ! - تعلیم نسواں ہماری اجتماعی زندگی کیلئے جسقدر ضروری ہے
آپ سے زیادہ اس حقیقت کو کون جان سکتا ہے ! - خواتین حال اور مستقبل
کے تمدن اور تہذیب کی امین ہیں - اور اس مقصد کی تکمیل جب ہی ہو سکتی ہے
کہ وہ تعلیمی اداروں اور اپنے زنانہ مدارس کو اپنی قومی زندگی کا ضروری
پروگرام قرار دیں - مادی ضرورتوں سے کون بے نیاز ہو سکتا ہے ! اور ہم
اس صورت میں بڑی صفائی کے ساتھ اپنی مادی ضرورتوں کیلئے آپکی ذات
گرامی سے توقعات قائم کر سکتے ہیں - اور ہم سمجھتے ہیں کہ جن کے وسائل
ہوں ان سے توقعات قائم کرنے میں کوئی وجہ نہ ہونا چاہئے -

ہم ہیں آپ کے سپاس گزار اراکین انجمن مسلم خواتین ناگپور

انجمن پریس ناگپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —: سپاس نامہ! — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت گرامی مرتبت لسان الامت قائد ملک و ملت عالیجناب نواب الحاج مولوی محمد بہادر خان صاحب — (ملقب بہادر یار جنگ) دام اقبالہ و زاد عزہ —

ہم معدودے چند اپنی قسمت پر جس قدر بھی فخر و ناز کریں بجا ہے کیونکہ آج اپنے محبوب ترین قائد ملت کی میزبانی کا شرف ہمیں حاصل ہو رہا ہے — یہ وہ آپ کے گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے، جس میں ہم انکو نہیں اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

عالیجاہا! ہم تمام اہالیان ملت انتہائی خلوص و محبت کے ساتھ خدا کے قدوس کی درگاہ بے نیاز میں عاجزانہ و ملتمسانہ دعا گو ہیں کہ آپکی قومی و ملی بے لوث خدمات میں برکت اور آپ کی عمر و اقبال میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے —

ہم دل و زبان سے شکر گزار ہیں کہ آپ نے چند سال قبل دوبارہ آل انڈیا مہدویہ کانفرنس کی کرسی صدارت کو اسی مقام پر زینت بخشی اور کل ابنائے قوم کے سامنے ملی و قومی اور علمی و صنعتی اور سیاسی مفید ترین لائحہ عمل پیش کر دیا ہے بہترین زریں تجربات و مشاہدات و جذبات کے تاثرات کو ہمارے دلوں کی گہرائیوں میں مرتسم فرمایا — ہم تحریر و تقریر کے ذریعہ اقرار و اعلان کرتے ہیں کہ آپ کی ہدایات سے ہم لوگوں کو بے شمار فوائد حاصل ہوئے اور ہو رہے ہیں —

عالیجاہا! آج ہم تمام مذہبی بھائی اپنے دلوں کو انتہا خوشی کے جذبات سے معمور پاتے ہیں — جب روز روشن میں یہ دیکھتے ہیں کہ آپکی ملی، قومی، سیاسی مقبولیت و محبوبیت ہندوستان کے طول و عرض میں لحظہ لحظہ برق رفتاری کے ساتھ بڑھتی چلی جا رہی ہے

این سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم —

عالیجاہا! ابنائے ملک و قوم کے دلوں میں دن بدن یہ نقوش گہرے ہوتے جاتے ہیں اور یہ احساس ہوتا جا رہا ہے کہ آج جیسا امیر بے نظیر قسمت کے مستحق منتظم اور

بخدمت گرامی مرتبت لسان الامت حامی ملک و ملت عالیجناب نواب الحاج مولوی

محمد بہادر خاں صاحب - (سابق بہادر یار جنگ) دام اقبالہ و زاد اعزازہ -

ہم سعید یان چمن پٹن اپنی قسمت پر جس قدر بھی فخر و ناز کریں بجا ہے کیونکہ
آج اپنے محبوب ترین قائد ملت کی میزبانی کا شرف ہمیں حاصل ہو رہا ہے - یہ
وہ اتفاق ہے جو ہمارے خدا کی قدرت ہے کہ جس میں ہم آپکو اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

عالیجاہا! ہم تمام ابنائے ملت انتہائی خلوص و محبت کے ساتھ خدا کے قدوس کی
درگاہ بے نیاز میں عاجزانہ و ملتجیانہ دعا گو ہیں کہ آپکی قومی و ملی بے لوث خدمات میں
برکت اور آپ کی عمر و اقبال میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے -

ہم دل و زبان سے شکر گزار ہیں کہ آپ نے چند سال قبل دوبارہ آل انڈیا [illegible]
کانفرنس کی کرسی صدارت کو اسی مقام پر زینت بخشی اور کل ابنائے قوم کے سامنے
ملی و قومی اور علمی و صنعتی اور سیاسی مفید ترین لائحہ عمل پیش کر دیا ہے بہترین
زریں تجربات و مشاہدات و جذبات کے تاثرات کو ہمارے دلوں کی گہرائیوں
میں مرتسم فرمایا - ہم تحریر و تقریر کے ذریعہ اقرار و اعلان کرتے ہیں کہ آپ
کے ہدایات سے ہم لوگوں نے بیشمار فوائد حاصل ہوئے اور ہو رہے ہیں -

عالیجاہا! آپکے ہم تمام مذہبی بھائی اپنے دلوں کو بے انتہا خوشی کے جذبات سے معمور
پاتے ہیں - جب روز روشن میں یہ دیکھتے ہیں کہ آپکی ملی، قومی، سیاسی مقبولیت
و محبوبیت ہندوستان کے طول و عرض میں لحظہ لحظہ برق رفتاری کے ساتھ بڑھتی چلی جا رہی ہے

این سعادت بزور بازو نیست - تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ذالک فضل اللہ یعطیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم -

عالیجاہا! ابنائے ملک و قوم کے دلوں میں دن بدن یہ نقوش گہرے ہوتے جا رہے
ہیں اور یہ احساس ہوتا جا رہا ہے کہ آپ جیسا ان کا امیر ہر قسم کے عیش و تنعم اور
شاہی اعزاز و اقتدار اور جاگیرات و خطابات کا انتہائی دریا دلی کے ساتھ
ایثار کر کے ملک و قوم کی خدمت میں حیرت انگیز دلاوری و بہادری

اور بے باکانہ و آزادانہ جراءت، ہمت اور عزم و استقلال کے جانثار شب و روز تمام
ملک کے طول و عرض میں نظر دکھ و دورہ کر رہا ہے تو ہر شخص کو آپکی پیروی کرنی ہے اور
خدمت روزانہ دنیا میں ذاتی مفاد کی بجائے آرام کو خیرباد کہہ کر بھی قوم و ملت
کی بے لوث اور بے غرض خدمت کرنی انتہائی ضروری ہے ۔ دراصل دنیا میں انہی حضرات
کے کارنامے اور خدمات ان کے دنیا سے گذر جانے کے بعد بھی وہاں زد خاص و عام ہیں جو
جنہوں نے اپنے عیش و آرام اور ذاتی منفعت اور جان و مال عزیز کی قربانی کر کے
قوم و ملت کی مخلصانہ خدمت کی ۔ قرون ثلاثہ کی بے شمار مثالیں ہمارے سامنے
ہیں ۔

تو چھوٹا بچہ [illegible] قیامت تک ۔ تو اپنی قوم و ملت کیلئے جیتے تھا [illegible]
خدائے قادر و توانا سے ہماری یہی دعا ہے کہ ہر مسلمان کو آپ کا صداقت شعار و
درد مند جیسا دل دے! ۔ آپ کی سی حق گو زبان دے! آپ کا سا
دماغ دے! آپ کی سی جراءت و ہمت دے! آپ کا سا عزم راسخ و استقلال کامل
آپ کا سا فرض شناسی و ایثار دے! آپکی سی جفاکشی دے! آپ کا سا قومی درد اور
ملی احساس دے! آپکی سی دور رس سیاسی بصیرت دے ۔

کا بھلا! ہمیں وہ قریب زمانہ یاد ہے جبکہ دوران سفر کشمیر میں حکومت کشمیر
کے چند متعصب ظالم حکام نے آپکے ساتھ نہایت ظالمانہ و بے دردانہ سلوک کیا تھا
اسوقت تمام دنیا کی قوم آپکے لئے بے چین ہو گئے تھے ۔ اور سارے ملک میں حکومت
کشمیر کے حق میں غم و غصے کا اور اضطراب پیدا ہو ادی کی برقی لہر پیدا ہو گئی
تھیں ۔ اور ہر مسلم کی آنکھ اپنے محبوب قائد ملت کی گمشدگی میں آنسو بہا رہی تھی ۔
خدا کے فضل سے اپنے حبیب پاک کے صدقہ میں خدا [illegible] کی فریاد سن لی اور
[illegible]

اور بے باکانہ دعوت فداکارانہ جرأت و ہمت اور عزم و استقلال کے ساتھ شب و روز تمام

ملک کے طول و عرض میں نیز دیگر دور دراز کا دورہ کرتا رہا ہے تو ہر شخص کو آپ کی پیروی کرے اور

چند روزہ دنیا میں ذاتی فائدہ کی دوڑ میں آرام کو خیرباد کہہ کر بھی قوم و ملت

کی بے لوث انتھک خدمت کرنی از بس ضروری ہے — در اصل دنیا میں انہی حضرات

کے کارنامے اور خدمات ان کے دنیا سے گزر جانے کے بعد بھی زبان زد خاص و عام ہیں جو

ضبط نفس اپنے عیش و آرام اور ذاتی منفعت اور مفاد عزیز کی قربانی کرکے

قوم و ملت کی مخلصانہ خدمت کی — قرون ثلاثہ کی بے شمار مثالیں ہمارے سامنے

ہیں —

تو پھر کیوں مرکر بھی ہم زندہ رہیں قیامت تک — تو آپ بھی قوم و ملت کے لیے چلتے پھرتے نمونہ ہوں (نمونہ)

خدا کے قادر و توانا سے ہماری یہی دعا ہے کہ ہر مسلمان کو آپ کا صداقت شعار و

درد مند احساس دل دے ! — آپ کی سی حق گو زبان دے ! آپ کا سا بیباک

دماغ دے ! آپ کی سی جرأت و ہمت دے ! آپ کا سا عزم راسخ و استقلال کامل دے

آپ کا سا دینی و ملی ایثار دے ! آپ کی سی جفاکشی دے ! آپ کا سا قومی درد اور

ملی احساس دے ! آپ کی سی ہمدردی سیاسی بیداری دے —

کا لیجا یا ۱ میں وہ قربانی فراموش نہیں ہے جبکہ دوران سفر کشمیر میں حکومت کشمیر

کے چند متعصب کارکنوں نے آپ کے ساتھ نہایت ہی ظالمانہ و بے دردانہ سلوک کیا تھا

اسوقت تمام دنیا کی قوم آپ کے لیے بے چین ہو گئی تھی — اور سارے ملک میں حکومت

کشمیر کے حق میں غم و غصہ کی اور آپ کے جناب کے لیے دعا و محبت کی برقی لہریں دوڑ گئی

تھیں — اور ہر مسلم کی آنکھ اپنے محبوب قائد ملت کی گمشدگی میں آنسو بہا رہی تھی —

خدا نے قدوس نے اپنے حبیب پاک کے وسیلہ سے مظلوموں کی فریاد سن لی اور

آپ کو ہر آفت و مصیبت سے محفوظ و مصئون رکھا —

ہم صمیم قلب سے شکر گزار ہیں ... حضرت

جامع (قوم) و ملت مولانا مولوی ... سید مرتضیٰ صاحب ... کا

د اراکین مسلم جمعیۃ ہوتا ہے جیسا کہ مثلاً جناب بابو ... صاحب
الف۔ ڈی۔ مرحوم) ۔ جناب ساہوکار یعقوب خانصاحب مرحوم جناب حاجی ساہوکار
دولت خان صاحب و ساہوکار محمد قاسم خان صاحب مرحوم ہیں) اور جن کی بے بہا اعلیٰ
خدمات ہمیشہ روشن رہینگی ——— عالیجناب کی تشریف آوری پر دل و زبان سے
نہایت شکرگزار ہیں کہ آپ ان قومی اداروں کی خدمات کو بنظر استحسان
دیکھتے رہے اور ان کے روز مرہ ... پر اپنی توجہ خاص مبذول فرما کر ان کے کارکنوں
اور معاونین کی ہمت افزائی فرمایا کرتے ہیں — ہماری مخلصانہ درخواست
ہے کہ عالیجناب وقتاً فوقتاً ہم کو اپنے مفید ہدایات سے مستفید ہونے کا
موقع عنایت فرماتے رہینگے — آخر میں ہم یہ بھی عرض کرنا ضروری سمجھتے
ہیں کہ قائداعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ اور عالیجناب
صدر پنجاب مسلم لیگ کی قابل سیاسی رہنمائی پر ہم کامل اعتماد کرکے ہر ممکن
ہر کام میں بلند ہمتی دل سے کوشش کرینگے — ہم ختم کلام سے پہلے رب بے نیاز کی
درگاہ عالی میں ... خلوص دل سے دعا کرتے ہیں کہ آنجناب کو ہمت
و تندرستی دے تاکہ قوم و ملت کی خدمت کیلئے تادیر سلامت اور ہر آفت
ارضی و سماوی سے محفوظ و مصئون رکھ آمین ثم آمین -

خیر مقدم از حضرت مولانا الحاج سعید ... مدظلہ ...

آمدی در گلبدہ احزان ما مثل بہار — میزبان تو شدیم اے میہمان شاندار
قائد ملت ... رنگ خوش آمدی — آرزو داریم آنکه این چمن تو باد بار
در وطن ... تو ... — قلب تو در سینہ ات ...
... سر ما ... — ... قوم در ...
در ہمہ ہندوستان ... افغانستان — می رود ... تو مثل ...
... ہندوستان ... تو — مثل تو ... در سیاست نامدار

[illegible] محمد [illegible]) اور جس کا یہ بہا اعزاز

خدمات ہمیشہ روشن رہینگی — عالیجناب کی تشریف آوری پر دل و زبان سے نہایت شکر گزار ہیں کہ آپ ان قومی اداروں کی خدمات کو بنظر استحسان دیکھتے اور انکی ہر طرح سرپرستی فرماتے ہیں توجہ خاص مبذول فرماکر انکے کارکنوں اور معاونین کی ہمت افزائی فرمایا کرتے ہیں — ہماری عاجزانہ درخواست ہے کہ عالیجناب وقتاً فوقتاً ہمکو اپنے مفید ہدایات سے مستفید ہونے کا موقع عنایت فرماتے رہینگے — آخر میں ہم یہ بھی عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ قائد اعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ اور جناب صدر صوبہ سرحد مسلم لیگ کی جملہ سیاسی رہنمائی پر ہم کامل اعتماد رکھکر ہر وقت ہر کار بند ہونگی دل سے کوشش کرینگے — ہم ختم کلام سے پہلے رب بے نیاز کی درگاہ عالی میں دستہائے خلوص دل سے دعا کرتے ہیں کہ آنجناب کو صحت و تندرستی کے ساتھ قوم و ملت کی خدمت کیلئے تا دیر سلامت اور ہر آفت ارضی و سماوی سے محفوظ و مصئون رکھے آمین ثم آمین -

خیر مقدم ازحضرت مولانا الحاج سید عطاء اللہ صاحب [illegible]

آمدی در گلبدہ اعزازِ ما مثلِ بہار — میزبان تو شدہ ہم اے میہمان شاندار

قائد ملت بیا در یاد رنگ خوش آمدی — آرزو داریم ای ای حسین تو جاہ یار

راحت و آرام ہمہ گلشن تو بہر تو — طالب تو در سعادت ہرگز نمی گیرد قرار

سو ہمہ سر ما شود یا موسم گرما بود — می کنی کوشش برای قوم در لیل و نہار

در ہمہ ہندوستان و سرحد افغانستان — کس نبود در ہر جا مثل [illegible] تو مثل دیار

چون نہ نازد مادر ہندوستان بر ذات تو — مثل تو فرزند دارد در سیاست نامدار

داشتہ بودی از آبا منصب و فیل و خطاب — در امیران دلی تو بودہ جاگیر دار

چون بہ میدان سیاست آمدی با حریت — این ہمہ بگذاشتی جاگیر و منصب افتخار

۷۲ ر۲

دولت و عزت بنعم و عیش و عشرت مشکلم — ترک کرده قوم را تو گرفته [illegible]

از دل صافی [illegible] دعا لے ہم خلوصی — سایه اقبال باد بر تو رحمت پروردگار

بر صد ۱۰۰ لے تو سو مقبول در هندوستان — بهر هم تحریک تو باشد فضا لے سازگار

زنده باد ! قائد ملت بیا در یاد کند — این دعا مقبول کن از ما بحق ای کردگار

مورخه یکم ربیع ~~[illegible]~~ المنور ۱۳۶۳ھ فی اللیله [illegible]

۳/ جی آنجناب کے مخلصین خادمان انجمن [illegible]

ریاست [illegible] ۳ ربیع المنور ۱۳۶۳ھ

[illegible] مظفر [illegible]

بطاقة الترحيب

لحضرة الزعيم ذو العقل الكامل والقلب السليم النواب بهادر يار جنگ دام فيضه العميم

لك الحمد اللهم على آلائك والصلوٰة والسلام على خاتم انبيائك وعلى آله واصحابه الذين كانوا من اخص احبائك وبعدُ

فيايها القائد المقدام! نقدم اليك رحب الذراع سه اهلا بنابتة البلاد ومرحبا. اجل دتم العهد الذى قد اخلقا ونهنيك بصدق الثناء وندعولك بحسن الدعاء فانك اليوم انت الذى ايقظت الافكار الغافلة ونبهت الازهان الذاهلة كانت الامة اسرت فى براثن الموت ومخالب الذلة كانت وحدتنا الوحدة الاسلاميه متمزقة كل تمزق والصفوف الايمانية المحمديه متفرقة كل تفرق. فجئت الينا بعيون باكيه على تراثنا المجيد مذكرا لطارق وتليد جلى الله علينا الحق بصدق لسانك وصلنا الى الرشد بنور ايمانك كان البلاء علينا محيطا وامتلات قلوبنا ياسا وقنوطا حتى قمت فينا بنهضة حسية دينية وغرست فى انفسنا شجرة الآمال والامنية وانشدتنا نشيد الرجاء والحياة وقت تسلط القنوط والممات سه لاتيئسوا ان تستردوا مجدكم ؞ فلرب مغلوب هوى ثم ارتقى ؞ ملات له الامال من افلاكها خيط الرجاء الى العلا فتسلقا ؞ فتجشموا للمجد كل عظيمة ؞ انى رايت المجد صعب المرتقى - وعلمتنا ان القوى بكل ارض يتقى. فاحييت شعوبا وفتحت بصائر وجاهدت فى سبيل الوحدة الاسلامية جهادا وهيئت للدفاع عن الدين والملك مرصادا. فتلك الجمعية الاتحادية الاسلاميه انما هى حسنة من حسناتك وقبسة من قبساتك تلالات البلاد الدكنية بحسن بيانك اوتيت نطق الحق ووقفت صواب المنطق نفقت بين الناس بحجة العلم والهمت من الرب خير اسلوب الادب جزاك الله عنا وعن المسلمين خير الجزاء وعافاك عن مكائد الكفار ودسائس الاعداء. والله فى عونك فانك فى عون عباده وقال النبى صلى الله عليه وسلم من كان فى عون عبد كان الله فى عونه وقال تعالىٰ ان تنصروا الله ينصركم ويثبت اقدامكم وكان حقا علينا نصر المؤمنين - وبجعلنا والمسلمين فى نور قيادتك القرآنية لسائرين والى آمالنا الدينية

لك الحمد اللهم على آلائك والصلوٰة والسلام على خاتم انبيائك وعلى آله واصحابه الذين كانوا من اخص احبائك   وبعد

فيايها القائد المقدام! نقدم اليك رحب الذراع ــ اهلا بنيابة البلاد ومرحبا. وجددتم العهد الذى قد اخلقنا ونهنيك بصدق الثناء وندعولك بحسن الدعاء فانك اليوم انت الذى ايقظت الافكار الغافلة ونبهت الاذهان الذاهلة كانت الامة اسرت فى براثن الموت ومخالب الذلة كانت وحدتنا الوحدة الاسلاميه متمزقة كل تمزق والصفوف الايمانية المحمديه متفرقة كل تفرق. فجلت الينابيعون باكيه على تراثنا المجيد من كرالطارف وتليد جلى الله علينا الحق بصدق لسانك وهدانا الى الرشد بنور ايمانك كان البلاء علينا محيطا وامتلات قلوبنا ياسا وقنوطا حتى قمت فينا بنهضة حسية دينية وغرست فى انفسنا شجرة الآمال والامنية وانشدتنا نشيد الرجاء والحياة وقت تسلط القنوط والممات ــ ولاتيئسوا ان تستردوا مجدكم، فلرب مغلوب هوى ثم ارتقى * ملأت له الامال من افلاكها خيط الرجاء الى العلا فتسلقا، فتجشموا للمجد كل عظيمة، انى رايت المجد صعب المرتقى ـ وعلمتنا ان القوى بكل ارض يتقى. واحييت شعورا وفتحت بصائر وجاهدت فى سبيل الوحدة الاسلامية جهادا وهيئت للدفاع عن الدين والملت مرصادا. فتلك الجمعية الاتحادية الاسلاميه انما هى حسنة من حسناتك وقبسة من قبساتك تلالأت البلاد الدكنية بحسن بيانك اوتيت نطق الحق ووقفت صواب المنطق فقت بين الناس بحجة العلم والهمت من الرب خير اسلوب الادب جزاك الله عنا وعن المسلمين خير الجزاء وعافاك عن مكائد الكفار ودسائس الاعداء والله فى عونك فانك فى عون عباده وقال النبى صلى الله عليه وسلم من كان فى عون عبد كان الله فى عونه وقال تعالى ان تنصروا الله ينصركم ويثبت اقدامكم وكان حقا علينا نصر المؤمنين ـ ويجعلنا والمسلمين فى نور قيادتك القرآنية لسائرين والى آمالنا الدينية والدنيوية لواصلين وبالغين واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

من طلبة انجمن اسلاميه بلدة كريم نگر

۹ شعبان سنة ۱۳۵۸ه